Presented by: Rana Jabir Abbas

الامامت والسّیاست

jabir.abbas@yahoo.com

مؤلف

ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری سنی

مترجم

مولانا ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی

الناشر

حق برادرز 8۔ مسلم سنٹر، چیٹرجی روڈ، اُردو بازار لاہور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الامامت والسیاست

اُردو ترجمہ (حصہ اوّل)

[redacted]

ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری سنی متوفی ۲۷۶ھ

[redacted]

مولانا ملک محمد شریف صاحب شاہ رسولوی

[redacted]

حق برادرز

8۔ مسلم سنٹر، چیٹر جی روڈ، اُردو بازار لاہور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی فضیلت	۴
رسول اللہ کا حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنانا	۵
سقیفہ میں کیا ہوا	۷
حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت	۱۱
حضرت علیؓ کا ابوبکر کی بیعت سے انکار	۱۴
حضرت ابوبکر کا خطبہ	۲۴
حضرت ابوبکر کا بیمار ہونا اور عمر کو خلیفہ بنانا	۲۸
حضرت عمر کا قتل ہونا	۳۲
عمر کا چھ آدمیوں میں شوریٰ قائم کرنا	۳۵
شوریٰ اور بیعت عثمان بن عفان	۴۱
لوگوں کا عثمان کی بیعت سے انکار کرنا	۴۵
مصریوں اور کوفیوں کا عثمان کے گھر محاصرہ	[illegible]
حضرت عثمان کیونکر قتل ہوئے	۶۷
حضرت علیؓ کی بیعت کس طرح ہوئی	۷۱
حضرت علیؓ کا خطبہ	۷۷
حضرت علیؓ سے طلحہ اور زبیر کا اختلاف	۷۸
" بی بی عائشہ کا اختلاف	۷۹
مروان کا مدینہ سے بھاگنا	۸۲
ام سلمہؓ کا خط بی بی عائشہ کی طرف	۸۵
عائشہ طلحہ اور زبیر کی بصرہ روانگی	۸۸
حضرت علیؓ کا کوفہ میں تشریف لانا	۹۶
حضرت علیؓ کے عامل بصرہ کے اصحاب کا قتل	۱۰۰
فریقین کا جنگ پر آمادہ ہونا	۱۰۱
زبیر کا جنگ سے انکار کرنا	۱۰۴
دونوں صفوں کے درمیان طلحہ کا خطاب	۱۰۶
شامیوں نے معاویہ کی بیعت خلافت کی	۱۱۱
معاویہ کو عثمان کی وفات کی خبر پہنچنا	۱۱۴
عبداللہ بن عباس کا عامل بصرہ مقرر ہونا	۱۱۷
اہل عراق کا خط مصقلہ کی طرف	۱۱۹
مصقلہ کا جواب	۱۲۰
[illegible] کی علیؓ کی خدمت میں گزارش	۱۲۱
اشعث نے حضرت علیؓ سے عرض کیا	"
زفر بن قیس کا خطبہ	۱۲۲
جریر بن عبداللہ بجلی کا خطبہ	"
حضرت علیؓ کا اشعث بن قیس کی طرف خط	۱۲۳
زیاد بن کعب کا خطبہ	"
[illegible] قیس کا خطبہ	"
جریر کا خط اشعث کو	۱۲۴
حضرت علی کا معاویہ کے نام دوسرا خط	"
معاویہ کا خط بنام جریر [illegible]	۱۲۶
علیؓ سے معاویہ کا مطالبہ	۱۲۷
عمرو کا معاویہ کے پاس آنا	۱۲۸
معاویہ کا خط مکہ اور مدینہ والوں کی طرف	۱۳۰
[illegible] کا جواب	"
معاویہ کا خط ابن عمر کی طرف	"
عبداللہ بن عمر کا جواب	۱۳۱
معاویہ کا خط سعد بن ابی وقاص کے نام	"
سعد بن ابی وقاص کا معاویہ کو جواب	"
معاویہ کا خط بنام محمد بن مسلمہ انصاری	۱۳۲
محمد بن مسلمہ کا جواب	"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علیؑ کا عراقیوں کو جنگ کے لئے تیار کرنا	۱۳۵
معاویہ کا اصحاب علیؑ پر پانی بند کرنا	//
حضرت علیؑ کا پانی پر قبضہ کر لینا	۱۳۶
ابوہریرہ اور ابوالدرداء کا علیؑ کے پاس آنا	//
عمرو علی علیہ السلام کے تعاقب میں	۱۳۹
معاویہ کا خط ابوایوب انصاری کے نام	۱۴۰
عمرو کا خط بنام ابن عباس	۱۴۲
عبداللہ بن عباس کا جواب	۱۴۳
معاویہ کا خط ابن عباس کے نام	۱۴۴
ابن عباس کا جواب	۱۴۵
علی علیہ السلام کا خطبہ	//
اہل شام کا قرآن مجید اٹھانا	۱۴۷
معاویہ کا خط بنام حضرت علیؑ	۱۵۰
آپ کا جواب	۱۵۱
کردوس بن ہانی کا بیان	۱۵۲
سفیان بن ثور	//
حریث بن جابر	//
خالد بن معمر	//
حصین بن منذر	۱۵۳
عثمان بن حنیف	//
عدی بن حاتم	//
عبداللہ بن حجل	۱۵۴
صعصعہ بن صوحان	۱۵۵
منذر بن جارود	//
احنف بن قیس	۱۵۶
عمیر بن عطارد	//
عدی بن حاتم	۱۵۷
اشتر نے کہا	//
اشعث بن قیس	//
عبدالرحمن بن حارث	۱۵۸
عمرو بن حمق	//
حضرت علیؑ کی رائے	//
عمار بن یاسر	//
عمار بن یاسر کا قتل ہونا	۱۵۹
اہل شام کی شکست	۱۶۰
اشعث بن قیس	۱۶۱
عثمان بن حنیف	//
مالک اشتر و قیس بن سعد	۱۶۲
صلح اور تحکیم پر اتفاق	//
اہل عراق کا تحکیم کے بارے میں اختلاف	۱۶۳
ابوموسیٰ اور عمرو کا اکٹھا ہونا	۱۶۸
عمرو نے ابوموسیٰ سے کہا	۱۶۹
ابن عمر کا خط ابوموسیٰ کے نام	۱۷۳
ابوموسیٰ کا خط ابن عمر کے نام	//
معاویہ کا خط ابوموسیٰ کے نام	۱۷۴
ابوموسیٰ کا جواب	//
حضرت علیؑ کا خط ابوموسیٰ کے نام	//
خوارج کا بیان	۱۷۵
حضرت علیؑ کا خطبہ	۱۷۶
حضرت علیؑ کا خط خوارج کے نام	۱۷۷
حضرت علیؑ کا ابن عباس کے نام خط	۱۷۸
حضرت علیؑ کا صفین جانے کے لئے اہتمام	۱۸۰
خوارج کو قتل کرنا	۱۸۳
حضرت علیؑ کا خطبہ	۱۸۵
ابوایوب انصاری کا کلام	۱۸۸
حضرت علیؑ نے اہل عراق کو خط لکھا	۱۸۹
حضرت علیؑ کی شہادت	۱۹۵
فصل	۱۹۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ـــــ

انی تارک فی الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابداً لن یفترقا حتی یردا علی الحوض

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ کتاب خدا اور اپنے اہل بیت۔ اگر ان دونوں کو پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ یہ اس وقت تک جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے"

مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب نجا ومن تخلف عنہا غرق وھوی

"میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پاگیا۔ جس نے اس کو چھوڑا وہ غرق ہوا"

انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ میں علم کا شہر ہوں۔ علی اس کا دروازہ ہیں۔

علی مع القرآن والقرآن مع علی۔ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے

الحق مع علی وعلی مع الحق۔ علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے۔

لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز

اس وقت تک کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کرسکے گا جب تک علی اسے پروانہ نہیں دیں گے

فاطمۃ بضعۃ منی اذاھا فقد اذانی۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے اس کو اذیت دی۔ اس نے مجھ کو اذیت دی۔ من ارضاھا فقد ارضانی۔ جس نے اس کو راضی رکھا۔ اس نے مجھ کو راضی رکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث و ارشادات کے باوجود مسلمانوں نے رسول اللہ کے جنازہ کو چھوڑ دیا اور سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر خلیفہ سازی شروع کر دی۔ اور علی نے آنحضرت کی تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دیئے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد کیا ہوا خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوا۔ اس موضوع پر اہلسنت کے معتبر عالم ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری (متوفی ۲۷۰ھ) کی کتاب "الامامۃ والسیاسۃ" بہت مشہور ہے۔ مومنین کے اصرار پر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ کتاب کے مصر سے شائع ہونے والے تین نسخوں کو مدنظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا ہے اس کام کو خوشنودیٔ خدا اور خوشنودیٔ محمد و آل محمد کے لئے کیا گیا ہے تاکہ خلافت کے بارے میں انصاف پسند حضرات صحیح تصویر ملاحظہ فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ علی محمد وآلہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مترجم

یکم رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ، ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی فضیلت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسی دوران میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔

هذان سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين عليهم السلام ولا تخبرهما يا علی۔

یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کو چھوڑ کر تمام اولین و آخرین جنت میں بوڑھوں کے سردار ہیں۔ اے علی یہ بات ان دونوں کو بتانا نہیں۔

ابو ملیکہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر کو وقت آخر چارپائی پر ڈالا گیا۔ تو لوگ اردگرد جمع ہو گئے۔ آپ کا جنازہ اٹھانے سے پہلے وہ آپ کے لئے دعا کرتے تھے۔ اور درود بھی پڑھتے تھے۔ ایک شخص نے پشت کی جانب سے میرے شانے پر ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی علیہ السلام تھے وہ حضرت عمر کے حق میں دعا کرتے تھے۔ اور انہوں نے فرمایا۔

"خدا کی قسم اے عمر! تیرے بعد میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتا جو اپنے اعمال کی وجہ سے خدا کو زیادہ محبوب ہو۔ خدا کی قسم مجھے یہ خواہش ہے کہ خدا تجھے تمہارے دونوں دوستوں کے پہلو میں جگہ عطا فرمائے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکثر سنا ہے کہ میں ابوبکر اور عمر جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔"

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی!

هذان سيدا كهول اهل الجنة ما كان من الانبياء عليهم السلام ولا تخبرهما۔

یہ دونوں (ابوبکر اور عمر) جنت میں سوائے انبیاء کے تمام بوڑھوں کے سردار ہیں۔ انہیں اس بات سے آگاہ نہ کرنا۔

قاسم ابن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قوموں کی طرف اپنے نمائندے بھیجنا چاہتا ہوں جو انہیں اسلام کی دعوت دیں اور دین کی تعلیم دلائیں۔ آپ نے [illegible] بن مریم کی طرح ابی بن کعب ابی حذیفہ کے غلام سالم اور معاذ بن جبل کو بھیجا۔ لوگوں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ابوبکر اور عمر کو کیوں نہیں بھیجتے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔

؎ جنت میں کوئی بوڑھا نہ ہوگا۔ سب لوگ نوجوان ہوں گے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"ان کا میرے پاس رہنا ضروری ہے۔ یہ میرے لئے آنکھ اور کان کی مانند ہیں"

محمد بن زبیر سے مروی ہے کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے حسن بصری کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا تھا۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ـــــــ

"مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آنحضرتؐ نے انہیں خلیفہ بنایا تھا۔ کیونکہ وہ زیادہ عالم اور متقی تھے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جس بیماری میں انتقال ہوا۔ آپ فضل بن عباس اور اپنے غلام ثوبان کا سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لائے اور پھر اندر چلے گئے۔ اور اپنے غلام سے فرمایا: ـــــــ

"دروازے پر بیٹھے رہو۔ اور انصار کو اندر آنے سے نہ روکنا"

انصار دروازے پر جمع ہوتے اور غلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے کہا کہ حضورؐ کے پاس آپ کی بیویاں موجود ہیں۔ یہ سن کر وہ رونے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے رونے کی آواز سنی تو فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ ـــــــ آپ کو بتایا گیا کہ یہ انصار رو رہے ہیں۔ آپ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عباس کا سہارا لئے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے آپ نے فرمایا ـــــــ

"جو نبی بھی مرتا ہے وہ اپنا ترکہ چھوڑتا ہے۔ میرا ترکہ انصار ہیں۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور انصار سے بھلائی کرنا۔ انہوں نے تنگ دستی اور خوش حالی میں تمہیں اپنے مال کا حصہ دار بنایا۔ تم سے ہمدردی کی اور تنگی و خوشی میں تمہاری مدد کی۔ ان کے حقوق کو پہچانو۔ ان میں سے نیک آدمی کی قدر کرو اور گنہگار سے درگزر کرو"

اس کے بعد آپ گھر تشریف لائے۔ سخت درد کی وجہ سے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی نماز کے وقت حضرت بلال حاضر ہوئے اور نماز کے لئے بلایا۔ آپ نے آنکھیں کھولیں اور اپنی بیویوں سے فرمایا ـــــــ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"میرے حبیب کو بلاؤ۔"

بی بی عائشہ نے سمجھا کہ آپ حضرت ابوبکر کو بلانا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ نے حضرت عمر کو بلایا۔ کیونکہ آپ جانتی تھیں کہ حضرت ابوبکر نرم دل انسان ہیں۔ جب وہ اس جگہ پر کھڑے ہوں گے تو آپ پر سخت گریہ طاری ہو جائے گا۔ حضرت عمر مضبوط دل کے انسان ہیں۔ حضرت عمر گئے اور آنحضرتؐ پر سلام کیا۔ تو آپ نے آنکھیں کھولیں۔ سلام کا جواب دیا اور منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ حضرت عمر نے سمجھا آپ مجھے نہیں چاہتے اور آپ چلے گئے۔ تو پھر آپ نے اپنی بیویوں سے فرمایا:۔ ———

"میرے حبیب کو بلاؤ۔"

تو بی بی عائشہ نے عرض کیا ——— یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں اس لئے اگر آپ حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو بہتر ہوگا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ——— انکن صواحبات یوسف (تم یوسف کے ساتھی ہو۔) ضرور میرے حبیب کو بلاؤ۔ میں اسی طرح کروں گا۔ جس طرح مجھے حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابوبکر کو بلایا گیا۔ جب آئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ———

"مؤذن کے ساتھ جا کر لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔"

حضرت ابوبکر آنحضرتؐ کی رحلت تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ آپ کا انتقال ہو جانے کے بعد آپ کے دفن کے بارے میں مشورہ کیا گیا۔ ایک شخص نے کہا کہ آپ کو اسی جگہ دفن کیا جائے۔ جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ تو ابوبکر نے کہا پناہ بخدا ہم آپ کو بت بنا کر آپ کی پوجا کریں۔

دوسرے نے کہا کہ ہم آنحضرتؐ کو بقیع میں دفن کریں گے جہاں آپ کے بھائی انصار و مہاجرین دفن ہیں۔ تو حضرت ابوبکر نے کہا ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بقیع میں دفن کریں۔ انہوں نے کہا پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے کہا کہ ——— میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کی جہاں سے روح پرواز ہوتی ہے اس کو وہیں دفن کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا۔

عباس بن عبد المطلب حضرت علی علیہ السلام سے ملے اور ان سے کہا کہ ———

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انتقال ہونے والا ہے۔ اگر خلافت ہمارا حق ہے۔ تو اس سے ہمیں آگاہ فرما دیجئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہمیں جانے کی وصیت فرمائیں۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت عباس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ ـــــ آپ ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کر لوں۔ لوگ کہیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے ان کے چچیرے بھائی کی بیعت کر لی ہے اور آپ کے اہل بیت بھی بیعت کر لیں گے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے بغیر خلافت کا کون مستحق ہے۔

عباس ابوبکر سے ملے اور پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت کے بارے میں تمہیں کوئی نصیحت کی ہے! ـــــ انہوں نے کہا نہیں۔

پھر حضرت عباس عمر سے ملے انہوں نے بھی نفی میں جواب دیا۔

پھر عباس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا ـــــ

"آپ ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کر لوں اور آپ کے اہل بیت بھی آپ کی بیعت کر لیں گے"

سقیفہ میں کیا ہوا!

ـــــ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد انصار سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔ سعد نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میں علالت کی وجہ سے لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکتا۔ تم میری بات سنو اور انہیں آگاہ کرو۔ آپ بات کرتے تھے اور آپ کا بیٹا یاد کر جاتا تھا۔ کبھی کبھی با آواز بلند بھی کہتے تاکہ ان کی قوم بھی سن لے۔ حمد و ثنا کے بعد آپ نے کہا۔

"اے گروہ انصار! آپ کو دین میں سبقت اور اسلام میں فضیلت حاصل ہے رسول اللہ اپنی قوم میں دس سال کے قریب رہے، انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا اور بتوں کی پوجا سے منع فرمایا۔ آپ کی قوم کے تھوڑے سے لوگ ہی ایمان لائے۔ خدا کی قسم وہ رسول اللہ کی حفاظت کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور اپنے دین کو نہیں پھیلا سکتے تھے اور نہ ہی کسی دکھ سے اپنی حفاظت کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں فضیلت عطا کی۔ کرامت کو تمہارے پاس لے آیا۔ نعمت سے تمہیں نوازا۔ اپنی اور اپنے رسول کی ذات سے تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا۔ تم لوگوں نے عزت دین کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جہاد کیا۔ رسول اللہ کے مخالفین پر تم سخت اور دشمنوں پر بھاری تھے۔ تم خوشی اور ناخوشی سے دین کی حمایت کے لئے تیار رہے۔ بیگانے مطیع ہو گئے۔ تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے زمین کو مطیع کیا۔ تمہاری تلواروں کے خوف سے عرب سرنگوں ہوئے۔ آنحضرت اپنی رحلت کے وقت تم سے راضی اور خوش تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم خلافت کے لئے اپنے اتحاد کو مضبوط کرو۔ کیونکہ لوگوں سے تم اس کے زیادہ مستحق ہو۔

تمام نے متفقہ طور پر کہا ـــــ آپ کی رائے بالکل صحیح ہے۔ آپ نے بجا کہا ہے۔ خلافت کے آپ ہی مستحق ہیں۔ ہم اس سے ہرگز انحراف نہیں کریں گے۔ آپ نیک ہیں مومن آپ پر راضی ہیں۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی تو وہ سخت گھبرائے۔ عمر کی معیت میں جلدی جلدی سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف چلے، اور راستے میں عبیدہ بن جراح کو ساتھ لے کر تینوں سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے۔ وہاں اشراف مدینہ موجود تھے۔ جن میں سعد ابن عبادہ بھی تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین حق اور ہدایت کیساتھ بھیجا۔ آپ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری پیشانیوں اور دلوں کو دین اسلام کی طرف موڑ دیا۔ ہم مہاجر سب سے پہلے اسلام لائے۔ اور لوگوں نے ہماری پیروی کی۔ ہم رسول اللہ کے رشتہ دار ہیں۔ ہم نسب کے لحاظ سے عرب کے ایک متوسط خاندان کے افراد ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور مدد کی تم دین میں ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہو۔ تم کتاب خدا کی رو سے ہمارے بھائی ہو اور اللہ تعالیٰ کے دین میں ہمارے شریک کار ہو۔ تم نے نرمی اور سختی میں دین خدا کی مدد کی۔ تم نے ہر بھلائی میں ہمارا ساتھ دیا تم ہمارے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور عزت والے ہو۔ اور قضائے خداو تسلیم امر میں سب سے زیادہ خندہ پیشانی سے قبول کرنے والے ہو۔ تمہارے مہاجر بھائی خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ ان سے حسد نہ کرو۔ تم اپنی ذات کے لئے ایثار سے کام لینے والے ہو۔ تم اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے ہمیشہ ایثار سے کام لیتے رہے ہو۔ یہ سب کچھ ٹھیک۔ لیکن خلافت کے معاملہ میں جھگڑا نہ کرو اور اپنے ان بھائیوں سے اس بھلائی میں حسد نہ کرو۔ جو اللہ تعالیٰ ان کے لئے لایا ہے۔ میں تمہیں دو آدمیوں کے بارے میں دعوت دیتا ہوں کہ خلافت کے وہ زیادہ مستحق ہیں۔ ابوعبیدہ یا عمر۔ یہ تمہارے لئے اور خلافت کے لئے موزوں ہیں۔

عمر اور عبیدہ نے کہا ـــــ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی شخص خلافت کا مستحق نہیں آپ صاحب غار ہیں ثانی اثنین ہیں۔ آنحضرتؐ نے آپ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔

انصار نے کہا ـــــ خدا کی قسم ہم حسد سے کام نہیں لے رہے۔ خدا کی

لہ۔ سقیفہ کی کارروائی کے بارے میں سلیم بن قیس ہلالی صاحب امیرالمومنینؑ کی کتاب السقیفہ کا اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ جو مکتبہ الساجد ۸۵۔ شمس آباد کالونی ملتان سے شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قسم آپ ہمیں زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں۔ ہمیں تو صرف اس بات کا ڈر ہے کہ خلافت پر کہیں وہ شخص قابض نہ ہو جائے جو نہ ہم میں سے ہو اور نہ تم میں سے۔ اگر آج خلافت کے لئے ایک آدمی ہم میں سے اور ایک تم میں سے منتخب کر لیا جائے تو ہم سب خوشی سے اس کی بیعت کر لیں گے۔ جب مہاجر فوت ہو جائے تو انصاری خلافت کا مستحق قرار پائے اور جب انصاری فوت ہو جائے تو مہاجر خلافت کا مستحق قرار پائے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس امت میں یہی دستور رہے۔ اور یہ بات مناسب ہے تاکہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں انصاف قائم رہے۔ تاکہ ہم ایک دوسرے کے پیروکار رہیں۔ قریش کو ڈر ہے کہ اگر اس نے غلطی کی تو انصاری اس پر قابض ہو جائے گا۔ اور انصاری کو ڈر ہے کہ اگر اس نے غلطی کی تو قریشی قابض ہو جائے گا۔

حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو مخلوق کی طرف بھیجا اور امت پر گواہ قرار دیا تاکہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کو واحد مانیں، جب کہ وہ مختلف خداؤں کو پوجتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ مختلف معبود ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کریں گے حالانکہ وہ تراشے ہوئے بت اور گھڑی ہوئی لکڑیاں تھیں۔ اگر چاہو تو قرآن شریف کی اس آیت کو پڑھو۔

انکم وما تعبدون من دون اللہ ویعبدون من دون اللہ مالا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ۔ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ وہ اللہ کے سوا بتوں کی پوجا کرتے تھے جو ان کو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے وقالوا اور وہ کہتے تھے۔ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ہم ان کی پوجا خدا کے تقرب کی خاطر کرتے ہیں۔

جب آنحضرتؐ نے اسلام کی دعوت دی تو اہل عرب کو یہ نہایت ناگوار گزرا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام کو قبول کر لیں۔ یہ خصوصیت تو صرف اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اول کو عطا فرمائی۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے۔ آپ سے ہمدردی کی اور قوم کی سختیوں میں صبر کیا اور آپ کا ساتھ دیا۔

تمام لوگ اسی وجہ سے مہاجرین کے مخالف ہو گئے اور انہیں تکالیف دینے لگے وہ کم تعداد کے باوجود پریشان نہ ہوئے۔ قوم نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ یہ پہلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگ ہیں۔ جنہوں نے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست اور رشتہ دار ہیں۔ یہی خلافت کے مستحق ہیں۔ جو ان سے خلافت لینی چاہے گا۔ وہ ظالم ہوگا۔ اے گروہ انصار! تم کو ان کی فضیلت سے انکار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تم سے اس بات پر راضی ہے کہ تم اس کے دین اور اس کے رسولؐ کے مددگار قرار پائے۔ آنحضرتؐ کی ہجرت تمہارے ہاں قرار پائی۔ ہمارے نزدیک مہاجرین اولین کے بعد تم سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں ہے۔ ہم امراء ہیں۔ تم وزیر ہو۔ ہم تمہارے مشورے کے بغیر کوئی مشورہ نہیں کریں گے۔ اور تمہاری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔

حباب بن منذر بن زید بن حرام نے کہا اے گروہ انصار اپنا اتحاد مضبوط رکھو۔ لوگ تمہارے سایہ اور پناہ میں ہیں۔ کوئی شخص تمہارے خلاف جرأت نہیں کریگا تم صاحب عزت اور مال ہو۔ تمہاری زیادہ تعداد ہے اور تم بہادر ہو۔ لوگوں کو یہ انتظار ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ تم اختلاف نہ کرو۔ ورنہ تمہارا کام بگڑ جائے گا اپنے معاملات درست کر لو۔ تم وہ ہو جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ دی تھی۔ اور آپ کی مدد کی تھی۔ انہوں نے تمہاری طرف ہجرت کی تھی تمہیں وہ مرتبہ حاصل ہے جو سابقین اولین کو بھی حاصل نہیں۔ تم ان سے پہلے صاحب خانہ اور صاحب ایمان ہو۔ تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی کھلم کھلا عبادت ہوتی ہے۔ نماز باجماعت تمہاری مسجدوں میں ہوتی ہے۔ اور تمہاری تلواروں کے ذریعے سے اہل عرب نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس لئے خلافت کے تم لوگ زیادہ مستحق ہو اگر یہ لوگ اس سے انکار کریں تو پھر ایک امیر ہم میں سے اور ایک ان میں سے ہو۔

عمر نے کہا: ——

"یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ عرب اس بات پر ہرگز رضامند نہیں ہوں گے کہ تم ان کے امیر بن جاؤ اور ان کا نبی کسی اور قبیلے سے تعلق رکھتا ہو۔ خلافت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جن میں نبی پیدا ہوا ہو۔ اور اولی الامر بھی انہی میں سے ہو۔ لہٰذا خلافت کے ہم لوگ مستحق ہیں۔ ہمارے مخالف کے لئے روشن دلیل اور واضح حجت ہے کہ ہم آنحضرت کے دوست اور رشتہ دار ہیں۔

حباب بن منذر نے کہا کہ —— اے گروہ انصار اپنا اتحاد برقرار رکھو اس شخص کی اور اس کے ساتھیوں کی بات نہ سنو۔ ورنہ خلافت میں اپنا حصہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تلف کر دیں گے۔ اگر یہ انکار کریں تو انہیں اپنے ملک سے نکال دو۔ جس شخص کو پسند کرو اپنے اوپر اور ان لوگوں پر خلیفہ مقرر کر دو۔ خدا کی قسم خلافت کے تم ہی مستحق ہو۔ خلافت کا جو بیمار دہ ہو گیا ہے۔ جس کا ہمارے بزرگوں کیساتھ کوئی تعلق نہیں۔ خدا کی قسم اگر تم چاہو تو میں خلافت تمہارے اندر مقرر کر دوں۔ جو شخص میری بات نہیں مانے گا۔ میں تلوار سے اس کی ناک قلم کر دوں گا۔

حضرت عمر نے کہا ——— حباب میری بات کا جواب دے رہا ہے اور میں نے اس سے بات کرنے کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ کی زندگی میں میرے اور اس کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا۔ جس سے اس نے منع کیا تھا۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس سے ایسی بات نہیں کروں گا۔ جو اسے تکلیف دے۔

ابو عبیدہ نے کہا ——— یہ ٹھیک ہے کہ آپ پہلے اشخاص ہیں جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی تھی۔ اور آپ کو پناہ دی تھی۔ لیکن اب تم وہ پہلے اشخاص نہ بن جاؤ۔ جن نے دین میں تبدیلی کر دی اور اسے بگاڑ دیا۔

قیس بن سعد کا مخالفت کرنا

قیس بن سعد نے جب دیکھا کہ اس کی تمام قوم سعد بن عبادہ کی امارت پر متفق ہو گئی ہے تو بشیر خزرج کا سردار جو کہ سعد سے بغض رکھتا تھا۔ اس نے کہا۔ اے گروہ انصار! خدا کی قسم یہ ٹھیک ہے کہ مشرکین سے جنگ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فضیلت دی ہے اور ہم نے دین قبول کرنے میں سبقت کی ہے۔ ہم نے یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور رسول اللہ کی اطاعت کے لئے کئے ہیں۔ ہم خلافت کے جھگڑے کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ ہم اس کا کوئی دنیاوی معاوضہ طلب نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے۔ محمد مصطفےٰ قریش میں سے تھے۔ آپ کی قوم آپ کی میراث اور آپ کی نیابت کی زیادہ مستحق ہے۔ میں کبھی ان سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ لیکن اللہ سے ڈرو۔ ان کی مخالفت نہ کرو اور نہ ان کو دھوکہ دو۔

حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت

حمد و ثنا کے بعد حضرت ابوبکر نے لوگوں کو اتحاد کی دعوت دی۔ اختلاف سے منع کیا اور کہا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان میں سے کسی ایک آدمی کی بیعت کر لو یا ابو عبیدہ یا عمر کی۔

حضرت عمر نے کہا ——— بخدا آپ کے ہوتے ہوئے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ آپ خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ ہم سب سے پہلے آپ رسول اللہ کی صحبت کا شرف حاصل ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہاجرین میں سب سے افضل ہیں۔ آپ ثانی اثنین ہیں۔ آپ لوگوں کو نماز پڑھانے میں آنحضرتؐ کے خلیفہ ہیں۔ نماز دین کا افضل رکن ہے۔ ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں

جب ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کی بیعت کرنے لگے تو بشیر انصاری نے ان سے پہلے بیعت کر لی۔ حباب بن منذر نے بشیر بن سعد سے کہا ——— تم نے یہ سب کھیل اپنے ابن عم کے حسد کی وجہ سے کیا ہے۔

ابن سعد نے کہا ——— ایسا نہیں ہے۔ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں ان لوگوں سے خلافت کا جھگڑا کروں۔ جو اس کے مستحق ہیں۔

جب اوس نے بشیر بن سعد کو بیعت کرتے ہوئے دیکھا۔ سعد بن قیس خزرج قبیلہ کا سردار تھا۔ مہاجرین قریش ابوبکر کی بیعت کی دعوت شروع کر چکے تھے۔ سعد بن عبادہ کی حالت کے بارے میں خزرج میں اختلاف ہو گیا۔ اسید بن حضیر نے کہا کہ ———

"اگر ایک دفعہ تم نے خلافت سعد کے سپرد کر دی تو پھر ہمیشہ کے لئے تم پر انصار کی فضیلت ثابت ہو جائے گی اور وہ خلافت میں ہرگز تمہارا حصہ مقرر نہیں کریں گے اٹھو اور ابوبکر کی بیعت کرو۔"

انہوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی۔ حباب بن منذر نے تلوار اٹھائی اور انصار پر حملہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے اس سے تلوار چھین لی۔ حباب ابوبکر کی بیعت کرتے ہوئے کپڑے سے ان کے چہروں کو پیٹتا رہا اور کہا ———

"اے گروہ انصار! تم نے بیعت تو کر لی ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے بیٹوں کو مہاجرین کے بیٹوں کے دروازوں پر دیکھ رہا ہوں جو ان سے بھیک مانگ رہے ہیں مگر وہ انہیں کچھ نہیں دیتے۔"

ابوبکر نے کہا ——— اے حباب! کیا ہم سے ڈرتے ہو۔

کہا ——— نہیں آپ کی ذات سے مجھے خوف نہیں۔ لیکن جو آپ کے بعد خلیفہ ہو گا۔ مجھے اس سے ڈر ہے۔

ابوبکر نے کہا ——— اگر یہ بات ہوگی تو تم لوگ اور تمہارے ساتھیوں پر اطاعت واجب نہیں ہوگی۔

حباب نے کہا ——— اے ابوبکر افسوس کی بات ہے کہ ہم اور آپ چلے جائیں گے تو وہ شخص آپ کے بعد خلافت پر متمکن ہو۔ جو ہم پر ظلم کرے گا۔

سعد بن عبادہ کا بیعت نہ کرنا

سعد بن عبادہ نے کہا خدا کی قسم اگر کچھ لوگ مان جاتے تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نکال دیتا اور تمہیں ایک ایسی قوم کے ساتھ ملا دیتا۔ تو ان کی اطاعت کرتا اور تجھے کوئی پوچھنے والا نہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمام لوگ ابوبکر کی بیعت کی طرف لپکے قریب تھا کہ سعد کو کچل دیں۔ سعد نے کہا ــــ تم لوگوں نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ عمر نے کہا کہ سعد کو قتل کر دو۔ اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے۔ سعد نے کہا مجھے یہاں سے اٹھا لو۔ وہ اسے اٹھا کر گھر لے گئے۔ کئی دن تک اس سے بیعت کا مطالبہ نہ کیا گیا۔ پھر ابوبکر نے ایک آدمی اس کے پاس بھیجا کہ آؤ اور بیعت کرو کیونکہ لوگوں نے اور تمہاری قوم نے بیعت کر لی ہے۔

سعد نے کہا ــــ جب تک میرے ترکش میں آخری تیر رہے گا اور اپنے نیزے کو تمہارے خون سے خضاب نہ دوں اور اپنی تلوار کا تم پر وار نہ کر لوں اور اپنے رشتہ داروں اور اہل و عیال سے تمہارے خلاف جنگ نہ کر لوں۔ اس وقت تک تمہاری بیعت نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ساتھ تمام جن و انس تمہاری مدد کے لئے تیار ہو جائیں تو پھر بھی میں تمہاری بیعت نہیں کروں گا۔ اسی حالت میں اپنے رب سے ملوں گا اور مجھے اپنے حساب کا علم ہے۔

جب ابوبکر کو یہ بات معلوم ہوئی تو عمر نے کہا جب تک تمہاری بیعت نہ کرے اسے مت چھوڑو۔ قیس بن سعد نے کہا ــــ جب وہ انکار کر چکا ہے اور بیعت نہ کرنے کی قسم کھا چکا ہے تو پھر قتل ہو جائے گا تمہاری بیعت نہیں کرے گا۔ وہ اکیلا قتل نہیں ہو گا۔ جب تک اس کی اولاد اہل بیت اور رشتہ دار قتل نہ ہو جائیں۔ تم ان سب کو ہرگز قتل نہ کر سکو گے۔ جب تک کہ اس کو قتل نہ کر لو۔ تم کیوں اپنا بنا بنایا کام بگاڑتے ہو۔ اس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ اس کا چھوڑنا تمہیں کوئی نقصان نہیں دیتا۔ انہوں نے قیس بن سعد کا مشورہ تسلیم کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

فکان سعد لا یصلی بصلاتهم ولا یجمع معهم ویحج ولا یفیض معهم بافاضتهم ولو یجد علیهم اعوانا لصال بهم ولو یبایعه احد علی قتالهم لقاتلهم فلم یزل کذلک حتی توفی ابوبکر رحمه الله تعالیٰ وولی عمر بن الخطاب فخرج الی الشام فمات بها ولم یبایع لاحد رحمه الله۔

(سعد بن عبادہ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا اور نہ ہی جمعہ میں ان کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ اور نہ ہی ان کے ساتھ حج کرتا تھا۔ اگر اسے مددگار مل جاتے تو وہ ضرور ان پر حملہ کر دیتا۔ اگر ایک شخص بھی اس سے لڑائی کے لئے بیعت کر لیتا تو وہ ضرور ان سے لڑتا۔ ابوبکر کی وفات تک اس نے کسی کی بیعت نہیں کی۔ جب عمر خلیفہ ہوا تو وہ شام کی طرف چلا گیا۔ اور وہیں وفات پا گیا۔)

انصار کی بیعت کے وقت بنو ہاشم حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں جمع تھے۔ زبیر بن عوام بھی ان کے ہمراہ تھا۔ زبیر کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب تھیں اس لئے وہ اپنے آپ کو بنو ہاشم میں شمار کرتا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تک زبیر کے بیٹے بڑے نہیں ہوئے تھے اس وقت زبیر ہم ہی سے تھا۔ بعد میں اس کے بیٹوں نے اسے ہم سے منحرف کر دیا۔

بنو امیہ عثمان کے پاس جمع ہوئے اور بنو زہرہ سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس جمع ہوئے یہ لوگ مسجد میں جمع تھے۔ ابوبکر اور عبیدہ ان کے پاس گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی تھی۔ عمر نے ان سے کہا کہ تم لوگ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں کیوں بیٹھے ہو۔ اٹھو اور ابوبکر کی بیعت کرو۔ میں نے اور انصار نے ان کی بیعت کر لی ہے۔ عثمان بن عفان کے ساتھ بنو امیہ کے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔ سعد و عبدالرحمٰن بن عوف اور بنو زہرہ کے وہ لوگ جو ان کے ساتھ تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عباس اور ان کے ساتھ جو بنو ہاشم تھے۔ اٹھ کر گھر چلے گئے۔ ان کے ساتھ زبیر بن العوام بھی تھا عمر ایک جماعت لیکر ان کے پاس گیا۔ جن میں اسید بن حضیر اور سلمیٰ بن اثیم شامل تھا۔

انہوں نے کہا:۔

"چلو اور ابوبکر کی بیعت کرو"

انہوں نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ زبیر تلوار لیکر باہر نکل آئے۔ عمر نے کہا اس کو پکڑو۔ سلمہ بن اثیم نے لپک کر اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور حازن پر چلانا شروع کی۔ بعد میں ان کو پکڑ کر ابوبکر کے پاس لے گئے اور اس نے بیعت کر لی۔

حضرت علی علیہ السلام کا ابوبکر کی بیعت سے انکار

انابة علی کرم الله وجهه بیعة ابی بکر رضی الله عنهما

ثم ان علیا کرم الله وجهه اتی به الی ابی بکر وهو یقول انا عبد الله واخو رسول الله فقیل له بایع ابا بکر فقال انا احق بهذا الامر منکم لا ابایعکم وانتم اولی بالبیعة لی اخذتم هذا الامر من الانصار واحتججتم علیهم بالقرابة من النبی صلی الله علیه و آله وسلم وتاخذونه منا اهل البیت غصبا الستم زعمتم للانصار انکم اولی بهذا الامر منهم لما کان محمد منکم فاعطوکم المقادة وسلموا الیکم الامارة فاذا احتج علیکم بمثل ما احتججتم علی الانصار نحن اولی برسول الله حیا ومیتا فانصفونا ان کنتم تؤمنون والا فبوؤوا بالظلم وانتم تعلمون فقال له عمر انک لست متروکا حتی تبایع فقال له علی احلب حلبا لک شطره وشد له الیوم یردده علیک غدا ثم قال والله یا عمر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لا اقبل قولك ولا ابايعه فقال له ابوبکر فان لم تبايع فلا اکرهك فقال ابوعبيدة بن الجراح لعلی کرم الله وجهه يا ابن عم انك حديث السن وهؤلاء مشيخة قومك ليس لك مثل تجربتهم ومعرفتهم بالامور ولا اری ابا بکر الا اقوی علی هذا الامر منك واشد احتمالا واضطلاعا فسلم لابی بکر هذا الامر فانك ان تعش ويطل بك بقاء فانت لهذا الامر خليق وحقيق فی فضلك ودينك وعلمك وفهمك وسابقتك ونسبك وصهرك فقال علی کرم الله وجهه يا معشر المهاجرين لا تخرجوا سلطان محمد فی العرب من داره وقعر بيته الی دورکم وقعور بيوتکم وتدفعون اهله عن مقامه فی الناس وحقه فوالله يا معشر المهاجرين لنحن احق الناس به لانا اهل البيت ونحن احق بهذا الامر منكم ما كان فينا القاری لكتاب الله الفقيه فی دين الله العالم بسنن رسول الله المتطلع لامر الرعية الدافع عنهم الامور السيئة القاسم بينهم بالسوية والله انه لفينا فلا تتبعوا الهوی فتضلوا عن سبيل الله فتزدادوا من الحق بعدا فقال بشير بن سعد الانصاری لو كان هذا الكلام سمعته الانصار منك يا علی قبل بيعتها لابی بکر ما اختلفت عليك قال وخرج علی کرم الله وجهه يحمل فاطمة بنت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم علی دابة ليلا فی مجالس الانصار تسألهم النصرة فكانوا يقولون يا بنت رسول الله قد مضت بيعتنا لهذا الرجل ولو ان زوجك وابن عمك سبق الينا قبل ابی بکر ما عدلنا به فيقول علی کرم الله وجهه افكنت ادع رسول الله فی بيته لم ادفنه واخرج انازع الناس سلطانه فقالت فاطمة ما صنع ابو الحسن الا ما كان ينبغی له ولقد صنعوا ما الله حسيبهم وطالبهم.

(حضرت علی علیہ السلام ابوبکر کے پاس لائے گئے آپ فرماتے تھے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول اللہ کا بھائی ہوں۔ آپ سے ابوبکر کی بیعت کا مطالبہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا خلافت کا وارث میں ہوں۔ میں تمہاری بیعت نہیں کروں گا۔ تم کو میری بیعت کرنا چاہیئے۔ تم نے انصار سے خلافت کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہ کا قرابت دار بتلا کر حاصل کیا ہے۔ حالانکہ تم نے خلافت کو ہم سے غصب کیا ہے۔ کیا تم نے انصار سے یہ نہیں کہا کہ ہم اس لئے خلافت کے حق دار ہیں کہ رسول اللہ ہم میں سے تھے۔ یہی دلیل میں تمہارے اوپر پیش کرتا ہوں جو تم نے انصار پر پیش کی تھی۔ ہم رسول اللہ کی زندگی اور موت میں سب سے قریبی رشتہ دار ہیں۔ انصاف سے کام لو اگر تم مومن ہو۔ ورنہ ظلم کے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ عمر نے کہا جب تک آپ ابوبکر کی بیعت نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ آج تو خلافت کو ابوبکر کے لئے اس لئے پکا کر رہا ہے کل وہ تجھے لوٹا دے گا۔ خدا کی قسم اے عمر میں تمہاری بات ہرگز قبول نہیں کروں گا اور نہ ہی ابوبکر کی بیعت کروں گا۔ یہ سن کر ابوبکر نے کہا۔ کہ اگر آپ بیعت نہیں کرتے تو میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ عبیدہ بن جراح نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ اے چچازاد بھائی آپ نوجوان ہیں اور یہ قوم کے بزرگ ہیں آپ کو ان جتنا تجربہ اور واقفیت حاصل ہے میں سمجھتا ہوں ابوبکر آپ سے زیادہ خلافت کے بارے میں متحمل اور مناسب شخص ہے خلافت ابوبکر کے سپرد کر دیجئے۔ اگر آپ کی زندگی نے وفا کی تو ابوبکر کے بعد آپ خلافت کے مستحق ہیں۔ اپنے فضل دین علم، فہم سب سے پہلے اسلام لانے اور رشتہ داری کے لحاظ سے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ اللہ اے گروہ مہاجرین خلافت کو رسول اللہ کے گھر سے نکال کر اپنے گھروں میں نہ لے جاؤ۔ مستحقین کو ان کے حق اور مقام سے محروم نہ کرو۔ خدا کی قسم اے گروہ مہاجرین ہم اہل بیت تم لوگوں سے خلافت کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ کتاب خدا کا عالم، اللہ کے دین کا فقیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو جاننے والا۔ لوگوں کے حال سے آگاہ۔ لوگوں کو تکلیف کاموں سے دور کرنے والا اور ان میں برابر تقسیم کرنے والا۔ خدا کی قسم ایسا شخص صرف ہم میں سے ہو سکتا ہے گمراہی کے پیچھے نہ لگو ورنہ راہ خدا سے بھٹک جاؤ گے۔ اور حق سے بہت دور نکل جاؤ گے۔ بشیر بن سعد انصاری نے کہا کہ اے علی! اگر انصار یہ بات آپ سے ابوبکر کی بیعت کرنے سے پہلے سن لیتے تو آپ کا ساتھ دیتے۔ حضرت علی علیہ السلام تشریف لے گئے۔ رات کے وقت جناب فاطمہ بنت رسول کو لے کر خچر پر سوار کر کے انصار کے گھروں پر لے گئے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا ان سے مدد طلب کرتی تھیں۔ اور انصار جواب دیتے تھے اے دختر رسول اب تو ہم ابوبکر کی بیعت کر چکے ہیں۔ اگر آپ کا شوہر اور ابن عم ابوبکر کی بیعت سے پہلے ہمارے پاس آتا تو ہم انکار نہ کرتے۔ یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہی رسول اللہ کے جنازے کو گھر میں چھوڑ دینا۔ آپ کو دفن نہ کرنا اور خلافت کے بارے میں لوگوں سے جھگڑا کرنا۔ جناب فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا ابوالحسن نے وہ کیا جو ان کے لئے مناسب تھا۔ اور ان لوگوں نے وہ کیا جس کا اللہ تعالیٰ ان سے مطالبہ اور مواخذہ کرے گا؛

حضرت علی علیہ السلام نے کس طرح بیعت کی

كيف كانت بيعة على بن ابى طالب كرم الله وجهه

قال وان ابا بكر رضى الله عنه تفقد قوما تخلفوا عن بيعته عند على كرم الله وجهه فبعث اليهم عمر فجاء فناداهم وهم فى دار على فابوا ان يخرجوا فدعا بالحطب وقال والذى نفس عمر بيده لتخرجن او لاحرقنها على من فيها فقيل له يا ابا حفص ان فيها فاطمة فقال وان فخرجوا فبايعوا الا عليا فانه زعم انه قال حلفت ان لا اخرج ولا اضع ثوبى على عاتقى حتى اجمع القرآن فوقفت فاطمة رضى الله عنها على بابها فقالت لا عهد لى بقوم حضروا اسوأ محضر منكم تركتم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جنازة بين ايدينا وقطعتم امركم بينكم لم تستامرونا ولم تردوا لنا حقا فاتى عمر ابا بكر فقال له الا تاخذ هذا المتخلف عنك بالبيعة فقال ابو بكر لقنفذ وهو مولى له فادع لى عليا قال فذهب الى على فقال له ما حاجتك فقال يدعوك خليفة رسول الله فقال على لسريع ما كذبتم على رسول الله فرجع فابلغ الرسالة قال فبكى ابو بكر طويلا فقال عمر الثانية ان لا تمهل هذا المتخلف عنك بالبيعة فقال ابو بكر لقنفذ عد اليه فقل له امير المؤمنين يدعوك لتبايع فجاءه قنفذ فادى ما امر به فرفع على صوته فقال سبحان الله لقد ادعى ما ليس له فرجع قنفذ فابلغ الرسالة فبكى ابو بكر طويلا ثم قام عمر فمشى معه جماعة حتى اتوا باب فاطمة فدقوا الباب فلما سمعت اصواتهم نادت باعلى صوتها يا ابت يا رسول الله ماذا لقينا بعدك من ابن الخطاب وابن ابى قحافة فلما سمع القوم صوتها وبكاءها انصرفوا باكين وكانت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قلوبهم تتصدع واكبادهم تتفطر وبقی عمر ومعه قوم فاخرجوا
علیا فمضوا به الی ابی بکر فقالوا له بایع فقال ان انا لم افعل
فمه قالوا اذا واللہ الذی لا الٰہ الا هو نضرب عنقک قال
اذا تقتلون عبداللہ واخا رسوله ، قال عمر اما عبداللہ فنعم
واما اخا رسوله فلا ابوبکر ساکت لا یتکلم فقال له عمر الا تامر
فیه بامرک فقال لا اکرهه علی شیء ما کانت فاطمة الی
جنبه فلحق علی بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم
یصیح ویبکی وینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا
یقتلوننی فقال عمر لابی بکر انطلق بنا الی فاطمة فانا قد اغضبناها
فانطلقا جمیعا فاستاذنا علی فاطمة فلم تاذن لهما
فاتیا علیا فکلماه فادخلهما علیها فلما قعدا عندها
حولت وجهها الی الحائط فسلما علیها فلم ترد السلام
فتکلم ابوبکر فقال یا حبیبة رسول اللہ واللہ ان قرابة رسول
اللہ احب الی من قرابتی وانک لاحب الی من عائشة
ابنتی ولوددت یوم مات ابوک انی مت ولا ابقی بعده افترانی
اعرفک واعرف فضلک وشرفک وامنعک حقک و
میراثک من رسول اللہ الا انی سمعت اباک رسول اللہ صلی
اللہ علیه وآله وسلم یقول لا نورث ما ترکنا فهو صدقة
فقالت ارایتکما ان حدثتکما حدیثا عن رسول اللہ
تعرفانه وتفعلان به قالا نعم فقالت نشدتکما اللہ
الم تسمعا رسول اللہ یقول رضا فاطمة من رضای وسخط فاطمة من سخطی
فمن احب فاطمة ابنتی فقد احبنی ومن ارضی فاطمة فقد ارضانی ومن
اسخط فاطمة اسخطنی قالا نعم سمعناه من رسول اللہ صلی
اللہ علیه وآله وسلم قالت فانی اشهد اللہ وملائکته
انکما اسخطتمانی وما ارضیتمانی ولئن لقیت النبی لاشکونکما
الیه فقال ابوبکر انا عائذ باللہ تعالی من سخطه
وسخطک یا فاطمة ثم انتحب ابوبکر یبکی حتی کادت
نفسه ان تزهق وهی تقول واللہ لادعون اللہ علیک
فی کل صلوة اصلیها ثم خرج باکیا فاجتمع الیه الناس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال لهم يبيت كل رجل منكم معانقاً حليلته مسرورا
باهله وتركتموني وما انا فيه لا حاجة لي في بيعتكم
اقيلوني بيعتي قالوا يا خليفة رسول الله ان هذا الامر
لا يستقيم وانت اعلمنا بذلك انه إن كان هذا
لم يقم لله دين. فقال والله لولا ذلك وما اخافه
من رخاوة هذه العروة ما بت ليلة ولي في عنق مسلم
بيعة بعدما سمعت ورايت من فاطمة قال فلم يبايع
علي كرم الله وجهه حتى ماتت فاطمة رضي الله عنها ولم
تمكث بعد ابيها الا خمسا وسبعين ليلة قال فلما
توفيت ارسل علي الى ابي بكر ان اقبل الينا فاقبل ابوبكر
حتى دخل على علي وعنده بنوهاشم فحمد الله و
اثنى عليه ثم قال اما بعد يا ابابكر فانه لم يمنعنا
ان نبايعك انكاراً لفضيلتك ولا نفاسة عليك
ولكنا كنا نرى ان لنا في هذا الامر حقا فاستبددت علينا
ثم ذكر علي قرابته من رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم فلم يزل يذكر ذالك حتى بكى ابوبكر فقال ابوبكر رضي الله عنه
لقرابة رسول الله احب الي ان اصل من قرابتي واني والله لا ادع امرا رايت
رسول الله يصنعه الا صنعته إن شاء الله تعالى فقال علي
موعدك غدا في المسجد الجامع للبيعة إن شاء الله
تعالى. ثم خرج فاتى المغيرة بن شعبة فقال الرأي يا
ابابكر ان تلقوا العباس فتجعلوا له في هذا الامر نصيبا
يكون له ولعقبه وتكون لكما الحجة على علي و
بني هاشم اذا كان العباس معكم قال فانطلق ابوبكر وعمر و
ابوعبيدة حتى دخلوا على العباس فحمد الله ابوبكر
واثنى عليه ثم قال ان الله بعث محمدا صلى الله وآله وسلم
نبيا وللمؤمنين وليا فمن الله تعالى بمقامه بين
اظهرنا حتى اختار له الله ما عنده فخلى على الناس
امرهم ليختاروا لانفسهم في مصلحتهم متفقين لا
مختلفين فاختاروني عليهم واليا ولامورهم راعيا وما

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اخاف بحمد الله وهناً ولا حيرة ولا جبنا وما توفيقي الا بالله
العلي العظيم عليه توكلت واليه انيب ومازال بلغني
عن طاعن يطعن بخلاف ما اجتمعت عليه عامة
المسلمين ويتخذونكم لجاناً فاحذروا ان تكونوا الجهم
المنيع فاما دخلتم فيما دخل العامة او دفعتموهم عما مالوا
اليه وقد جئناك ونحن نريد ان نجعل لك في هذا الامر
نصيبا يكون لك ولعقبك من بعدك اذ كنت عم رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم وان كان الناس قد راوا
مكانك ومكان اصحابك فعدلوا الامر عنكم على رسلكم
بني عبد المطلب فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
منا ومنكم ثم قال عمر اي والله واخرى انا لم ناتكم لحاجة
منا اليكم ولكنا كرهنا ان يكون الطعن منكم فيما اجتمع
عليه العامة فيتفاقم الخطب بكم وبهم فانظروا لانفسكم
ولعامتكم فتكلم العباس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله
بعث محمداً كما زعمت نبيا وللمؤمنين وليا فمن الله بمقامه
بين اظهرنا حتى اختار ما عنده فخلى على الناس امرهم
ليختاروا لانفسهم مصيبين للحق لا مائلين عنه بزيغ الهوى
فان كنت برسول الله طلبت فحقنا اخذت وان كنت
بالمؤمنين طلبت فنحن منهم متقدمون فيهم وان كان هذا
الامر انما يجب لك بالمؤمنين فما وجب اذ كنا كارهين فاما
ما بذلت لنا فان يكن حقا لك فلا حاجة لنا فيه
وان يكن حقا للمؤمنين فليس لك ان تحكم عليهم وان
كان حقنا لم نرض عنك فيه ببعض دون بعض واما قولك
ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منا ومنكم فانه قد
كان من شجرة نحن اغصانها وانتم جيرانها قال ثم خرج
ابوبكر الى المسجد الشريف فاقبل على الناس فعذر عليا
بمثل ما اعتذر عنده ثم قام علي فعظم حق ابي بكر وذكر
فضيلته وسابقته ثم مضى فبايعه فاقبل الناس على علي
فقالوا اصبت يا ابا الحسن واحسنت قال فلما تمت البيعة

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فبکی ابوبکر واقام ثلاثة ایام یقیل الناس یستقیلهم یقول قد اقلتکم فی بیعتی هل من کاره هل من مبغض فیقوم علیؑ فی اول الناس فیقول واللّٰه لا نقیلک ولا نستقیلک ابدا قد قدمک رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم لتوحید دیننا من ذا الذی یؤخرک لتوجیہ دنیانا۔

ابوبکر کو جب معلوم ہوا کہ کچھ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں موجود ہیں۔ جو اس کی بیعت سے انکاری ہیں تو عمر کو ان کی طرف روانہ کیا۔ عمر نے آکر انہیں بلایا وہ علی علیہ السلام کے گھر میں تھے۔ انہوں نے نکلنے سے انکار کر دیا۔ عمر نے لکڑیاں منگوائیں اور کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے۔ تم لوگ باہر آؤ ورنہ اس گھر اور جو اس میں موجود ہیں سب کو جلا دوں گا۔ اس سے کہا گیا کہ اس میں جناب فاطمہ علیہا السلام بھی موجود ہیں۔ اس نے کہا کیا ہوا۔ حضرت علی علیہ السلام کے سوا سب نے بیعت کر لی۔ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلوں گا اور کپڑے کو اپنے شانے پر نہ رکھوں گا۔ جب تک قرآن کو جمع نہ کر لوں۔ جناب فاطمہ اپنے گھر کے دروازے پر تشریف لائیں اور فرمایا میرا اس قوم سے بدتر کسی سے واسطہ نہیں ہے۔ تم نے رسول اللہ کے جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ دیا۔ خلافت کا مسئلہ خود ہی طے کر لیا اور ہمیں اس میں شریک نہ کیا۔ ہمارا حق واپس نہ کیا۔ عمر نے ابوبکر سے جا کر کہا کہ اس بیعت نہ کرنے والے کو کیوں چھوڑ رکھا ہے۔ ابوبکر نے قنفذ کو بلا کر کہا جاؤ حضرت علیؑ کو بلا لاؤ۔ جب وہ حضرت علیؑ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا کہ آپ کو رسول اللہ کے خلیفہ بلاتے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تم نے کس قدر جلد رسول اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے۔ قنفذ نے ابوبکر کو اس بات سے آگاہ کیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر کافی دیر تک روتے رہے۔ پھر کچھ لوگ بیعت سے نکل کر جناب فاطمہ کے دروازے پر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب بی بی نے ان کی آواز سنی تو بلند آواز سے فرمایا اے میرے باپ رسول اللہ آپ کے مرنے کے بعد ابوبکر اور عمر سے ہمیں کیا کیا تکلیفیں اٹھانا پڑیں۔

جب لوگوں نے سیدہ کی آواز کو سنا تو روتے ہوئے واپس چلے گئے۔ قریب تھا کہ ان کے دل پھٹ جائیں اور ان کے جگر شگافتہ ہو جائیں۔ عمر ایک قوم کے ساتھ کھڑا رہا پھر وہ حضرت علیؑ کو نکال کر ابوبکر کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ ابوبکر کی بیعت کرو۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میں بیعت نہ کروں تو کیا کرو گے کہا خدا کی قسم تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ فرمایا تم عبد خدا اور اس کے رسولؐ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھائی کو قتل کرتے ہو۔ عمر نے کہا ہم تمہیں عبد خدا تو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ کا بھائی نہیں مانتے۔ ابو بکر بالکل خاموش تھے۔ عمر نے ابو بکر سے کہا تم ان سے بیعت کیوں نہیں لیتے؟ ابو بکر نے کہا جب تک جناب فاطمہؑ زندہ ہیں۔ میں حضرت علی کو مجبور نہیں کر سکتا۔ حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ کی قبر سے لپٹ کر دھاڑیں مار کر رونے اور بآواز بلند سے فرماتے۔ کہ اے میرے ماں جائے قوم نے مجھے کمزور کر دیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ مجھے قتل کر دیں۔ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ میرے ساتھ جناب فاطمہؑ کے پاس چلو۔ ہم نے انہیں ناراض کیا ہے۔ دونوں نے سیدہؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ لیکن سیدہؑ نے اجازت نہ دی۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت علی علیہ السلام سے رجوع کیا۔ حضرت علی علیہ السلام دونوں کو سیدہؑ کے پاس لائے۔ دونوں بیٹھ گئے۔ سیدہؑ نے اپنا چہرہ اقدس دیوار کی طرف پھیر لیا۔ دونوں نے سیدہؑ کو سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔ ابو بکر نے کہا اے رسول اللہ کی پیاری۔ خدا کی قسم مجھے اپنی قرابت سے رسول اللہ کی قرابت زیادہ محبوب ہے۔ مجھے آپ میری بیٹی عائشہ سے زیادہ عزیز ہیں۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جس روز آپ کے باپ کا انتقال ہوا میں بھی مر جاتا۔ آپ کے بعد میں زندہ نہ رہتا۔ میں بخوبی آپ کو، آپ کی فضیلت کو اور آپ کی شرافت کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ کا حق اور میراث اس لئے نہیں دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

سیدہؑ نے فرمایا کہ میں تم دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سناؤں جس کو تم جانتے ہو کیا تم اس پر عمل کرو گے۔ دونوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتی ہوں۔ کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فاطمہؑ کی رضامندی میری رضامندی ہے۔ اور اس کا ناراض ہونا میرا ناراض ہونا ہے۔ جس نے فاطمہؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔ جس نے فاطمہؑ کو راضی کیا۔ اس نے مجھے راضی کیا۔ جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا۔ اس نے مجھے ناراض کیا۔ انہوں نے کہا ہم نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ تو سیدہؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ تم نے مجھے ناراض کیا ہے۔ راضی نہیں کیا۔ جب میں نبی سے ملوں گی تو تمہاری ان سے شکایت کروں گی۔ ابو بکر نے کہا اے فاطمہؑ میں اللہ کی ناراضگی اور آپ کی ناراضگی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر ابو بکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ قریب تھا کہ ان کی جان نکل جائے۔ اور سیدہؑ فرماتی جاتی تھیں کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ تمہیں ہر بلا میں مبتلا کرتی رہی۔ ابوبکر روتے ہوئے چلے گئے۔ اور لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ ان سے کہتے تھے کہ تم میں سے ہر ایک آدمی اپنی بیوی کے گلے میں بانہیں ڈال کر خوشی سے رات بسر کرتا ہے اور مجھے ایک مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ مجھے تمہاری بیعت کی ضرورت نہیں۔ میری بیعت کو توڑ دو۔ انہوں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ خلافت آپ کے بغیر نہیں چل سکتی۔ آپ سب سے زیادہ عالم ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے سیدہ کی وفات تک ابوبکر کی بیعت نہ کی۔ سیدہ فاطمہ کی وفات کے بعد صرف بہتر دن زندہ رہیں۔ آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے ابوبکر کو بلا بھیجا۔ ابوبکر آپ کے پاس اس وقت آئے جب کہ آپ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت موجود تھی۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد ابوبکر سے کہا میں نے تمہاری بیعت کسی ذاتی غرض کی وجہ سے نہیں کی۔ بلکہ خلافت ہمارا حق ہے۔ تم نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ جب حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر کیا تو ابوبکر رونے لگے اور کہا کہ مجھے اپنی قرابت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت زیادہ محبوب ہے۔ خدا کی قسم میں وہی کام کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے انشاء اللہ۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کل جامع مسجد میں بیعت کا فیصلہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابوبکر واپس چلے گئے۔ مغیرہ بن شعبہ ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ عباس سے مل کر خلافت میں ان کا حصہ مقرر کر دو۔ اس کو اور اس کی اولاد کو ملتا رہے گا۔ اگر ایسا کرو گے تو تمہارے اور علی علیہ السلام اور بنو ہاشم کے بیچ ایک دلیل ہوگی جب کہ عباس تمہارے ساتھ ہوں گے۔ ابوبکر، عمر اور ابو عبیدہ عباس کے پاس گئے۔ ابوبکر نے حمد و ثنا کے بعد کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا مومنوں کے لئے ولی بنایا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے نبی کو ہم میں سے مبعوث فرمایا۔ انہیں خصوصی کمالات سے نوازا۔ وہ خلافت کو ایسا چھوڑ گئے۔ تاکہ لوگ بغیر اختلاف کے متفقہ طور پر کسی کو خلیفہ مقرر کر لیں۔ لوگوں نے مجھے ولی اور اپنے امور کا نگہبان بنایا۔ اللہ کے فضل سے مجھے اس بارے میں سستی حیرانی اور بزدلی لاحق نہیں ہے مجھے اللہ پر توکل کی توفیق کیا تھی یہ سب کچھ حاصل ہے۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کروں گا۔ آپ حضرات عامۃ المسلمین کے اجماع سے ہٹ کر میرے خلاف باتیں کرتے رہے۔ ایسی باتوں سے بچو۔ تم اس بات میں کیوں نہ شامل ہوئے۔ جس میں اور مسلمان شامل ہوئے تھے۔ یا ان کو اس بات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے روک دیتے۔ لہٰذا اس وقت ہمارا تمہارے پاس آنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم تمہارے لیے خلافت میں حصہ مقرر کرتے ہیں جو تمہاری زندگی میں تمہیں اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کو ملتا رہے گا۔ کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ہیں۔ لوگ آپ کی اور آپ کے اصحاب کی قدر و منزلت جانتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے اولاد عبد المطلب کو خلافت کا اہل تصور نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں اور تم میں سے تھے۔ چنانچہ عمر نے کہا ہم تمہارے پاس اپنی حاجت لے کر نہیں آئے۔ ہم اس بات کو ناگوار سمجھتے ہیں کہ جس چیز پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کر لیا ہے تم اس کے خلاف باتیں کرتے ہو کیونکہ یہ تمہارے اور لوگوں کے مفاد کے خلاف ہے۔ لہٰذا اپنے اور لوگوں کے حال پر غور کرو۔ عباس نے حمد و ثنا کے بعد کہا یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہادی اور مومنین کا ولی بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم میں سے مبعوث فرمایا۔ اور اس کو اپنی نعمتوں سے نوازا۔ آپ نے جب دنیا سے انتقال کیا تو خلافت کا فیصلہ لوگوں پر چھوڑ دیا تاکہ وہ صحیح فیصلہ کریں اور حق سے روگردانی نہ کریں۔ اے ابوبکر اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے خلافت کے مستحق ہوئے ہو تو تم نے ہمارا حق چھینا۔ اگر تم نے مومن ہونے کی وجہ سے خلافت کو حاصل کیا۔ تو ہم تم سے پہلے ایمان لائے۔ اگر مومن تمہیں پسند کرتے ہیں تو ہم تمہیں ناپسند کرتے ہیں۔ اگر تم ہم پر احسان کرتے ہو۔ جس کے ہم مستحق ہیں تو اس کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اگر خلافت مومنین کا حق ہے تو تمہیں ان پر حکومت کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اگر خلافت ہمارا حق ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم کچھ حصہ تو لے لیں اور کچھ چھوڑ دیں۔ تمہارا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے اور تم میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کی مانند ہیں۔ ہم اس کی ٹہنیاں اور تم اس کے ہمسائے ہو۔ ابوبکر مسجد میں لوگوں کے پاس آئے پھر حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور ابوبکر کے حق کو بڑا کہا اور آپ کی فضیلت اور سبقت اسلام کو بیان کیا۔ پھر جا کر آپ کی بیعت کی۔ لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ اے ابو الحسن! آپ نے ٹھیک اور بہت اچھا کیا۔ جب ابوبکر کی بیعت مکمل ہو گئی تو تین یوم تک لوگوں سے کہتے رہے کہ مجھے چھوڑ دو اور مجھے خلافت سے باز رہنے دو۔ میں اپنی بیعت کو تم پر سے اٹھاتا ہوں۔ کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو میری بیعت کو ناپسند کرتے ہیں اور مجھ سے ناراض ہیں۔ سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ ہم آپ کو کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی توجیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر آپ سے آگے بڑھایا تھا۔ ہماری دنیا کے معاملہ میں تمہیں کون موخر کر سکتا ہے۔

حضرت ابوبکر کا خطبہ

خطبة ابی بکر

قال ثم ان ابوبکر قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها
الناس ان الله الجلیل الکریم العلیم الحکیم الرحیم الحلیم بعث
محمداً بالحق وانتم یا معشر العرب کما قد علمتم من الضلالة
والفرقة الف بین قلوبکم ونصرکم به کاینکم ومکن لکم دینکم
واورثکم سیرته الراشدة المهدیة فعلیکم بحسن الهدی ومعروف الطاعة
وقد استخلف الله علیکم من یجمع به الفتکم ویقیم فامنکم علی ذالک بخیر
ولم آل ان لا ابسط یدا ولا لسانا علی من لم یستحق ذالک ان شاء الله
وایم الله ما حرصت علیها لیلاً ولا نهاراً ولا سألتها الله قط
فی سر وعلانیة ولقد قلدت امراً عظیما مالی به طاقة
ولا ید ولوددت انی وجدت اقوی الناس علیه مکانی فاطیعونی
ما اطعت الله فاذا عصیت الله فلا طاعة لی علیکم ثم بکی و
قال اعلموا ایها الناس انی لم اجعل لهذا المکان ان اکون
خیرکم ولوددت ان بعضکم کفانیه ولئن اخذتمونی بما کان
الله یقیم به رسوله من الوحی ما کان ذالک عندی وما
انا الا کاحدکم فاذا رأیتمونی قد استقمت فاتبعونی
وان زغت فقومونی واعلموا ان شیطانا لی یعترینی احیانا فاذا
رأیتمونی غضبت فاجتنبونی لا اوثر باشعارکم وابشارکم ثم
نزل ثم دعا عمر فی الاحباء من اصحاب رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم فقال ما ترون لی من هذا المال فقال عمر
انا والله اخبرک ما لک منه اما ما کان لک من غلة
قد بان عنک وملک امره فسمه کرجل من المسلمین واما ما کان من
عیالک وضیعة اهلک فتقوت منه بالمعروف وقوت اهلک فقال
یا عمر انی لاخشی ان لا یحل لی ان اطعم عیالی من فیء المسلمین
فقال عمر یا خلیفة رسول الله انک قد شغلت لهذا الامر
عن تکسب عیالک فلما تمت البیعة لابی بکر واستقام له الامر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشراب النفاق بالمدینة وارتدت العرب فنصب لهم ابو بکر
الحرب واراد قتالهم فقالوا نصلّی ولا نؤدی الزکاة فقال
الناس اقبل منهم یا خلیفة رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم فان العهد حدیث والعرب کثیر ونحن شرذمة قلیلونَ لا
طاقة لنا بالعرب مع انا قد سمعنا رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم یقول امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله
فاذا قالوها عصموا منّی دماءهم واموالهم الا بحقها و
حسابهم علی الله فقال ابو بکر هذا من حقها لابد من القتال
فقال الناس لعمر ادخل به فکلمه لعله یرجع عن رایه هذا
فیقبل منهم الصلوة ویعفیهم من الزکاة فخلا به عمر نهاره
اجمع فقال والله لو منعونی عقالا مما کانوا یؤدونه الی رسول الله
لقاتلتهم علیه ولو لم اجد احدا اقاتلهم به لقاتلتهم وحدی
حتی یحکم الله بینی وبینهم وهو خیر الحاکمین فقد سمعت
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول امرت ان اقاتل
الناس علی ثلاث شهادة ان لا اله الا الله واقام الصلوة
وایتاء الزکاة فوالله الذی لا اله الا هو لا اقصر دونهنّ
فضرب منهم من ادبر بمن اقبل حتی دخل الناس فی الاسلام
طوعا وکرها وحمد رایه وعرفوا فضله فقال ابو رجاء
العطاردی رایت الناس مجتمعین وعمر یقبل راس ابی بکر
ویقول انا فداک لولا انت لهلکنا فحمد له رایه فی قتال
اهل الردة۔

حضرت ابوبکر نے خطبہ بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ اے لوگو!
اللہ جلیل کریم حکیم رحیم اور علیم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق بھیجا۔ اے گروہ عرب
جیسا کہ تمہیں علم ہے تم گمراہی اور پراگندگی میں گرفتار تھے۔ تمہارے دلوں کو جوڑا
تمہاری مدد اور تائید کی۔ تمہارے لئے ایک دین مقرر کیا اور رسول اللہ کی ہدایت یافتہ
خصلت کا تمہیں وارث بنایا۔ تم پر واجب ہے کہ ہدایت پکڑو اور اطاعت کرو
اللہ تعالیٰ نے مجھے تم پر خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ تم ایک مقام پر متحد اور مستحکم رہو
نیکی پر میری مدد کرو۔ میں کوئی ایسا کام اپنے ہاتھ اور زبان سے انجام نہیں دوں گا جو
جائز نہ ہو۔ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی دن یا رات میں پوشیدگی میں یا ظاہر میں خلاف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی تمنا نہیں کی۔ مجھ پر عظیم بار ڈالا گیا ہے۔ جس کے اٹھانے کی مجھ میں ہمت اور طاقت نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بار کے لئے اپنے سے زیادہ قوی آدمی پا لوں میں اگر اللہ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرنا۔ پھر آپ رو پڑے اور کہا اے لوگو! میں اس لئے خلیفہ نہیں بنایا گیا کہ میں تم سے بہتر ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں کوئی آدمی میری مدد کرے اور مجھے اس بات پر قائم کرے۔ جس پر اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو وحی کرتا تھا۔ میں تم میں سے ایک آدمی ہوں۔ اگر میں سیدھے راستے پر چلوں تو میری اتباع کرنا۔ اگر میں بھٹک جاؤں تو مجھے سیدھا کرنا۔ تم کو علم ہونا چاہیئے کہ میرے ساتھ شیطان ہے۔ جو کبھی کبھی مجھ پر سوار ہو جاتا ہے۔ جب تم مجھے غصہ کی حالت میں دیکھو تو مجھ سے بچتے رہنا۔

پھر عمر کو اور بڑے بڑے اصحاب رسولؐ کو بلایا اور کہا کہ میں بیت المال سے کتنا لے سکتا ہوں۔ عمر نے کہا آپ اپنے اہل و عیال کے لئے قوت لا یموت لے سکتے ہیں حضرت ابوبکر نے عمر سے کہا مجھے خوف ہے کہ شاید میرے لئے مسلمانوں کے مال میں سے اپنے اہل و عیال کا خرچ لینا جائز نہ ہو۔ عمر نے کہا رسولؐ اللہ کے خلیفہ آپ خلافت کے کاموں میں مصروف ہو جائیں گے۔ اہل و عیال کا خرچ کہاں سے لائیں گے! لہٰذا آپ کو بیت المال سے خرچ لینا چاہیئے۔ آپ خلافت کے زمانے میں مشغول ہو جائیں گے اور اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ نہیں کر سکیں گے۔ جب ابوبکر کی بیعت تمام ہوئی اور ان کی خلافت مضبوط ہو گئی تو مدینے میں نفاق پیدا ہوا پھوٹ پڑی۔ عرب مرتد ہو گئے۔ آپ نے ان کے لئے جنگ کی تیاری کی اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نماز تو پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ لوگوں نے کہا اے رسولؐ اللہ کے خلیفہ اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے اور عرب تعداد میں زیادہ ہیں۔ ہم تھوڑے ہیں ہم میں عربوں سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو پھر ان کا خون اور مال محفوظ ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ ابوبکر نے کہا میں ضرور ان سے لڑوں گا۔ لوگوں نے عمر سے کہا کہ انہیں سمجھائیں شاید یہ اپنی رائے سے باز آ جائیں۔ ان کی نماز قبول کریں اور زکوٰۃ سے انہیں معاف رکھیں۔ عمر انہیں تمام دن سمجھاتے رہے لیکن وہ اپنی رائے پر قائم رہے اور کہا خدا کی قسم اگر مجھے اونٹ باندھنے کی رسی بھی نہ دیں جو رسولؐ اللہ کو دیا کرتے تھے تو ان سے میں ضرور جنگ کروں گا۔ اگر مجھے ان سے جنگ کرنے والے نہ ملیں تو میں اکیلا ان سے جنگ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں گا جب تک کہ وہ تین باتوں کے پابند نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اس سے کم پر راضی نہیں ہوں گا۔ میں اس شخص کے ذریعے جو ان باتوں کو قبول کرتا ہے۔ اس شخص کو ماروں گا جو ان کو قبول نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ لوگ اسلام میں خوشی یا مجبوری سے داخل ہو جائیں۔ انہوں نے ابوبکر کی رائے کی تعریف کی اور ان کی فضیلت کو جانا۔

ابورجا عطاردی نے کہا کہ میں نے دیکھا اور حضرت ابوبکر کے سر کو عمر بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں آپ کے قربان جاؤں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے ابوبکر نے مرتدین سے جنگ کی ابتداء تمام کی تھی۔ آپ نے اس کی تعریف کی۔

حضرت ابوبکر کا بیمار ہونا اور عمر کو خلیفہ بنانا

حضرت ابوبکر نے دو سال اور چند ماہ خلافت کی۔ پھر بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال کر گئے۔ آپ کے پاس نبی علیہ السلام کے صحابی آئے جن میں عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے۔ انہوں نے کہا اے رسول خدا کے خلیفہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ بری الذمہ ہو گئے۔ کیا آپ کا بھی یہی خیال ہے۔ ابوبکر نے کہا :

خدا کی قسم مجھے سخت فکر ہے۔ اے گروہ مہاجرین میرا اندازہ بھی زیادہ ہو گیا جب کہ میں نے عمر کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ درحقیقت میں اس سے اچھا نہیں تھا اور تم میں سے ہر ایک ناراض ہے اور اس کا یہی خیال ہے کہ خلافت اس کا حق ہے جب دنیا کی زیبائش کو دیکھا۔ خدا کی قسم تم ریشمی بچھونوں پر سو ؤ گے اور ریشمی پردے لٹکاؤ گے۔ خدا کی قسم ایسا کرنے والے کی اگر بغیر کسی وجہ کے گردن اڑا دیں تو اس کے لئے یہ بات بہتر ہو گی کہ وہ دنیا کی آرائش میں مبتلا ہو۔

عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی کہ ـــــ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ صبر کام لیں۔ کہیں آپ کی بیماری زیادہ نہ ہو جائے۔ لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔ بعض کو آپ کی رائے سے اتفاق ہے اور بعض کو آپ کی رائے اور کام سے شکوہ ہے۔ اور آپ کی رائے پر اعتراض ہے۔ جس کو آپ نے خلیفہ بنایا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اس میں بھلائی دیکھی ہے۔ وہ نیک اور صلح پسند ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کو دنیا کی کسی چیز پر افسوس نہیں ہے۔ جس کو آپ نے چھوڑا ہے

قال اجل واللہ ما آسی الا علی ثلاث فعلتھم لیتنی کنت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترکتھن لیتنی فعلتھن وثلاث ترکتھن لیتنی فعلتھن وثلاث لیتنی سالت رسول اللہ عنھم فاما اللاتی فعلتھن فلیتنی لم افعلھن فلیتنی ترکت بیت علی وان کان اعلن علی الحرب ولیتنی یوم سقیفۃ بنی ساعدۃ کنت ضربت علی ید احد الرجلین ابی عبیدۃ او عمر فکان ھو الامیر وانا الوزیر ولیتنی حین اتیت بالفجاۃ السلمی اسیرا انی قتلتہ ذبیحا او اطلقتہ نجیحا ولم اکن احرقتہ بالنار واما اللاتی ترکتھن ولیتنی کنت فعلتھن حین اتیت بالاشعث بن قیس اسیرا انی قتلتہ ولم استحییہ فانی سمعت منہ واراہ لا یری غیا ولا شرا الا اعان علیہ ولیتنی حین بعثت خالد بن ولید الی الشام انی کنت بعثت عمر بن الخطاب الی العراق فاکون قد بسطت یدی جمیعا فی سبیل اللہ واما اللاتی کنت اود انی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنھن فلیتنی سالتہ لمن ھذا الامر من بعدہ فلا ینازعہ فیہ احد ولیتنی کنت سالتہ ھل للانصار فیھا من حق ولیتنی کنت سالتہ عن میراث بنت الاخ والعمۃ فان فی نفسی من ذالک شیء ۔

آپ نے کہا ایسا ہی ہے مجھے تین باتوں پر افسوس ہے جن کو میں نے کیا کاش کہ میں انہیں نہ کرتا ۔ اور تین باتیں کو میں نے ترک کیا ۔ کاش کہ میں انہیں کرتا اور تین باتیں ایسی ہیں کاش کہ میں رسولؐ اللہ سے ان کے بارے میں پوچھ لیتا ۔ وہ تین باتیں جو میں نے کی ہیں کاش کہ نہ کرتا وہ یہ ہیں ۔ کاش کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے گھر کو چھوڑ دیتا اگرچہ مجھے اس بارے میں جنگ ہی کیوں نہ کرنی پڑتی کاش کہ میں سقیفہ کے روز ابو عبیدہ بن جراح یا عمر کی بیعت کر لیتا ۔ وہ امیر ہوتے اور میں وزیر ہوتا ۔ کاش کہ جب میرے پاس فجاۃ سلمی قید ہو کر آئے میں انہیں قتل کر دیتا یا چھوڑ دیتا اور ان کو آگ میں نہ جلاتا ۔ وہ تین باتیں جن کو میں نے چھوڑ دیا اور کاش کہ میں انہیں کرتا ۔ وہ یہ ہیں جب میرے پاس اشعث بن قیس قیدی بنا کر لائے گئے ۔ تو میں ان کو قتل کر دیتا اور کوئی لحاظ نہ کرتا ۔ حالانکہ میں نے ان سے گمراہی اور برائی کی باتیں دیکھی تھیں جب میں نے خالد بن ولید کو شام کی طرف بھیجا تو عمر کو عراق کی طرف بھیجتا اور وہ تین باتیں جنہیں میں رسولؐ اللہ سے پوچھتا وہ یہ ہیں کاش کہ میں آنحضرت سے پوچھ لیتا کہ آپ کے بعد خلافت کا مستحق کون ہے تاکہ اس بارے میں کوئی جھگڑا نہ کرتا ۔ کاش کہ میں آپ سے پوچھ لیتا کہ خلافت میں انصار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا کیا کرنی حق ہے کاش کر یں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھائی، بیٹی اور پھوپھی کی میراث کے بارے میں پوچھ لیتا۔ ان باتوں پر مجھے یقین نہیں ہے"۔

آپ کے پاس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور کہا کہ ہم آپ کے معالجے کی خاطر طبیب کو بلالائیں۔ تاکہ وہ آپ کا معائنہ کرے۔ آپ نے کہا طبیب نے معائنہ کیا ہے انہوں نے پوچھا اس نے کیا کہا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں جو چاہوں گا کروں گا۔ بیت المال کا حساب کر کے میں نے اس میں سے کتنا مال خرچ کیا ہے۔ انہوں نے آپ کے ذمہ آٹھ ہزار درہم نکالے۔ آپ نے اپنے مرنے کو وصیت کی کہ یہ رقم میرے بعد ہونے والے خلیفہ کو ادا کر دی جائے۔ بعد میں عثمان بن عفان کو بلا کر وصیت نامہ لکھوایا۔ جس کی عبارت حسب ذیل ہے ـــــــــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ابوبکر بن ابی قحافہ کی دنیا چھوڑنے کی آخری اور آخرت میں داخل ہونے کی پہلی وصیت ہے کہ میں نے تم پر عمر کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ وہ تم میں میرے خیال اور امید کے مطابق انصاف کریں گے۔ اگر وہ دین میں کوئی تبدیلی وغیرہ کریں تو میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ اور میں غیب کو نہیں جانتا۔ ولا اعلم الغیب وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون:

وصیت نامہ ختم کر کے حضرت عثمان کے حوالے کیا۔ جب انصار اور مہاجرین کو علم ہوا کہ حضرت ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے تو وہ آپ کے پاس گئے اور کہا آپ نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے حالانکہ آپ کو ان کی بدمزاجیوں کا علم ہے۔ جب آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھے گا تو آپ کیا جواب دیں گے۔

آپ نے کہا ـــــــــ اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا تو کہوں گا کہ میں نے ان پر اچھے شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ ـــــــــ آپ نے لوگوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ان سے کہا ـــــــــ

"مجھے اللہ تعالیٰ کی قضا آنے والی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمہارے لئے ایک ایسا شخص مقرر ہو۔ جو تمہارے امور کی نگرانی کرے۔ تمہیں نماز پڑھائے تمہارے دشمنوں کو قتل کرے اور تم میں برابر تقسیم کرے۔ اگر تم چاہو تو اکٹھے ہو کر مشورہ کے بعد کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر لو۔ اگر تم چاہو تو میں اپنی صواب دید کے مطابق خود مقرر کر دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تمہارے لئے بذات خود بھلائی چاہتا ہوں"۔

یہ کہہ کر آپ رونے لگے اور آپ کو دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ لوگوں نے کہا۔ "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ آپ ہم سے افضل اور زیادہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عالم ہیں۔ جس کو چاہو اپنے لیے خلیفہ مقرر کر دو۔ آپ نے کہا کہ میں اپنی سمجھ کے مطابق تمہارے لیے ایک خلیفہ مقرر کروں گا۔ جو انشاء اللہ تم سے افضل ہوگا۔ لوگ چلے گئے۔ آپ نے عمر کو بلایا کہ تجھے دوست رکھنے والا دوست رکھے گا اور دشمنی رکھنے والا دشمنی رکھے گا۔ دنیا کا دستور ہے کہ برائی سے محبت اور اچھائی سے نفرت کرتی ہے

حضرت عمر نے کہا مجھے خلافت کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کہا ———

خلافت کو تمہاری ضرورت ہے۔ خدا کی قسم میں نے خلافت تجھے نہیں بلکہ تجھے خلافت کو بخشا ہے۔ یہ وصیت نامہ لو اور لوگوں کے پاس جاؤ۔ ان کو اس نوشتہ سے آگاہ کر کے اپنی اطاعت طلب کرو۔

عمر وصیت نامہ لیکر لوگوں کے پاس گئے اور انہیں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم خوشی سے آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اس نوشتہ میں کیا ہے تو آپ نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ لیکن میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے سُنا اور اس کی اطاعت کی۔

حضرت عمر کی خلافت

حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت عمر مسجد میں اس جگہ تشریف فرما تھے۔ جہاں خلفاء بیٹھا کرتے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین کیا آپ میرے نزدیک تشریف لائیں گے۔ کیونکہ مجھے آپ سے کام ہے۔ آپ نے جواب دیا نہیں۔ اس شخص نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کا محتاج نہیں کرے گا۔ یہ کہکر وہ چلا گیا۔

حضرت عمر چپکے سے اس کے پیچھے چلے۔ جب وہ ٹھہرا تو آپ نے اُسے کپڑے سے پکڑ کر کہا ——— تمہاری کیا حاجت ہے!

اس نے کہا ——— لوگ آپ سے بغض اور نفرت کرتے ہیں۔

آپ نے کہا ——— تم پر افسوس ہے۔ ایسا کیوں ہے!

اس نے کہا ——— آپ کی زبان اور ڈنڈے کی وجہ سے۔

آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور بارگاہِ ایزدی میں التجا کی۔[1] ———

"میرے معبود مجھے ان سے محبت کرنے والا اور انہیں مجھ سے محبت کرنے والا بنا۔"

اس شخص نے کہا۔ آپ نے ہاتھ ابھی نیچے نہیں کئے تھے کہ آپ تمام لوگوں سے

[1] اسی کو اسلامی جمہوریت کہتے ہیں؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھے زیادہ محبوب ہو گئے۔

شامیوں کو جب حضرت ابوبکر کی علالت کا پتہ چلا تو انہوں نے اس خبر کو کوئی خاص اہمیت نہ دی۔

فقالوا انا لنخاف ان یکون خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدمات ولم یعد۔ عمر فان کان عمر ھوالوالی فلیس لنا بصاحب وانا نری خلعہ۔

(انہوں نے کہا ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ مر گئے تو ان کے بعد عمر خلیفہ بن جائیں گے اور ہمارے صاحب (معاویہ) کو معزول کر دیں گے)

ایک شخص نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیج کر حضرت عمر کی عقل کا جائزہ لو۔ انہوں نے ایک آدمی کو اس مقصد کے لئے منتخب کر کے آپ کی طرف روانہ کیا۔ وہ آپ کے پاس آیا۔ حضرت عمر نے جان بوجھ کر شامیوں کو حضرت ابوبکر کی علالت سے بہت دیر کے بعد آگاہ کیا۔ جب وہ شخص آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے دریافت کیا ـــ لوگوں کا کیا حال ہے؟

قال سالمون صالحون یکرھون ولایتک ومن شرک مستفقون فارسلونی انظر احلو انت ام مر۔

اس نے کہا بخیر و عافیت ہیں۔ وہ تمہاری خلافت کو ناپسند کرتے ہیں اور تمہارے شر سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ میں یہ تحقیق کروں کہ آپ خوش اخلاق یا بداخلاق ہیں۔

حضرت عمر نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور کہا کہ اے میرے معبود میرے دل میں لوگوں کی محبت ڈال اور لوگوں کے دلوں میں میری محبت ڈال۔

حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر نے دس سال خلافت کی۔ جب آپ نے اس دنیا کو خیرباد کہا تو لوگ آپ کی خلافت کو پسند کرتے تھے۔ آپ کے عہد میں بہت سی فتوحات ہوئیں۔ اور اسلام کی عزت و وقار میں اضافہ ہوا۔

حضرت عمر بن الخطاب کا قتل ہونا

ـــ عمر بن میمون سے روایت ہے کہ

جب حضرت عمر کو نیزہ لگا تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں صف اول میں اس لئے کھڑا نہ ہوا۔ کیونکہ میں آپ کی ہیبت سے ڈرتا تھا۔ اور پچھلی صف میں تھا۔ آپ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے تھے۔ جب تک آپ صفوں کو نہ دیکھ لیتے تھے کہ آیا درست ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی شخص آگے پیچھے ہوتا تو آپ اسے کوڑے سے مارتے۔ اسی وجہ سے میں پہلی صف میں کھڑا نہ ہوا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔
مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولولو نے اندھیرے میں آپ پر نیزے کے تین وار کئے ہیں نے آپ کو کہتے ہوئے سُنا۔

"اس کتے کو پکڑو، اس نے مجھے قتل کر دیا ہے"
تیرہ آدمی چیختے ہوئے دوڑے اور کہتے جاتے تھے کہ کتے کو پکڑو۔ ایک آدمی نے اُسے پیچھے سے دبوچ لیا۔ لوگوں کا اژدہام ہو گیا۔ ایک شخص نے کہا۔ اللہ کے بندو! نماز تو پلسر سورج نکل رہا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے دو چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز پڑھائی۔

فاتاه الطبيب فقال اى الشراب احب اليك قال النبيذ فسقوه نبيذ فخرج من بعض طعناته۔

آپ کے علاج کے لئے طبیب کو بلایا گیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کون سی شراب پسند ہے تو آپ نے کہا نبیذ۔ آپ کو نبیذ پلائی گئی لیکن وہ زخموں سے نکل گئی۔

پھر آپ کو دودھ پلایا گیا وہ بھی زخموں سے نکل گیا۔ طبیب نے کہا آپ رات تک بمشکل ہی زندہ بچیں گے۔ آپ کے پاس کعب الاحبار آئے۔ اور کہا اے امیرالمومنین حق رب کی طرف سے ہے شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ آپ شہید ہیں۔ آپ نے کہا کہ۔

"شہادت کا درجہ مجھے کس طرح حاصل ہو سکتا ہے میں تو جزیرۂ عرب میں موجود ہوں" (یعنی جہاد کرتے ہوئے تو قتل نہیں ہوا)
لوگ آپ کی تعریف اور فضیلت بیان کرتے تو آپ کہتے تھے کہ۔

"خدا کی قسم میں تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میں نے خلافت کو سنبھالا تھا تو جیسا اس وقت تھا۔ ویسا ہی اب ہو جاؤں تو میرے لئے بہتر ہوگا"۔

واللہ لوکان الیوم ما طلعت علیه الشمس لافتدیت به من هول المطلع۔

(خدا کی قسم اگر میرے پاس دُنیا کی تمام چیزیں موجود ہوں تو میں ان کو آنے والے خطرناک مراحل سے بچنے کے لئے بطور فدیہ دے دوں)
انہوں نے کہا اے امیرالمومنین آپ پر کوئی خوف نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر قتل ہونا ہی خوف ہے تو پھر مجھے ابولولو نے قتل تو کر دیا ہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس نے آپ کو قتل کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو اچھا بدلہ دے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے کہا کہ —— تم شہادت کے بارے میں میرے ساتھ شک نہیں کر رہے ہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ آئندہ کیا گزرے گی۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ خلافت کے متعلق مجھ سے کوئی مواخذہ نہ کیا جائے۔ بلکہ میری نیکیاں میری برائیوں کا معاوضہ ہو جائیں ......

آپ کا سر آپ کے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے رخسار زمین پر رکھ دو۔ تیری ماں نہ ہو۔ اس نے رخسار کو زمین پر رکھ دیا پھر آپ نے کہا ——

الویل لعمر ولام عمر ان لم یغفر اللہ لعمر

عمر اور اس کی ماں کے لیے ہلاکت ہو۔ اگر عمر کو اللہ تعالیٰ نہ بخشے

پھر عبداللہ بن عباس کو بلایا۔ کیونکہ وہ آپ سے محبت رکھتے تھے۔ جب وہ آپ کے قریب آئے تو آپ نے کہا ——

"اے عباس کے بیٹے انی لا اظن ان لی ذنبا (میرا خیال ہے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا) مگر باہر دیکھ کہ لوگوں کا ابھی ہجوم تو نہیں ہے۔

ابن عباس چلے گئے۔ اس نے لوگوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج انہوں نے اپنے معماروں کو مفقود پایا ہے۔ ابن عباس نے واپس آکر آپ کو حالات سے آگاہ کیا تو آپ نے کہا کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے۔ کہا کہ ابولؤلؤ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے۔ ابن عباس نے کہا اس وقت میں نے آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے اور آپ نے کہا ——

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے اس شخص نے قتل کیا جو قیامت کے روز میرے ساتھ لا الہ الا اللہ کا جھگڑا نہیں کرے گا۔ (پھر کہا) اے عبداللہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تمام روئے زمین کی چیزیں اپنے خوف کے بدلے میں دے کر نجات پا جاؤں تو میرے لیے بہت بہتر ہو گا۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے! مجھے خطرہ ہے کہ میں اپنے لیے بھلائی دیکھ رہا ہوں؟"

ابن عباس نے کہا —— مگر یہی بات ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا نہیں فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے دین اور مسلمانوں کو جبکہ وہ مکہ میں خوف کے عالم میں تھے عزت دے۔ آپ کا اسلام لانا اسلام کے لیے باعث عزت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے دین کا اظہار کیا اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ کا ہجرت کرنا فتح کا باعث ہوا۔ آپ کسی جنگ سے غائب نہیں ہوئے۔ جس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریک تھے مشرکین سے جنگ کرنے کے وقت آپ ہر جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفات کے وقت آنحضرت نے فلاں فلاں بات آپ کے متعلق فرمائی۔ رسول اللہ انتقال کے وقت آپ سے راضی تھے۔

ثم ارتد الناس بعد رسول اللہ عن الاسلام
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال کے بعد لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے)

آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر خلیفہ کا ساتھ دیا اور اسلام پر قائم رہنے والوں کیساتھ مل کر اسلام سے روگردانی کرنے والوں سے جہاد کیا۔ لوگ اسلام میں خوشی ناخوشی سے داخل ہوئے۔ خلیفہ کا انتقال ہو گیا وہ بھی آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ بھلائی کے ساتھ لوگوں کے خلیفہ بنے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے شہروں کو فتح کیا۔ آپ کے ذریعے مال وصول ہوا۔ دشمنوں کا خاتمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے دین کو وسعت دی اور ان کا رزق وسیع کیا۔ آپ کا خاتمہ شہادت پر کیا یہ آپ کے لئے مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف کی بارش برسا دی۔

آپ نے کہا —— اے عبداللہ! کیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے اس بات کی گواہی دو گے؟
عبداللہ نے کہا —— ہاں۔
پھر آپ نے کہا کہ —— اے میرے خدا تیرا شکر ہے:

حضرت عمر کا چھ آدمیوں میں شوریٰ نامزد کرنا

تولیة عمر بن الخطاب الستة الشوریٰ وعهده الیهم

ان المهاجرین دخلوا علی عمر رضی اللہ عنه وهو فی البیت من جراحته تلك فقالوا یا امیر المؤمنین استخلف علینا قال واللہ لا احملكم حیاً ومیتاً ثم قال ان استخلف فقد استخلف من هو خیر منی یعنی ابوبکر وان ادع فقد ودع من هو خیر منی یعنی النبی علیه السلام فقالوا جزاك اللہ خیراً یا امیر المؤمنین فقال ماشاء اللہ راغباً وددت ان انجو منها لالی ولا علی فلما احس بالموت قال لابنه اذهب الی عائشة واقرئها منی السلام واستاذنها ان اقبر فی بیتها مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ومع ابی بکر فاتاها عبد اللہ بن عمر فاعلمها فقالت نعم وکرامة ثم قالت یابنی ابلغ عمر سلامی وقل له لا تدع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امة محمد بلا راع استخلف علیهم ولا تدعهم بعدک هملا فانی
اخشی علیهم الفتنة فاق عبدالله فاعلمه فقال ومن
تامرنی ان استخلف لو ادرکت ابا عبیده بن جراح باقیا استخلفته
وولیته فاذا قدمت علی ربی فسألنی وقال لی من ولیت علی
امة محمد قلت ای ربی سمعت عبدک ونبیک یقول ـــــ
لکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیده بن الجراح
ولو ادرکت معاذ بن جبل استخلفته فاذا قدمت علی ربی فسألنی
من ولیت علی امة محمد قلت ای ربی سمعت عبدک
ونبیک یقول ان معاذ بن جبل یاتی بین یدی العلماء یوم القیامة
ولو ادرکت خالد بن الولید لولیته فاذا قدمت علی ربی فسألنی
من ولیت علی امة محمد قلت ای ربی سمعت عبدک
ونبیک یقول خالد بن ولید سیف من سیوف الله سله علی
المشرکین. ولکنی سأستخلف النفر الذین توفی رسول الله وهو عنهم
راض فارسل الیهم فجمعهم وهم علی بن ابی طالب وعثمان بن
عفان وطلحة بن عبیدالله والزبیر ابن العوام وسعد بن ابی وقاص
وعبدالرحمن بن عوف رضوان الله علیهم وکان طلحة غائبا فقال
یا معشر المهاجرین الاولین انی نظرت فی امر الناس فلم اجد فیهم
شقاق ونفاق فان یکن بعدی شقاق ونفاق فهو فیکم
تشاوروا ثلاثة ایام فان جاءکم طلحة الی ذالک والا
فاعزم علیکم بالله ان لا تتفرقوا من الیوم الثالث حتی تستخلفوا
احدکم فان اشرتم بها الی طلحة فهو لها اهل ولیصل بکم
صهیب هذه الثلاثة ایام التی تتشاورون فیها فانه
رجل من الموالی لا ینازعکم امرکم واحضروا معکم من
شیوخ الانصار ولیس لهم من امرکم شیء واحضروا معکم الحسن
بن علی وعبدالله بن عباس فان لهما قرابة وارجو لکم
البرکة فی حضورهما ولیس لهما من امرکم شیء ویحضر ابنی
عبدالله مستشارا ولیس له من الامر شیء قالوا یا امیر المؤمنین
ان فیه للخلافة موضعا فاستخلفه فانا راضون به فقال
حسب آل الخطاب تحمل رجل منهم الخلافة لیس له من

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لا ترضى ثم قال يا عبد الله إياك ثم إياك لا تتلبس بها ثم قال
ان استقام امر خمسة منكم وخالف واحد فاضربوا عنقه وان
استقام اربعة واختلف اثنان فاضربوا اعناقهما وان استقام ثلاثة
وثلاثة فاحكموا الى ابي عبد الله فلأي الثلاثة قضى
فالخليفة منهم وفيهم فان ابى الثلاثة الاخرون ذلك فاضربوا
اعناقهم فقالوا قل فينا يا امير المؤمنين مقالة نستدل فيها برأيك
ونقتدي به فقال والله ما يمنعني ان استخلفك يا سعد الا شدتك
وغلظتك مع انك رجل حرب وما يمنعني منك يا عبد الرحمن
الا انك فرعون هذه الامة وما يمنعني منك يا زبير الا انك
مؤمن الرضا كافر الغضب وما يمنعني من طلحة الا نخوته وكبره
ولو وليها وضع خاتمه في اصبع امرأته وما يمنعني منك يا عثمان
الا عصبيتك وحبك قومك وما يمنعني منك يا علي الا حرصك
عليها وانك احرى القوم ان وليتها تقيم على الحق المبين
والصراط المستقيم اوصى الخليفة منكم بتقوى الله العظيم واحذره
مثل مضجعي هذا واخوفه يوما تبيض فيه وجوه وتسود وجوه
يوم تعرضون على الله لا تخفى منكم خافية ثم غشي عليه حتى
ظنوا انه قضى فجعلوا ينادونه ولا يفيق من اغمائه فقال
قائل ان كان شيء ينبهه فالصلاة فقالوا يا امير المؤمنين الصلاة
ففتح عينيه فقال الصلاة ها الله اذا ولا حظ في الاسلام لمن ترك
الصلاة فصلى وجرحه يثعب دما ثم التفت اليهم وقال
قد قومت بكم الطريق فلا تعوجوه ثم التفت الى علي بن
ابي طالب فقال لعل هؤلاء القوم يعرفون لك حقك وقرابتك و
شرفك من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وما اتاك الله
من العلم والفقه والدين فيستخلفونك فان وليت هذا الامر
فاتق الله يا علي فيه ولا تحمل احدا من بني هاشم على
رقاب الناس ثم التفت الى عثمان فقال يا عثمان لعل هؤلاء
القوم يعرفون لك صهرك من رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم وسنك وشرفك وسابقتك فيستخلفونك ان وليت
هذا الامر فلا تحمل احدا من بني امية على رقاب الناس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثم دعا صہیبا فقال یا صہیب صلِ بالناس ثلاثۃ ایام و یجتمع ھؤلاء النفر و یتشاورون بینھم اخرجوا عنی الیوم الفھم و اجمعھم علی الحق ولا تردھم علی اعقابھم وولی امر امۃ محمد خیرھم فخرجوا من عندہ وتوفی رحمہ اللہ تعالیٰ من یومہ ذالک و دفن و صلی علیہ صہیب۔

(راوی بیان کرتا ہے کہ) جب حضرت عمر کے پاس آئے جب کہ وہ زخم خوردہ اپنے مکان میں پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا اے امیرالمومنین ہم پر خلیفہ مقرر کرو۔ آپ نے کہا خدا کی قسم میں تمہارا بوجھ زندگی اور مرنے کے بعد بھی اٹھاؤں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر کہا اگر میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں تو بے شک اس نے جو مجھ سے بہتر تھا یعنی ابوبکر نے جانشین مقرر کیا تھا۔ اگر میں خلیفہ نہ مقرر کروں تو بیشک اس نے جو مجھ سے بہتر تھا یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے کہا خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے کہا کہ وہی ہوگا جو خدا چاہے گا۔ میری تو خواہش ہے کہ کاش میں اس خلافت میں نجات پاؤں یا وہ مجھ سے کوئی مواخذہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی مجھے اس کا کوئی اجر دیا جائے تو میں اس کو غنیمت سمجھوں گا۔ پس جس وقت عمر نے موت کو آتے ہوئے محسوس کیا تو اپنے بیٹے سے کہا کہ عائشہ کے پاس جاؤ انہیں میرا سلام کہو اور ان سے اجازت طلب کرو کہ میں ان کے گھر میں جناب رسولِ خدا اور ابوبکر کے پاس دفن کیا جاؤں۔ عبداللہ عائشہ کے پاس آئے اور حضرت کا پیغام پہنچایا تو جناب عائشہ نے کہا کہ بڑی خوشی سے پھر کہا میرا سلام عمر کو پہنچانا اور کہنا کہ امت محمدؐ کو بغیر محافظ کے مت چھوڑو ان پر اپنا جانشین مقرر کر دو۔ اپنے بعد انہیں بغیر نگہبان نہ چھوڑنا۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہیں فتنہ پیدا نہ ہو جائے۔

عبداللہ واپس آئے اور حضرت عمر کو پیغام پہنچایا۔ آپ نے کہا کہ عائشہ نے کس کے متعلق کہا ہے۔ اگر عبیدہؓ بن جراح زندہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ مقرر کرتا اور جب میں خدا کے پاس جاتا تو خدا مجھ سے پوچھتا تو میں جواب دیتا کہ اس شخص کے متعلق میں نے تیرے بندے اور رسولؐ کو کہتے ہوئے سنا تھا۔ ——— ہر امت کے لئے امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔

لے عبیدہ نے خلیفہ سازی میں بڑا کام کیا تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا اگر معاذ بن جبل زندہ ہوتے تو میں ان کو خلیفہ مقرر کرتا اور جب میں خدا کے پاس جاتا اور خدا مجھ سے پوچھتا کہ امت محمدؐ پر کس کو خلیفہ بنایا ہے تو میں عرض کرتا کہ میں نے اس کو خلیفہ بنایا ہے۔ جس کے متعلق میں نے تیرے بندے اور نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ——

"قیامت کے دن معاذ بن جبل علماء کے گروہ سے ہوگا"

یا اگر خالد بن ولید زندہ ہوتے تو میں ان کو خلیفہ مقرر کرتا اور جب میں خدا کے حضور حاضر ہوتا اور مجھ سے خلیفہ کے متعلق دریافت کیا جاتا تو میں جواب دیتا کہ میں نے اس کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ جس کے متعلق میں نے تیرے بندے اور نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ

"خالد بن ولید خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ جس کو خدا نے مشرکین کے اوپر کھینچا ہے"

اچھا اب میں ان اشخاص کو مقرر کرتا ہوں۔ جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحلت کے وقت خوش تھے۔ ان سب کو حضرت عمر نے بلایا وہ یہ ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبداللہ، زبیر بن عوام، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ طلحہ اس دن مدینہ میں موجود نہ تھے۔ حضرت عمر نے ان حضرات سے متوجہ ہو کر کہا —— "اے گروہ مہاجرین اولین میں نے لوگوں کے امور پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ان میں نفاق اور کینہ نہیں ہے۔ اگر میرے بعد ان میں نفاق اور دشمنی ہوئی تو یہ تمہاری وجہ سے ہوگی۔ تم آپس میں تین دن تک مشورہ کرنا اگر طلحہ بھی تمہارے پاس آجائے تو بہتر ورنہ تم خود ہی فیصلہ کر لینا۔ تیسرے دن تم اس وقت تک اپنی جگہ سے متفرق نہ ہونا۔ جب تک کہ تم خلیفہ مقرر نہ کر لو اگر تم نے طلحہ کا مشورہ لیا تو وہ اس کا اہل ہے اور ان تین یوم تک صہیب نماز پڑھائے گا کیونکہ وہ موالی میں سے ہے اور وہ تم سے خلافت کے معاملہ میں جھگڑا نہیں کرے گا تم انصار کے بڑے آدمیوں کو بھی بلا لینا۔ لیکن خلافت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور حسن بن علی علیہ السلام اور عبداللہ بن عباس کو بھی بلا لینا کیونکہ ان کو فضیلت قرابت حاصل ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان کی موجودگی میں تمہیں برکت ہوگی مگر ان دونوں کے لئے بھی خلافت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ میرے بیٹے عمر کو بھی بلا لینا اس کے لئے بھی خلافت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ عبداللہ کو خلافت کا حق پہنچتا ہے۔ اسی کو خلیفہ مقرر کر دو۔ ہم راضی ہیں۔ آپ نے کہا کہ آل خطاب کے لئے یہی کافی ہے کہ ان میں سے ایک شخص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلافت کے بوجھ گراں کو اٹھانے۔ عبداللہ بن عمر کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے پھر کہا
اے عبداللہ خبردار خلافت کیا تو اپنے تئیں خوش نہ کرنا۔ پھر ان اصحاب کی
طرف متوجہ ہو کر کہا ——— کہ اگر تم میں سے پانچ ایک شخص پر متفق ہو جائیں اور
چھٹا انکار کرے تو اسے فوراً قتل کر دینا اور اگر چار ایک شخص پر متفق ہو جائیں اور
دو انکار کریں تو ان کی گردن مار دینا اور اگر تین ایک شخص پر متفق ہو جائیں اور
تین مخالفت کریں تو پھر فیصلہ کرنے والا میرا بیٹا ہوگا۔ ان تینوں میں سے جس کو
چاہے خلیفہ مقرر کرے اور اگر وہ تین مخالف اشخاص مخالفت کریں تو انہیں قتل
کر دینا ——— پھر ان اشخاص نے کہا کہ اے امیر المومنین کوئی ایسی گفتگو کریں جو
ہماری رہنمائی کرے اور ہم اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس پر حضرت عمر نے کہا اے
سعد کسی چیز نے مجھے تم کو خلیفہ بنانے سے نہیں روکا۔ مگر اس بات نے کہ تو سخت
ہے اور تیری فطرت غلیظ ہے۔ حالانکہ تو مرد میدان ہے۔ اور اے عبدالرحمن مجھے
تجھے خلیفہ مقرر کرنے سے اس امر نے منع کیا کہ تو اس امت کا فرعون ہے اور
اے زبیر میں نے تجھے اس لئے خلیفہ نہیں مقرر کیا کہ تم جلدی راضی ہو جاتے ہو اور
فوراً ناراض۔ طلحہ کو اس لئے خلیفہ نہیں بنایا کہ اس میں نخوت اور غرور ہے مگر وہ حاکم
ہوگا تو حکومت کی انگوٹھی اپنی عورت کی انگلی میں پہنا دے گا اور اے عثمان تجھے اس نے
خلیفہ نہیں بنایا کہ تم میں قبیلہ کا تعصب اور اپنی قوم کی محبت ہے۔ اور اے علی آپ کو اس
لئے خلیفہ مقرر نہیں کیا کہ آپ کو خلافت کی خواہش ہے۔ ورنہ آپ سب سے زیادہ حق پر
چلنے والے ہیں اگر آپ کو حکومت مل جائے تو آپ اسے حق مبین اور صراط مستقیم پر
چلائیں گے۔ میں اس خلیفہ کو جو تم میں ہے عبداللہ سے مخفی کی وصیت کرتا ہوں اور
اسے موت کی تکلیف سے ڈراتا ہوں جس میں میں مبتلا ہوں اور اس دن کا بھی
خوف دلاتا ہوں جس روز مومنین کے چہرے سفید اور کافرین کے سیاہ ہوں گے
اور اس دن سے بھی ڈراتا ہوں جس دن تم اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور
تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ پھر آپ پر غشی کا ایسا دورہ پڑا کہ
انہوں نے خیال کیا کہ آپ انتقال کر گئے۔ آپ کو لوگ ہلاتے تھے آپ پر مسلسل
غشی طاری تھی۔ ایک شخص نے کہا اگر کوئی چیز آپ کو غشی سے بیدار کر سکتی ہے
تو وہ صرف نماز ہے۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین نماز کا وقت ہے۔ یہ سن
کر آپ نے آنکھیں کھول دیں کہا ———

"ہاں نماز پڑھتا ہوں۔ اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس
نے نماز کو ترک کیا"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا ——— میں نے تمہیں سیدھے راستے پر ڈال دیا ہے۔ اس سے نہ پھرنا۔ پھر حضرت علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا ——— اے علیؑ! یہ لوگ تمہارے حق اور قرابت رسولؐ سے آگاہ ہیں۔ آپ کی عظمت اور بزرگی سے یہ واقف ہیں۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و فقہ دین عنایت فرمایا ہے اس کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں اگر یہ آپ کو خلیفہ مقرر کر دیں تو آپ خدا سے ڈرتے رہنا اور بنو ہاشم میں سے کسی کو بھی لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کرنا۔ پھر عثمان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ ——— اے عثمان اگر یہ لوگ تمہاری دامادی رسولؐ[1]، تمہاری عمر اور تمہاری شرافت کا خیال کر کے تم کو خلیفہ مقرر کر دیں تو تم بنو امیہ میں سے کسی کو بھی لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کرنا۔ پھر آپ نے صہیب کو بلا کر کہا ——— اے صہیب لوگوں کو تین دن تک نماز پڑھانا اور جب تک یہ لوگ جمع رہیں اور مشورہ کرتے رہیں تم میرے پاس سے چلے جاؤ نہ پلٹنے والے ان کو حق پر قائم رکھو ان کو الٹے پاؤں نہ پھیر۔ امت محمدؐ کی خلافت کا کام اس کے سپرد کرو جو ان میں سب سے بہتر ہو۔

وہ لوگ چلے گئے آپ اسی روز انتقال کر گئے آپ پر صہیب نے نماز جنازہ پڑھی اور آپ کو دفن کیا گیا۔)

شوریٰ اور بیعت عثمان بن عفان کا بیان

ذکر الشوریٰ وبیعة عثمان بن عفان

ثم بعد موت عمر اجتماع القوم فخلوا في بيت احدهم واحضروا عبد الله بن عباس والحسن بن علي وعبد الله بن عمر فتشاوروا ثلاثة ايام فلم يبرموا شيئاً فلما كان اليوم الثالث قال لهم عبد الرحمن بن عوف اتدرون اي يوم هذا؟ هذا اليوم عزمكم عليكم امراتكم او ما تعرض قال ان تولوني امركم واهب لكم نصيبي فيها واختار لكم من انفسكم قالوا اعطيناك الذي سالت فلما سلم القوم قال لهم عبد الرحمن اجعلوا امركم الى ثلاثة منكم فجعل الزبير امره الى علي وجعل طلحة امره الى عثمان بن عفان وجعل سعد امره الى عبد الرحمن بن

[1] حضرت عثمان داماد رسولؐ نہیں تھے۔ رسول اللہ کی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا تھا۔ جو حضرت علیؑ کی بیوی تھیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن عوف قال المسور بن مخرمة فقال لهم عبد الرحمن كونوا امكانكم
حتى آتيكم وخرج يتلقى الناس فى انقاب المدينة متلثما لا يعرفه
احد فما ترك احداً من المهاجرين والانصار وغيرهم من ضعفاء
الناس ورعاعهم الا سألهم واستشارهم اما اهل الرأى فأتاهم مستتراً
ويلقى غيرهم سائلا يقول من ترى الخليفة بعد عمر؟ فلم يلق احداً
يستشيره ولا يسأله الا ويقول عثمان فلما رأى اتفاق الناس
واجتماعهم على عثمان قال المسور جاءنى رضى الله عنه عشاء فوجدنى
نائما فخرجت اليه فقال الا اراك نائماً فوالله ما اكتحلت
عينى بنوم منذ هذه الثلاثة ادع لى فلانا وفلانا نفراً
من المهاجرين فدعوتهم فناجاهم فى المسجد طويلا ثم قاموا من
عنده على طمع ثم قال ادع لى عثمان فدعوته فناجاه طويلا
حتى فرق بينهما اذان صلاة الصبح فلما صلوا جميعهم فاخذ
كل واحد منهم العهد والميثاق لئن بايعتك لتقيمن كتاب الله
وسنة رسوله وسنة صاحبيك من قبلك فاعطاه كل واحد
منهم العهد والميثاق على ذلك وايضاً لئن بايعت غيرك لترضين
ولتسلمن وليكونن سيفك معى على من ابى فاعطوه ذلك من
عهودهم ومواثيقهم فلما تم ذلك اخذ بيد عثمان فقال له
عليك عهد الله وميثاقه لئن بايعتك لتقيمن لنا كتاب الله
وسنة رسوله وسنة صاحبيك وشرط عمر ان لا تجعل احداً من بنى
أمية على رقاب الناس فقال عثمان نعم ثم اخذ بيد على فقال
له ابايعك على شرط عمر ان لا تجعل احداً من بنى هاشم
على رقاب الناس فقال على عند ذلك مالك ولهذا اذا قطعتها
فى عنقى فان على الاجتهاد لامة محمد حيث علمت القوة
والامانة استعنت بها كان فى بنى هاشم او غيرهم قال عبد الرحمن
لا والله حتى تعطينى هذا الشرط قال على والله لا اعطيكه
ابداً فتركه فقاموا من عنده فخرج عبد الرحمن الى المسجد فجمع
الناس فتركه فقاموا من عنده فخرج عبد الرحمن الى المسجد
فجمع الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال انى نظرت فى
امر الناس فلم ارهم يعدلون بعثمان فلا تجعل يا على سبيلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

الیٰ نفسک فانہ الیک لا غیر ثم اخذ بید عثمان فبایعہ و
بایع الناس جمیعاً۔

"حضرت عمر کی وفات کے بعد اصحاب شوریٰ اپنے میں سے ایک کے گھر میں جمع ہوئے عبداللہ بن عباس، حضرت حسنؑ بن علیؑ اور عبداللہ بن عمر کو بلا لیا۔ تین یوم تک آپس میں مشورہ کرتے رہے مگر فیصلہ نہ کر سکے۔ جب تیسرا دن ہوا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ——— تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ آج کونسا دن ہے آج وہ دن ہے کہ جس کے متعلق عمر نے حکم دیا ہے کہ اس دن متفرق نہ ہونا جب تک کہ اپنے میں سے خلیفہ مقرر نہ کرلو۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ میں تمہارے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر تم مجھے اپنے اس کام کا مختار بنا دو تو میں اپنا وہ حق جو بقول عمر مجھے اس خلافت میں حاصل ہے۔ تمہارے حق میں چھوڑ دوں اور تم میں سے ایک کو خلیفہ مقرر کر دوں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کو اجازت ہے تو عبدالرحمٰن نے کہا تم کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہو۔ زبیر نے کہا میں حضرت علی علیہ السلام کو۔ طلحہ نے کہا عثمان کو اور سعد نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف کو بنانا چاہتا ہوں۔

مسور بن مخرمہ کہتا ہے کہ ——— پھر عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرے رہنا جب تک میں تمہارے پاس واپس نہ آجاؤں۔ یہ کہہ کر وہ باہر چلے گئے اور بھیس بدل کر تمام اطراف مدینہ میں لوگوں سے ملاقات کی اس طرح کہ انہیں کسی نے نہ پہچانا۔ انہوں نے انصار و مہاجرین اور دیگر اشخاص میں سے کسی کو نہ چھوڑا کہ جس سے امر خلافت کے بارے میں سوال نہ کیا ہو۔ جو لوگ اہل الرائے تھے ان سے مشورہ کرتے تھے۔ اور ان کے علاوہ جو اور لوگ تھے ان سے سوال کرتے تھے کہ عمر کے بعد کس کو خلیفہ چاہتے ہو۔ پس ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا۔ جس نے یہ کہا ہو کہ میں حضرت عثمان کو پسند نہیں کرتا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف نے دیکھا کہ تمام لوگوں کا عثمان پر اتفاق ہے (مسور کہتے ہیں کہ) تو وہ میرے پاس رات تمام آئے۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا۔ میں باہر آیا عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا تم سوئے ہوئے ہو۔ لیکن خدا کی قسم ان تین راتوں میں میری آنکھوں نے نیند نہیں دیکھی۔ میرے پاس مہاجرین میں سے فلاں فلاں شخص کو لاؤ۔ میں ان کو بلا لایا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے مسجد میں ان سے بہت دیر تک صلاح مشورہ کیا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو پھر حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر ان سے دیر تک بات چیت کی، حضرت علی علیہ السلام کا خیال تھا کہ مجھے خلیفہ بنائیں گے۔ پھر وہ ان سے اٹھ کر

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے اور مجھ سے کہا کہ عثمان کو بلا لاؤ۔ میں عثمان کو بلا لایا۔ ان سے بھی تخلیہ میں دیر تک بات چیت کی۔ یہاں تک کہ وہ بھی چلے گئے۔ پھر نماز صبح کا وقت ہوا۔

سب نے نماز صبح ادا کی پھر ان میں سے ہر ایک سے عہد و میثاق لیا کہ ——

اگر میں تمہاری بیعت کر لوں تو تم کتاب خدا، سنت رسول اللہ اور خلفاء سابقین کی سنت پر عمل کرو گے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان بن عفان کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ ——

تم خدا کو درمیان میں ضامن ڈال کر اقرار کرو کہ اگر میں تمہاری بیعت کر لوں تو تم کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور سنت خلفائے سابقین پر عمل کرو گے اور نیز عمر کی اس شرط کو بھی بجا لاؤ گے کہ بنو امیہ میں سے کسی کو بھی لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرو گے۔ —— عثمان نے فوراً عہد کر لیا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر

حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ——

میں آپ سے عمر کی اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ آپ بنو ہاشم میں سے کسی کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کریں گے؟

حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ —— اس سوال سے تمہاری کیا غرض ہے جب تم نے خلافت کو میری گردن میں ڈال دیا تو پھر امت کے امور کو بھی میرے اجتہاد پر چھوڑ دو۔ جس کو میں قوت دار پاؤں گا اور دیکھوں گا کہ اس سے امت محمدؐ کو مدد پہنچتی ہے۔ تو چاہے وہ بنی ہاشم میں سے ہو یا ان کے غیر میں سے کام لوں گا۔

عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہرگز آپ پر نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ —— خدا کی قسم میں تمہاری اس شرط کو کبھی بھی قبول نہیں کروں گا۔

عبدالرحمٰن نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اور دوسرے لوگ بھی وہاں سے چلے گئے۔ عبدالرحمٰن مسجد میں آئے لوگوں کو جمع کیا اور حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں نے لوگوں کے امر پر نظر ڈالی پس سب کو میں نے عثمان کی طرف مائل پایا۔ اب اے علیؑ آپ اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالنا ورنہ یہ تلوار ہے۔ پھر عثمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کی بیعت کر لی اور تمام لوگوں نے بھی اس کی بیعت کر لی۔

عثمان خلافت کے پہلے چھ سالوں میں عمر بن خطاب سے زیادہ لوگوں کے محبوب تھے کیونکہ عمر سخت آدمی تھے اور آپ نے قریش کو خوب کس کر رکھا تھا۔ آپ کی بزرگی اور جلالت کی وجہ سے کوئی شخص بھی آپ سے دنیاوی فائدہ حاصل نہ کر سکا۔ جب عثمان بنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو آپ نرم دل آدمی تھے۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ میں عثمان کے پاس اس وقت گیا۔ جب کہ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ اس وقت میری جوانی کا آغاز تھا۔ میں نے کسی مرد اور عورت کو آپ سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا۔ میں آپ کو کہتے ہوئے سنا کہ ——

"اے لوگو! صبح صبح آنا اور اپنے عطیات لے جانا۔ وہ کافی مقدار میں تمہیں ملیں گے اور صبح کپڑے پہنے آنا۔ اور وہ کافی مقدار میں تمہیں مل گئے"

خدا کی قسم میں نے ان دونوں کانوں سے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ ——

"اے گروہ مسلمین! صبح گھی اور شہد لینے آنا۔ جب وہ آتے تو ان میں گھی اور شہد تقسیم کرتے تھے۔ —— پھر کہا اے گروہ مسلمین! صبح آنا اور خوشبو لے جانا۔ جب وہ آتے تو ان میں مشک عنبر وغیرہ تقسیم کرتے۔"

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کوئی نہیں کرتا تھا۔ عطیات برابر تقسیم کئے جاتے تھے لوگوں کے ساتھ بھلائی کی جاتی تھی۔ مومن جہاں کہیں بھی تھا۔ وہ اپنے مومن بھائی سے نہیں ڈرتا تھا۔ بلکہ اس کا دوست اور مددگار ہوتا تھا۔ مال کافی مقدار میں تھا۔ حتیٰ کہ لونڈی اپنے وزن کے برابر چاندی کے عوض فروخت ہوتی تھی۔ گھوڑا دس ہزار دینار میں، اونٹ ایک ہزار دینار میں اور انگور ایک ہزار درہم میں فروخت ہوتی تھی۔ اس کے بعد لوگوں نے دولت کے نشے میں آپ کے امور میں عیب نکالنے شروع کر دیے۔ ابن عمر کہا کرتے تھے۔ کہ جن امور میں عثمان کی عیب جوئی کی گئی ہے۔ اگر وہی کام عمر کرتے تو لوگ ہرگز عیب نہ نکالتے تھے۔

لوگوں کا حضرت عثمان کی بیعت سے انکار کرنا

جب لوگ عثمان بن عفان کے خلاف ہو گئے تو آپ منبر پر گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہنے لگے کہ ——

"ہر شے کے لئے آفت ہوتی ہے۔ اور ہر نعمت کے لئے تباہی ہوتی ہے۔ اس دین اور قوم کی تباہی اور بربادی یہ ہے کہ اس میں ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو عیب جوئی اور طعنہ زنی کرتا ہے۔ وہ لوگ تمہارے سامنے تو وہ باتیں بیان کرتے ہیں جن کو تم پسند کرتے ہو اور جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ انہیں تم سے چھپاتے ہیں

اما واللہ یا معشر المھاجرین والانصار لقد عبتم علی اشیاء نقمتم امورا اقررتم لابن الخطاب مثلھا ولکنہ وقمعکم ولم یجتری احد یملأ بصرہ منہ ولا یشیر بطرفہ الیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے گروہ مہاجرین و انصار! تم عمر بن خطاب کی جن باتوں کو تسلیم کرتے تھے۔ انہیں باتوں کے لئے میرے واسطے عیب لگاتے ہو اور مجھے مورد ملامت قرار دیتے ہو۔ اس نے تم لوگوں کو دبا کر رکھا تھا۔ تم میں سے کسی شخص کو جرأت نہ تھی کہ اس کی کسی بات کی کھلم کھلا یا اشارے کنائے سے مخالفت کرے۔ ابن خطاب کے مقابلہ میں میری قوم اور میرے مددگار زیادہ ہیں۔ کیا تم اپنے حقوق کو مفقود پاتے ہو۔ میں اپنی صواب دید کے مطابق تم سے نیکی کروں گا۔ اگرچہ امت کے عہدے چھینوں۔ خدا کی قسم جن باتوں کا تم مجھ پر عیب لگاتے ہو۔ میں ان سے جاہل نہیں ہوں۔ جو کام میں نے کئے ہیں انہیں خوب جانتا ہوں۔"

انہی حالات میں معاویہ بن ابی سفیان شام سے مدینہ آیا اور اصحاب رسولؐ کے پاس گیا۔ جن میں حضرت علی علیہ السلام، طلحہ بن عبداللہ، زبیر بن عوام، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور عمار بن یاسر موجود تھے۔ اس نے سب حضرات سے کہا کہ ———

"اے گروہ اصحاب میں تمہیں اپنے اس شیخ یعنی عثمان بن عفان کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔" ———

فواللہ لئن قتل بین اظہرکم لاملأنہا علیکم خیلاً و رجالاً

خدا کی قسم اگر یہ تمہاری موجودگی میں قتل کر دیئے گئے تو میں مدینے کو گھوڑوں اور مردوں سے بھر دوں گا۔

پھر معاویہ عمار بن یاسر کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ ———

یا عمار ان بالشام مائۃ الف فارس کل یاخذ العطاء مع مثلہم من ابنائہم وعبدانہم لا یعرفون علیاً ولا قرابتہ ولا عماراً ولا سابقتہ ولا الزبیر ولا صحابتہ ولا طلحۃ ولا ہجرتہ ولا یہابون ابن عوف ولا مالہ ولا یتقون سعداً ولا دعوتہ فایاک یا عمار ان تقعد غداً فی فتنۃ تنجلی فیقال ہذا قاتل عثمان وہذا قاتل علی۔

"اے عمار! شام میں ایک لاکھ اسپ سوار فوج موجود ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو مع اس کی اولاد اور غلاموں کے حکومت کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ علی علیہ السلام کون ہیں اور ان کی رسول اللہ سے کیا رشتہ داری ہے اور نہ وہ عمار اور ان کی سبقت اسلام کو جانتے ہیں اور نہ زبیر اور اس کی صحابیت کو جانتے ہیں اور نہ طلحہ اور اس کی ہجرت کو جانتے ہیں اور نہ ابن عوف اور اس کے مال سے ڈرتے ہیں اور نہ سعد اور اس کی دعوت کی انہیں پرواہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لئے ہمارا آپ کو خاص طور پر آنے والے فتنے سے بچنا چاہئے کہ جب کہا جائے کہ یہ
قاتل عثمان ہے اور یہ قاتل علی علیہ السلام ہے۔

ثم اقبل علی ابن عباس انا کنا وایاکم فی زمان لا نرجو فیہ ثوابا
ولا نخاف عقابا وکنا اکثر منکم فواللہ ما ظلمناکم ولا قھرناکم
ولا اخرجناکم عن مقام تقدمناہ حتی بعث اللہ رسولہ منکم
فسبق الیہ صاحبکم فواللہ ما زال یکرہ شرکنا ویتغافل بہ
عنا حتی ولی الامر علینا وعلیکم ثم صار الامر الینا والیکم
فاخذ صاحبنا علی صاحبکم بسنہ ثم غیر فنطق ونطق علی
لسانہ فقد اوقد تم نارا لا تطفا بالماء فقال ابن عباس کنا
کما ذکرت حتی بعث اللہ رسولہ منا ومنکم ثم ولی الامر علینا
والیکم فاخذ صاحبکم علی صاحبنا لسنہ ولما ھو افضل
من سنہ فواللہ ما قلنا الا ما قال غیرنا ولا نطقنا الا بما
نطق بہ سوانا فترکتم الناس جانبا وصیرتمونا بین ان
اقمنا متھمین او نزعنا معتبین وصاحبنا من قد علمتم واللہ
لا یھجھج مجھجع الا رکبہ ولا یرد حوضا الا افرطہ وقد
اصبحت احب منک ما احببت واکرہ ما کرھت ولعلی لا
القاک الا فی خیر۔

ابن عباس ہم اور تم ایسے زمانے میں موجود ہیں کہ جس میں نہ تو ہم ثواب کی
خواہش کرتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں ہم تم سے تعداد میں
زیادہ ہیں مجھے خدا کی قسم ہم نے تم پر کبھی ظلم و جبر نہیں کیا۔ ہم نے تمہیں تمہارے
مرتبے سے نہیں گرایا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو مبعوث فرمایا۔ تمہارے
ساتھی نے اسلام لانے میں سبقت کی۔ خدا کی قسم اسلام میں ہماری شرکت
کو وہ ناپسند کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد خلافت کا مسئلہ ہمارے اور تمہارے
درمیان چھوڑ گئے، اپنی عمر کی وجہ سے ہمارے ساتھی نے تمہارے ساتھی سے
خلافت لے لی۔ اس کے بارے میں عیب جوئیوں سے کام لیا گیا۔ تم نے آگ
کو ایسا بھڑکایا کہ اب یہ پانی سے نہیں بجھے گی۔

ابن عباس نے کہا ——— یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسولؐ کو ہم میں اور تم میں مبعوث فرمایا۔ پھر ہم پر اور تم پر احکامات نافذ کرنے کے بعد
خلافت کو ہمارے اور تمہارے درمیان چھوڑ گئے، تمہارے ساتھی نے ہمارے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھی حضرت ابوبکرؓ سے خلافت کے اہل ہیں جب عمرؓ کے لحاظ سے افضل ٹھہرے
تو ہم نے ان کی بیعت کی جو بہت خیر کی بات تھی۔ ہم نے اس کے بارے میں وہی بات
کی جو خیر کی تھی تم نے اس کو جھٹلایا اور دین میں بدعت قرار دے دیا ہے
اور جو اس کا صاحب ہے وہ ہے جس کو تم جانتے ہو کہ خدا کی قسم جس کام کا ارادہ
کر لے اسے کر کے رہتا ہے اور میں اس چیز کو اچھا سمجھتا ہوں جس کو تم اچھا سمجھتے ہو
اور اس چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں جس کو تم مکروہ سمجھتے ہو۔ اگر تم حضرت علی علیہ السلام
سے ملو گے تو جھگڑنے کے ساتھ ملو گے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں مسجد کی طرف گیا۔ مسجد میں حضرت علی علیہ السلام
کے ساتھ بیٹھا جاتا تھا۔ جب میں نماز عصر پڑھ چکا۔ تو اس وقت عثمان کا ایلچی حضرت علی علیہ السلام
کو بلانے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ آؤ چلیں۔

جب وہ چلے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ یہ مجھے کیوں بلاتے ہیں۔ میں نے کہا بات چیت
کرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہماری
ملاقات طلحہ، زبیر، سعد اور چند مہاجرین سے ہوئی۔ جب ہم پہنچے تو وہاں عثمان اس حالت
میں تھے جیسا کہ انہوں نے دیکھا ہے ہم بیٹھ گئے۔ لوگ خاموش ہو کر ایک دوسرے
کی طرف دیکھنے لگے۔ عثمان نے معاویہ کی طرف رخ کر کے حمد و ثنا کے بعد کہا ——————

میرا ابھی جسم ساری موجود نہیں تھا اس لئے تم نے مجھے تکلیف دی
لیکن میں نے تمہیں کوئی سزا نہیں دی تم نے معاویہ کو کہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ
بات چیت کروں اسے جس طرح سے چاہے گفتگو کرے۔

سعد بن ابی وقاص نے کہا —————— یہ وقت نہیں ہے کہ معاویہ سے کچھ
کہا جائے یا وہ کچھ کہے۔ بات تو وہی ہے جو تم نے بیان کی اور ہم ان کے بارے
میں کیا کہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ —————— اے معاویہ بیان کرو۔ اس نے
حمد و ثنا کے بعد کہا ——————

اے گروہ مہاجرین اور اہل شوریٰ! میں بھی اس شخص کے بارے میں بات کرنا
چاہتا ہوں جو تم میں سے ہے۔ میں تم میں سے کسی کو شرکا ارادہ نہیں کرتا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد لوگوں نے مہاجرین میں سے ایک شخص
کی بیعت کر لی تھی۔ نبی علیہ السلام کو دفن کیا اور لوگوں نے اس حالت میں تمام
کاموں کا حل دیکھ لیا۔ جب ابوبکرؓ اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے تو انہوں
نے اپنے بعد ایک مہاجر کی بیعت کرنے کی وصیت کی۔ جب عمرؓ کی موت کا وقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریب آیا تو انہوں نے کسی شخص کو منتخب نہ کیا۔ بلکہ خلافت کی چھ اشخاص کے بارے میں وصیت کی جو سب کے سب مہاجر تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک شخص کو منتخب کر لیا۔ اور اس کی بیعت کی اور وہ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ کے بعد کیا ہونے والا ہے اور ان لوگوں کو کوئی شک و شبہ نہیں تھا۔
اے گروہ مہاجرین تمہیں عثمان کے بارے میں غلطی و تشنیع سے کام نہیں لینا چاہیے تم نے خود ہی تو اس کو خلیفہ بنایا ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— اے لخناء تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو خلافت اپنی ذات کے لیے چاہتا ہے۔ اے لخناء کے بیٹے تو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو گا۔

معاویہ نے کہا ——— اپنے ابن عم کی چچی کے حال پر رحم کرو کہ وہ بری عورتوں میں سے نہیں ہے ——— اے گروہ مہاجرین خلافت کے والی تو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلافت کا اہل اور وارث قرار دیا ہے۔ اور مکہ و مدینہ دونوں حق کے تلاش کرنے والوں کی جائے پناہ ہیں۔ مدینہ میں آنے والے گزشتہ لوگوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور دوسرے شہر ان دو شہروں کی طرف دیکھتے ہیں۔ اگر سابقین مضبوط ہوئے تو پھر تابعین بھی مضبوط رہیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر میں ایک ہاتھ کو دوسرے پر ماروں تو سابقین و تابعین کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے اور نہ یہ معزز شہر دوسرے شہروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یقیناً خلافت تم سے چھین لی جائے گی اور ملک تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس قدر حیثیت ہے۔ جس طرح ایک سفید دھبہ سیاہ بیل کے جسم پر ہوتا ہے۔
میں نے دیکھا ہے کہ تم بری طرح اپنے خلیفہ کی عیب جوئی کرتے ہو۔ یہ اس لیے ہے کہ تم خوب پیٹ بھر کر دل کھول کر کھاتے ہو تم اپنی عقل سے کام نہیں لے رہے ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ نصیحت کے تمام پہلو قبول کر لیے جائیں۔ بعض ناگزیر باتوں پر صبر بھی کرنا پڑتا ہے۔"

اس کے بعد جب لوگ چلے گئے۔ ابن عباس نے عثمان کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی۔ عثمان نے اس سے کہا: ———

"اے ابن عم، اے ابن خالہ! مجھے آپ کے بارے میں کوئی ایسی ناگوار بات معلوم نہ ہو۔ جو مجھے ناگوار گزرے اور اس کا مجھے جواب دینا پڑے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملائی ہے اگرچہ آپ کی عقل اس بات سے منع کرتی رہی۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی رائے سے آگاہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریں۔ تاکہ آپ کے اور میرے درمیان کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے کہا ——— اے امیر المومنین! آپ نے خیر و عافیت کے بجائے مصیبت میں اور فراخی کے بعد تنگ دستی میں ڈال ... خدا کی قسم میری یہ رائے ہے کہ تم اپنی عمر، منزلت اور سبقت فی الاسلام ... کرتے ہو ——— خدا کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ آپ وہ کام ... جو آپ نے کیا۔ حالانکہ آپ سے پہلے دو خلفاء نے بھی اس کام کو نہیں ... کا مطلب یہی ہے کہ اس کام کو چھوڑنا بہتر تھا۔ میرے خیال میں ان دونوں نے جس کام کو نہیں کیا تھا۔ آپ کو بھی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

جب ابن عباس چلے گئے تو عثمان نے معاویہ سے کہا کہ ———

"تم نے دیکھا کہ مہاجرین نے میرے بارے میں کس نخوت سے جواب ... ان کے دل میرے بارے میں صاف نہیں ہیں۔"

معاویہ نے کہا ——— میری رائے یہ ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں ان سب کی گردنیں اڑا دوں۔

عثمان ——— کن لوگوں کو قتل کرنا چاہتے ہو؟

معاویہ ——— حضرت علی علیہ السلام، طلحہ اور زبیر کو۔

عثمان ——— سبحان اللہ تم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر کسی جرم و خطا کے قتل کرنا چاہتے ہو!

معاویہ ——— آپ نے اگر انہیں قتل نہ کیا تو عنقریب یہ تمہیں قتل کر دیں گے۔

عثمان ——— میں امت رسول کا پہلا شخص نہیں بننا چاہتا۔ جس نے کسی کا بلا وجہ خون بہایا ہو۔

معاویہ ——— اگر یہ منظور نہیں تو پھر میری تین باتوں میں سے ایک منظور کر لو۔

عثمان ——— بتاؤ۔

معاویہ ——— میں چار ہزار شامی فوج کو مدینے مقرر کر دیتا ہوں۔ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کریں۔

عثمان ——— میں ان کی خوراک کا بندوبست کہاں سے کروں گا؟

معاویہ ——— بیت المال سے

عثمان ——— چار ہزار فوج صرف میری حفاظت کے لئے موجود رہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

معاویہ ——— پھر دوسری بات پر عمل کرو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عثمان ——— وہ کیا ہے؟

معاویہ ——— ان اشخاص کو یہاں نہ رہنے دو۔ انہیں جلاوطن کر دو اور انہیں کسی ایک شہر میں نہ رہنے دو۔ یہ ہمیشہ اونٹوں پر سوار رہیں اپنا گھوڑے ہانکتے رہیں۔ حتیٰ کہ یہ نمازیں بھی اونٹوں کی پشت پر ادا کریں۔

عثمان ——— سبحان اللہ! میں شیخین یعنی مہاجرین اور صحابہ کبار کو ان کے اہل و عیال کے جلاوطن کر سکتا ہوں؟ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔

معاویہ ——— میری تیسری بات یہ ہے کہ اگر آپ قتل کر دیئے جائیں تو مجھے آپ اپنے خون کا وارث قرار دیں۔ تاکہ میں آپ کا خون بہا لے سکوں۔

عثمان ——— ہاں! یہ خیر خواہی ہے۔ میرے خون کو رائیگاں نہ جانے دینا۔

پھر عثمان منبر پر تشریف لے گئے۔ اور حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باطل چیز سے ڈرو۔ باطل اللہ تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔ جو شخص باطل کرے اسے توبہ کرنی چاہیئے۔ جو غلطی کرے اسے توبہ کرنی چاہیئے۔ میں سب سے پہلے توبہ کرتا ہوں۔

خدا کی قسم اگر حق کی خاطر مجھے غلام بنا دیا جائے تو میں غلامی پسند کروں گا۔ میں اس غلام کی مانند ہوں گا کہ جب وہ کسی کی ملکیت ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ اور جب آزاد ہوتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے۔

پھر منبر سے اتر کر اپنی بیوی نائلہ بنت فرافصہ کے پاس مروان بن حکم کی معیت میں چلے گئے۔ مروان نے کہا ———

"اے امیر المومنین! میں کچھ کہوں یا خاموش رہوں؟"

نائلہ نے کہا ——— خاموش رہو۔ خدا کی قسم اگر تم نے کوئی مشورہ دیا تو امیر المومنین کو مصیبتوں میں پھنسا دو گے۔

عثمان نے نائلہ سے ناراض ہو کر کہا کہ تم خاموش رہو اور مروان سے کہا تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔

مروان نے کہا کہ ——— اگر آپ میری رائے پر عمل کرتے تو اس وقت عزت اور حفاظت سے ہوتے اور میں تمہارا ساتھ دیتا۔ آپ نے تو وہ باتیں کہی ہیں جو مناسب نہیں تھیں۔ اب تو پانی سر سے گزر گیا ہے۔ توبہ کو ترک کر دو اور غلطی کا اعتراف نہ کرو۔

---

[1] معاویہ اور مروان نے مسلمانوں میں اختلاف کا بیج بویا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگ عثمان کے خلاف ہو گئے

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تحریر لکھی جس میں ان تمام باتوں کا ذکر کیا۔ جن میں عثمان نے سنت رسولؐ اور شیخین کی مخالفت کی تھی اور اس بات کا بھی ذکر کیا کہ عثمان نے افریقہ کا خمس مروان کو بخش دیا ہے۔ جبکہ اس میں اللہ تعالٰی اس کے رسولؐ، قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کا حق ہے۔

عثمان کے اونچے محلات کا ذکر کیا۔ جن میں سے عمارت بیت المال سے بنے ہوئے تھے۔ نائلہ بنت فرافصہ کے محلوں کا ذکر بھی کیا۔ اس کے علاوہ جو آپ نے اپنے اہل و عیال اور اپنی لڑکیوں کے لئے جو گھر تعمیر کئے تھے ان کا ذکر بھی کیا۔

مروان نے مدینہ کے مال سے ذی خشب میں محلات بنا لئے۔ حالانکہ یہ مال اللہ تعالٰی اور اس کے رسولؐ کا تھا۔ عثمان نے اپنے اہل و عیال میں عہدے تقسیم کئے۔ بنا بریں نوجوان لونڈوں کو بڑے بڑے منصب عطا کئے حالانکہ انہیں صحبت رسولؐ کا شرف حاصل نہیں تھا اور نہ انہیں امور سلطنت چلانے کا کوئی تجربہ حاصل تھا۔

ولید بن عقبہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ جس نے وہاں کے لوگوں کو نشہ کی حالت میں صبح کی نماز کی چار رکعتیں پڑھا دیں۔ پھر ان سے کہا کہ اگر تم چاہو۔ تو ایک رکعت اور پڑھا دوں۔

عثمان نے مال مشترک سے کام لیا اور اس پر کوئی حد بندی نہ کی۔ مہاجرین و انصار کو کوئی عہدہ نہ دیا۔ نہ ان سے کوئی مشورہ لیا۔ اپنی رائے پر چلتے رہے۔ اور اصحاب رسولؐ کے مشوروں اور رائے کو بالکل نظر انداز کرتے رہے۔ مدینہ کے آس پاس چراگاہیں اور جاگیریں ان لوگوں کو عطا کریں۔ جو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے۔ نہ غزوات میں شامل ہوئے اور نہ ہی دفاعی سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے۔

عثمان نے بید سے سزا دینے کا سلسلہ ترک کر کے کوڑوں سے سزا دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے لوگوں کی پشت پر کوڑے لگائے۔ پہلے دونوں خلفاء نے بید اور درے کی سزا دی تھی۔

ان تمام شکایات کو تحریر کرنے کے بعد لوگوں نے فیصلہ کیا کہ شکایات کا یہ کاغذ عثمان کے ہاتھ میں پہنچا دیا جائے۔ خط دینے کے لئے دس آدمی تیار ہوئے۔ جن میں عمار یاسر اور مقداد بن اسود بھی موجود تھے۔

خط عمار کے پاس تھا۔ باقی افراد آہستہ آہستہ الگ ہو گئے۔ عمار اکیلے رہ گئے۔ آپ نے عثمان کے دروازے پر جا کر اندر جانے کی اجازت طلب کی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اجازت مل گئی ـــــ وہ سردی کا روز تھا۔ عمار عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے
آپ کے پاس مروان بن حکم بھی موجود تھا۔ اس کے علاوہ بنو امیہ کے چند افراد بھی موجود
تھے۔ جو کہ آپ کے رشتہ دار تھے۔

عمار نے عثمان کی خدمت میں وہ خط پیش کیا۔ آپ نے پڑھ کر کہا ـــــ
خط آپ نے تحریر کیا ہے؟
عمار نے کہا ـــــ ہاں میں نے تحریر کیا ہے۔
عثمان نے پوچھا ـــــ تمہارے ساتھ اور کون لوگ تھے؟
کہا چند لوگ تھے۔ جو آپ کے خوف سے کھسک گئے۔
عثمان نے پوچھا ـــــ وہ کون تھے؟
عمار نے کہا ـــــ میں ان کے نام نہیں بتاؤں گا۔
عثمان نے پوچھا ـــــ آپ کو میرے پاس آنے کی جرأت کیسے ہوئی؟
مروان نے کہا ـــــ اے امیر المومنین اس سیاہ غلام عمار نے آپ کے
خلاف لوگوں کو آمادہ کیا ہے۔ اگر آپ نے اس کو قتل کر دیا تو آپ نے ان تمام سازشیوں سے
بدلہ لے لیا۔ جن کا اس سازش میں ہاتھ ہے۔
عثمان نے حکم دیا کہ ـــــ عمار کو پیٹو۔
لوگوں نے اور عثمان نے آپ کو پیٹا اتنا مارا کہ آپ کا پیٹ پھٹ گیا۔ مار کی
تاب نہ لا کر آپ بے ہوش ہو گئے۔ گھسیٹ کر آپ کو خلیفہ کے دروازے پر پھینک دیا
گیا۔ رسول اکرم کی بیوی ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے حکم سے آپ کو ان کے گھر پہنچا دیا گیا۔
عمار چونکہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ اس لئے وہ عثمان سے ناراض ہو گئے۔ جب
ظہر کی نماز کے لئے باہر آئے تو ہشام بن ولید بن مغیرہ نے کہا ـــــ
"خدا کی قسم اگر عمار اس مرض پیٹ کی وجہ سے وفات پا گئے تو ضرور بالضرور
میں اس کے بدلے میں بنی امیہ کے ایک بڑے آدمی کو قتل کر دوں گا۔"
عثمان نے کہا ـــــ میں مارنے والے آدمیوں میں سے نہیں تھا۔
عثمان مسجد میں آئے تو وہاں حضرت علی علیہ السلام موجود تھے۔ اور آپ نے سخت
درد کی وجہ سے پٹی باندھ رکھی تھی۔ عثمان نے آپ سے کہا ـــــ
"اے ابو الحسن! یہ تو میں ہی جانتا ہوں کہ میں آپ کی زندگی چاہتا ہوں۔ یا
آپ کی موت کا خواہش مند ہوں۔ خدا کی قسم اگر آپ رحلت فرما گئے۔ تو میں یہ
نہیں چاہوں گا کہ میں زندہ رہوں اور خلافت کو کسی اور کے لئے چھوڑ جاؤں۔ کیونکہ
مجھے آپ جیسا اپنا جانشین نہیں ملے گا۔ اور اگر آپ زندہ رہ گئے تو میں اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرکش کو ضرور ختم کروں گا۔ جس نے آپ کو بہلا بنا رکھا ہے اور آپ کو اپنی جائے پناہ بنا رکھا ہے۔ کیونکہ آپ کے اور اس شخص (مروان) کے تعلقات بہت گہرے ہیں اس لئے میں اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا میری قدر آپ کے نزدیک ایسی ہے جیسی عاق شدہ فرزند کی باپ کے نزدیک اگر وہ مر جاتا ہے تو باپ رنجیدہ ہوتا ہے اور اگر وہ زندہ رہتا ہے تو اسے عاق رکھتا ہے۔ اگر اس نے صلح کی تو ہم صلح کریں گے اور اگر اس نے جنگ کی تو ہم جنگ کریں گے۔

آپ مجھے آسمان اور زمین کے درمیان معلق نہ رکھیں گے۔ اگر آپ نے مجھے قتل کر دیا تو آپ میرے جانشین نہیں ہو سکیں گے۔ اگر میں نے آپ کو قتل کر دیا تو میں کسی کو خلیفہ مقرر نہ کر سکوں گا۔ اس امت کا کام کسی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عثمان سے فرمایا کہ ——

تمہاری بات کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ لیکن میرے سر میں درد ہے اس لئے جواب دینے سے درگزر کرتا ہوں اور عبد صالح کے قول پر اکتفا کرتا ہوں:- فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون۔

مروان نے کہا —— خدا کی قسم ہم اپنے نیزوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور تلواریں توڑ دیں گے۔ تاکہ خلافت جو پیروں کی سیج ہے۔ اس شخص کے لئے بھی نہ ہو۔ جو ہمارے بعد اس پر قابض ہو۔

عثمان نے مروان سے کہا —— چپ رہو تم حضرت علیؑ سے جھگڑا کرنے والے کون ہو؟"

عمر عاص نے عثمان سے کہا —— آپ نے لوگوں کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔

عثمان نے کہا —— اے میرے مالک! میں سب سے پہلے توبہ کرتا ہوں

ایک انصاری نے عثمان سے کہا کہ —— مدینہ میں یہ لوگ کس مرض کی دوا ہیں جو عطیات تو وصول کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بالکل نہیں کرتے۔ اس مال میں سے تو صرف وہی شخص حصہ لے سکتا ہے۔ جس نے جہاد کیا ہو اور مال غنیمت لایا ہو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ اصحاب کا حق ہے۔

عثمان نے کہا —— میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ مدینے کے رہنے والو، جس شخص کا کوئی حق ہے وہ لے لے۔ مال والا اپنا مال اور کھیتی والا اپنی کھیتی لے لے۔ خدا کی قسم ہے یہ مال صرف اسی شخص کو ملے گا جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکے بعد گنا ہگار کو دوں گا:

انصاری نے کہا ——— آپ نے ولید بن عقبہ شرابی پر حد کیوں نہیں جاری کی!

عثمان نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ ——— آپ اپنے ابن عم پر حد جاری کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ ——— اٹھو اور اس پر حد قائم کرو۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کی کہ ——— آپ اس پر حد کیوں قائم کرتے ہیں۔ یہ کام کوئی اور کرے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— ایسا نہیں ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم عاجز اور بزدل ہو۔ پھر آپ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ اس پر حد قائم کرو۔ عبداللہ بن جعفر مارتے تھے اور حضرت علی علیہ السلام گنتے جاتے تھے جب چالیس کوڑے لگ گئے تو آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ ———

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ابوبکر نے شرابی پر چالیس کوڑے لگائے تھے۔ جب کہ عمر نے دو دو کر کے اسی کوڑوں کی سزا دی۔ ہر ایک سزا سنت قرار پائی:

عثمان کے گھر کا محاصرہ

لوگ عثمان کے بہت زیادہ مخالف ہو گئے ——— حضرت علی علیہ السلام نے عثمان سے فرمایا کہ تم علیحدگی میں مدینہ سے باہر کسی وادی میں چلے جاؤ۔ عثمان اس بات پر ناراض ہو گئے۔ حضرت علی علیہ السلام جب مدینہ سے باہر تشریف لے گئے تو لوگ اور بھی زیادہ عثمان کے خلاف ہو گئے۔ طلحہ اور زبیر حضرت علی علیہ السلام کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ اور لوگوں کو اپنے حلقہ اثر میں لانا چاہتے تھے۔ عثمان نے حضرت علی علیہ السلام کو خط لکھا کہ ———

"پانی سر سے گزر چکا ہے۔ معاملہ انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ لوگ میرے بارے میں بہت مشتعل ہو گئے ہیں۔ میرے قتل کے سوا کسی بات پر راضی نہیں ہوتے۔ مجھے وہ شخص قتل کرنا چاہتا ہے جو اپنا بچاؤ نہیں کر سکتا۔ کیا عجب ہے کہ شیر کو چھوٹا لومڑی کے پھاڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔ میرے پاس جلدی تشریف لائیے:

حویطب بن عبدالعزیٰ کا بیان ہے کہ ——— عثمان کے گھر کا محاصرہ سخت ہو گیا تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھے عثمان نے بھیجا اور کہا کہ حضرت علی علیہ السلام، طلحہ اور زبیر کے پاس جاؤ اور ان کو کہو کہ یہ کام آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو آپ کا مطلب ہے کہنے اسے کر گزرو۔

میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس گیا۔ آپ کے دروازے پر لوگوں کا ہجوم غفیر تھا۔ آپ کا دروازہ بند تھا۔ میں آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ وہاں سے لوٹ کر میں زبیر کے گھر گیا۔ آپ گھر میں موجود تھے۔ صحن میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ جس غرض کے لئے عثمان نے مجھے بھیجا تھا۔ میں نے وہ بات آپ کی خدمت میں کہہ دی۔

کہا اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کے بارے میں فیصلہ کیا ہے۔ کہا کیا تم حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھی گئے تھے!

میں نے کہا۔ ہاں گیا تھا۔ لیکن آپ تک میری رسائی نہ ہو سکی۔ وہاں سے میں طلحہ بن عبیداللہ کے پاس گیا۔ جو کچھ عثمان نے کہا تھا ہو بہو من و عن ان سے کہہ دیا۔

کہا ـــــ اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کے بارے میں فیصلہ کیا ہے۔ کیا تم لوگ علی علیہ السلام کے پاس گئے تھے۔ ہمیں ان کے بارے میں کچھ اشتباہ ہے۔

طلحہ نے اشتر کو دیکھا کہ بولا ہے۔ وہ بات کہہ دو جو عثمان نے کہی ہے۔ میں نے دیکھا۔ طلحہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اشتر نے کہا ـــــ تم لوگوں نے ہمیں بلایا تھا۔ اور تمہارا قاصد ہمارے پاس تمہارا خط لے کر آیا تھا۔ وہ اس وقت یہیں پاس موجود ہے۔ اشتر نے خط نکالا۔ جس میں یہ عبارت تحریر تھی۔ ـــــــــــ

مہاجرین اولین اور بقیہ شوریٰ کی طرف سے مصر میں موجود صحابہ و تابعین کے نام!

اما بعد ـــــ خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھن جانے سے قبل اس کا بندوبست کرو۔ کتاب خدا تبدیل کر دی گئی ہے۔ دونوں خلفاء کے احکام بدل دیئے گئے ہیں۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی قسم دیگر اصحاب رسول اور بقیہ شوریٰ سے کہتے ہیں کہ جو ہمارا خط پڑھے جلد ہمارے پاس آئے۔ اور حق کو ٹھیک ٹھیک دیدے اگر اللہ تعالیٰ اور یوم قیامت پر ایمان ہے تو ہمارے پاس آ جاؤ اور حق کو منہاج واضح پر قائم کرو۔ جس حالت میں تم کو نبی اور خلفاء نے چھوڑا ہے۔ ہمارے ملک حق پر لوگ غالب آ گئے۔ مال غنیمت پر قابض ہو گئے۔ ہمارے اور ہمارے لڑکے بیچ میں حائل ہو گئے۔ ہمارے نبی کے بعد خلافت نبی کی قسم مثالی تھی۔ جو باعث رحمت تھی۔ کیونکہ اس پر ظالم بادشاہ قابض ہو گئے ہیں۔ جو چیز پاتے ہیں۔ ہڑپ کر جاتے ہیں؛

کیا یہ تمہارا خط نہیں؟ ـــــ طلحہ رو پڑا۔ اشتر نے کہا۔ ـــــــ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب ہم یہاں آگئے تو تم سب جانتے ہو۔ جب تک ہم عثمان کو قتل نہیں کرلیں گے۔ اس وقت تک محاصرہ ترک نہیں کریں گے۔ یہ اشتر کے الفاظ تھے۔

پھر عثمان نے مکہ والوں کو خط لکھا اور ان سے مدد طلب کی۔ خط نافع بن ظریف حج کے موقع پر مکہ لے کر گیا۔ نافع عرفہ کے دن مکہ پہنچا۔ ابن عباس اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ کو عثمان نے بھیجا تھا۔ نافع نے ان پر خط کو پڑھا۔ جس میں یہ تحریر تھا۔

"اللہ کے بندے عثمان کا خط ان مسلمانوں کے نام جو حج کے موقع پر مکہ میں موجود ہیں میں یہ خط اس وقت لکھ رہا ہوں جب کہ اپنے گھر میں قید کیا جا چکا ہوں۔ گھر کے کنویں سے پانی پیتا ہوں قوت لایموت پر گزارا کرتا ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ خوراک ختم نہ ہو جائے اور میں بھوک سے مع متعلقین کے نہ مر جاؤں۔ میری توبہ قبول نہیں ہوتی اور میرا کوئی عذر قبول نہیں ہوتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میرا خط پہنچتے ہی میرے پاس آجائیں۔ میرے ساتھ انصاف کریں، مجھے ظلم اور باطل سے بچائیں۔"

اس کے بعد ابن عباس نے خطبہ دیا۔ عثمان کے بارے میں کچھ نہ کہا۔ شام والوں کی طرف عثمان نے عام طور پر، معاویہ اور اہل دمشق کی طرف خاص طور پر خط لکھا ———

"اما بعد! ——— میں ایک ایسی قوم میں محصور ہوں۔ جس میں عرصہ دراز سے رہتا ہوں۔ انہوں نے جلدی میرے بارے میں فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ یا تو مجھے بھاگ جانے پر مجبور کر کے اونٹ کے پالان پر سوار کر دیں۔ یا وہ چادر اتار کر جس کو میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے۔ یا قید کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں۔ جو شخص حکومت کرتا ہے فیصلہ کبھی ٹھیک کرتا ہے، کبھی غلط۔

فریاد ہے۔ فریاد ہے ——— میرے سوا تمہارا کوئی خلیفہ نہیں ہے۔ اے معاویہ جلدی میرے پاس آؤ۔ تمہارے تدارک میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میری مدد کے لئے نہیں آؤ گے۔"

محمد بن ابی بکر کا مصر کا گورنر مقرر ہونا

——— مصریوں کی ایک جماعت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے مصر کے عامل ابن ابی سرح کی زیادتیوں کی شکایت کی۔ آپ نے اس کے نام ایک تہدید آمیز خط لکھا اور اسے بے قاعدگیوں سے باز رہنے کو کہا۔ لیکن عامل مصر نے عثمان کے خط کی کوئی پرواہ نہ کی۔ جو لوگ اس کی شکایت خلیفہ کے پاس لائے تھے ان میں سے بعض کو مارا اور بعض کو قتل کرا دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سات سو مصریوں کی ایک جماعت عامل مصر کی شکایت کرنے کے لئے مدینہ روانہ ہوئی۔ مدینہ پہنچ کر مسجد رسولؐ میں قیام کیا۔ نمازوں کے اوقات میں اصحاب رسولؐ سے ابن ابی سرح کی دھاندلیوں کی شکایت کرتے تھے۔

طلحہ نے عثمان پر بڑی سخت نکتہ چینی کی۔

بی بی عائشہ نے کہلا بھیجا کہ ——— اصحاب رسولؐ جب تم سے ابن ابی سرح کے معزول کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو تم اس کو معزول کیوں نہیں کرتے، حالانکہ اس نے ان کا ایک آدمی بھی قتل کر دیا ہے۔ فریقین کے درمیان انصاف کیجئے۔

حضرت علی علیہ السلام عثمان کے پاس آئے اور کہا کہ ——— ان لوگوں کا مطالبہ ہے کہ موجودہ عامل کی بجائے دوسرا عامل مقرر کر دو۔ لوگوں سے انصاف سے کام لیجئے۔

عثمان نے کہا ——— تم کسی اور آدمی کو منتخب کر لو۔ میں اس کو تمہارا عامل مقرر کر دیتا ہوں۔

انہوں نے کہا ——— آپ محمد ابن ابی بکر کو مقرر کر دیں۔ عثمان نے محمد بن ابی بکر کے لئے مصر کی گورنری کا پروانہ تحریر کر دیا۔

محمد پروانہ گورنری لیکر مصر کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ مہاجرین و انصار محمد بن ابی بکر کے ساتھ اس غرض سے روانہ ہوئے کہ دیکھیں ابن ابی سرح اور مصریوں کے درمیان یہ قضیہ کس طرح سے طے ہوتا ہے۔

محمد اور اس کے ساتھی جب مدینہ سے تین روز کا فاصلہ طے کر چکے تو انہوں نے اچانک دیکھا کہ ایک حبشی غلام اونٹ دوڑاتا ہوا اس حالت میں جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یا تو یہ شخص کسی کی تلاش میں ہے یا کوئی اور شخص اس کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔

محمد کے ساتھیوں نے اسے پکڑ لیا اور پوچھا کہ تم کیوں گھبرائے ہوئے ہو؟ اور اونٹ کو بھی صحیح راستے پر نہیں رکھا ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا تم کسی کے طالب ہو یا پھر بھاگے جا رہے ہو۔

اس نے کہا ——— میں امیر المومنین کا غلام ہوں اور آپ نے مجھے عامل مصر کی طرف بھیجا ہے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ——— مصر کا عامل ہمارے پاس موجود ہے ——— اس نے کہا میں ان کو نہیں ملنا چاہتا۔

محمد کو اس شخص کے بارے میں کھٹکا لگ گیا۔ آپ نے ایک آدمی اس کی تلاش میں بھیجا جو اس کو ڈھونڈ کر لے آیا۔

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد نے اس سے پوچھا کہ —— تم کون ہو؟
کبھی وہ کہتا کہ میں مروان کا غلام ہوں اور کبھی کہتا امیر المومنین کا غلام ہوں۔ ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ عثمان کا غلام ہے۔

محمد —— تم کو عثمان نے کس کے پاس بھیجا ہے۔
غلام —— حاکم مصر کے پاس۔
محمد —— کیوں!
غلام —— خط پہنچانے کے لئے۔
محمد —— تمہارے پاس خط موجود ہے!
غلام —— نہیں۔

محمد کے ساتھیوں نے اس کی تلاشی لی۔ لیکن خط دستیاب نہ ہو سکا۔ اس کے پاس ایک سوکھی ہوئی مشک تھی۔ جس کے اندر کوئی چیز کھڑکھڑا رہی تھی۔ انہوں نے مشک کو ہلایا تاکہ جو چیز اس کے اندر ہے وہ باہر آ جائے۔ لیکن اس کوشش کے باوجود کوئی چیز نہ نکلی۔ آخرکار انہوں نے مشک کو پھاڑ دیا۔ جس سے ایک خط برآمد ہوا۔ جس کا عنوان یہ تھا۔ ——

من عثمان الی عبداللہ بن ابی سرح

یہ خط عثمان کی جانب سے عبداللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا ہے۔
محمد نے مہاجرین و انصار کو جمع کیا۔ اور ان کی موجودگی میں خط کو کھولا اور اس کو پڑھا جس میں تحریر تھا۔ ——

اذا اتاک محمد بن ابی بکر و فلان فاقتلہم وابطل کتابہم وقر علی عملک حتی یاتیک رائی

(جب تمہارے پاس محمد بن ابی بکر اور فلاں فلاں آدمی آئے تو ان سب کو قتل کر دینا اور جو خط لائے ہیں انہیں کو منسوخ کر دینا اور جب تک میرا دوسرا حکم نہ آ جائے اپنے کام کو جاری رکھو)

جب ان لوگوں نے خط کو پڑھا تو ان کے حواس باختہ ہو گئے اور وہ کانپ اٹھے محمد بن ابی بکر نے خط پر پھر ان لوگوں کی مہریں لگا کر بند کر دیا۔ ان میں سے ایک شخص کے سپرد کیا۔ مدینہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔

ان حضرات نے طلحہ و زبیر، حضرت علی علیہ السلام، سعد اور دیگر اصحاب رسولؐ کو جمع کیا خط کی مہریں ان کے سامنے توڑیں اور خط کے مضمون سے انہیں آگاہ کیا۔ غلام کا قصہ بھی سنایا مدینہ والے عثمان سے سخت ناراض ہو گئے۔

اس واقعہ کے بعد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ لوگوں نے عثمان کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھر کا محاصرہ اور گھراؤ کر لیا۔ آپ پر پانی بند کر دیا۔ اور آپ کے ساتھ جو لوگ تھے ان کا باہر نکلنا بند کر دیا۔

مصریوں اور کوفیوں کا عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنا

مصری حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ——

"دشمن خدا کو نہیں دیکھتے۔ اس نے ہمارے بارے میں کیا لکھا ہے۔ ہمارے ساتھ عثمان کے پاس چلئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا خون بہانا حلال کر دیا ہے"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا —— میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔

انہوں نے کہا پھر آپ نے ہمارے پاس خط کیوں لکھا؟

آپ نے فرمایا —— خدا کی قسم میں نے ہرگز ہرگز تمہارے پاس خط نہیں لکھا۔

یہ سن کر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اشتر نخعی کوفہ سے ایک ہزار افراد اور ابن ابی حذیفہ مصر سے چار سو آدمی لیکر مدینہ پہنچ گئے کوفی اور مصری رات دن عثمان کے دروازے پر ڈیرہ ڈالے رہتے تھے۔

طلحہ ان کو عثمان کے خلاف برانگیختہ کرتا تھا۔ طلحہ نے کہا ——

تمہارے محاصرہ کا عثمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ ان کو خورد و نوش برابر پہنچ رہا ہے۔ یہ سن کر انہوں نے عثمان کا پانی بند کر دیا۔

عثمان کا مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر طلحہ اور اہل کوفہ وغیرہ سے خطاب کرنا

پانی کی بندش سے یہ عثمان اپنے مکان کی چھت پر تشریف لے گئے۔ طلحہ کو آواز دی طلحہ آگئے۔ آپ نے اس سے کہا ——

"تمہیں اس دن کا اچھی طرح علم ہے کہ رومہ کا کنواں فلاں یہودی کی ملکیت تھا۔ مسلمان اس سے پانی کا ایک قطرہ تک نہ لے سکتے تھے۔ میں نے اس کو چالیس ہزار روپے میں خرید لیا۔ میں اس میں عام مسلمانوں کے برابر پانی کا شریک تھا اپنے لئے کوئی زیادہ حصہ مقرر نہیں کیا تھا۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوشیدہ کر طلحہ نے اس کا اعتراف کیا۔

عثمان ——— میرا پانی کیوں بند کر دیا گیا؟ صرف میرے لیے کیوں حکم ہے!

طلحہ ——— لانک بدلت وغیرت کیونکہ تم نے دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدل دیا ہے اور تبدیل کر دیا ہے۔

عثمان ——— اے طلحہ! تمہیں اس بات کا علم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس بئر کو خرید کر مسجد میں شامل کر دے گا۔ اس کے لئے جنت واجب ہے۔ میں نے وہ کنواں بیس ہزار میں خرید کر مسجد میں شامل کر دیا تھا۔؟

طلحہ ——— ہاں یہ درست ہے۔

عثمان ——— تو کیا تم جانتے ہو کہ اس میں میرے سوا کسی اور کے لئے نماز پڑھنا منع ہے؟

طلحہ ——— نہیں۔

عثمان ——— یہ کیوں؟

طلحہ ——— لانک غیرت وبدلت آپ نے دین میں تغیر و تبدیلی پیدا کی ہے۔

پھر عثمان نیچے چلے گئے۔ حضرت علی علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ مجھ پر پانی بند کر دیا گیا ہے اور پانی طلب کیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے پانی سے بھری ہوئی مشکیں بھیجیں طلحہ نے پانی کو راستہ میں روک دیا اس بارے میں حضرت علی السلام اور طلحہ میں سخت کلامی ہوئی۔

اسی دوران میں کسی نے کہا ———

"معاویہ نے عثمان کی مدد کے لئے یزید بن اسید کی کمان میں شام کا چار ہزار کا لشکر بھیجا ہے۔ عثمان کے ساتھ جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ ورنہ اپنے گھروں میں چلے جاؤ"

عثمان کے گھر میں ایک سو آدمی موجود تھے۔ جو آپ کی مدد کر رہے تھے ان میں عبداللہ بن زبیر، مروان بن حکم، حضرت حسن بن علی علیہ السلام، عبداللہ بن سلام اور ابوہریرہ شامل تھے۔

انہوں نے لشکر شام کی آمد کی خبر سن کر عثمان کے دروازے پر آگ جلادی۔ جب گھر والوں نے آگ کو جلتے دیکھا تو لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے، عثمان نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا۔ ———

"میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگ میری وجہ سے آگ میں جل جائیں۔ گھر میں جو لوگ موجود تھے۔ سب سے کہا کہ میں اپنی بیعت تم پر سے اٹھاتا ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ میری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میرے کوئی قتل ہو جائے :

عثمان کے گھر میں جو لوگ تھے ان میں عبداللہ بن عمر بھی موجود تھا۔ اس نے کہا۔ اے امیرالمومنین! اگر یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں تو میں کس کا ساتھ دوں؟

عثمان —— جماعت کا ساتھ دینا۔

عبداللہ بن عمر —— اگر جماعت آپ پر قابو پالے تو۔

عثمان —— تب بھی جماعت کا ساتھ دینا

حضرت امام حسن علیہ السلام آئے اور کہا —— میرے بارے میں کیا حکم ہے میں آپ کے حکم کی ہر طرح تعمیل کروں گا۔

کہا —— میرے بھائی کے فرزند اس وقت تک گھر میں تشریف رکھئیے جب تک اللہ تعالیٰ میرے بارے میں فیصلہ نہیں کرتا۔

پھر ابوہریرہ تلوار لگائے ہوئے عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا —— اے امیرالمومنین! انہوں نے ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے اور ہمارے دروازے پر آگ لگا دی ہے۔ لہٰذا ان کیا تم سے لڑنا جائز ہے۔

عثمان نے کہا —— اے ابوہریرہ! میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ تلوار پھینک دو:

ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے تلوار پھینک دی۔ پھر مجھے پتہ نہیں کہ اس کو کون اٹھا کر لے گیا۔

مغیرہ بن شعبہ حاضر ہوئے اور کہا۔ ——

ان لوگوں نے آپ کے خلاف محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اگر جناب خیال کریں تو مکہ چلے جائیں۔ اگر شام جانا چاہتے ہیں تو میں دیوار سے سینا دکھا دیتا ہوں شام میں آپ کے معاویہ کے علاوہ مددگار موجود ہیں۔ اگر یہ نامنظور ہے تو بسم اللہ آپ خروج کریں۔ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ دیکھا جائے گا۔ فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔

عثمان نے کہا —— میں مکہ کبھی نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مکہ میں ایک قریشی دفن ہوگا۔ جس پر اس امت کے انسانوں اور جنات کے نصف کے برابر عذاب ہوگا۔ انشاء اللہ میں وہ آدمی نہیں بننا چاہتا۔ جہاں تک شام جانے کا تعلق ہے میں اس لئے نہیں جاؤں گا کہ مدینہ میری ہجرت کا گھر ہے۔ اور جوار قبر رسولؐ کا شرف حاصل ہے۔ میں دار ہجرت کو چھوڑ کر شام نہیں جاؤں گا۔ اور ان لوگوں سے اس لئے نہیں لڑوں گا کہ میں امت رسولؐ میں خون بہانے والا پہلا شخص نہیں بننا چاہتا۔ آج رات میں نے خواب میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاتھ اور پیر کاٹ دیا ہے۔ انہوں نے خط کی بات سن کر کہا۔ اچھا وقت جو ہمارے پاس پہنچ گئے ہیں کہ کسے سونپ دیں۔ جو شخص مستقل اس حالت پر پہنچ چکا ہے اس کو بیرے تحریر ہے کہ مسلمان پر چھا جانا چاہیے؟

انہوں نے کہا ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ لوگ آپ کو تکلیف نہ دیں۔ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے گھر کے کونے میں بیٹھ جائیں۔

حضرت علی علیہ السلام کو جب ان حالات کا علم ہوا تو آپ نے طلحہ، زبیر، سعد، عمار اور اصحاب رسول میں سے کچھ لوگ جو سب کے سب بدری تھے، بلائے۔ آپ ان کو ساتھ لے کر عثمان کے پاس گئے۔ خط کا غلام اور اونٹ بھی ان کے ساتھ تھا۔

علی علیہ السلام —— عثمان سے! کیا یہ غلام اور اونٹ آپ کا ہے؟

عثمان —— ہاں میرا ہے۔

علی علیہ السلام —— یہ خط آپ نے لکھا ہے؟

عثمان —— میں نے نہیں لکھا۔ خدا کی قسم میں نے نہیں لکھا۔ نہ میں نے حکم دیا ہے اور نہ مجھ کو اس کا علم ہے۔

علی علیہ السلام —— خط پر مہر آپ کی لگی ہوئی ہے؟

عثمان —— ہاں مہر میری لگی ہوئی ہے۔

علی علیہ السلام —— فکیف یخرج غلامک ببعیرک وکتاب علیہ خاتمک لا تعلم بہ؟

(یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارا غلام تمہارے اونٹ پر جائے اور اس کے پاس جو خط ہے اس پر بھی تمہاری مہر لگی ہوئی ہو۔ اور تم کو اس بات کا علم نہ ہو؟)

عثمان —— فحلف باللہ ما کتبت ہذا الکتاب ولا وجہت ولا امرت

(خدا کی قسم میں نے یہ خط نہیں لکھا۔ نہ کسی کو بھیجا اور نہ ہی حکم دیا ہے)

لوگوں کی عثمان کے بیان سے تسلی نہ ہوئی۔ انہوں نے یقین کیا کہ آپ نے جھوٹی قسم کھائی ہے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا ——

عثمان اس وقت تک بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ مروان کو ہمارے حوالے نہیں کر دیتے۔ اگر مروان کو ہمارے حوالے کر دیں تو ہم معلوم کر لیں گے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کاٹنے کا اور ان کو قتل کرنے کا حکم کس نے دیا ہے اور اگر عثمان نے خط لکھا ہے تو اس کو خلافت سے الگ کر دیں گے اور اگر مروان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے لکھا ہے تو اس سے پیش آئیں گے۔ اگر عثمان نے خود نہیں لکھا تو ان کو چاہیے کہ مروان کو ہمارے حوالے کر دے۔

عثمان نے مروان کو ان کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کو اس بات کا خوف تھا کہ یہ لوگ مروان کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ——— کہ ہمارا مطالبہ صرف یہی ہے کہ عثمان مروان کو ہمارے حوالے کر دیں ہم عثمان کو قتل کرنا نہیں چاہتے۔ آپ نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنی تلواریں لیکر عثمان کے دروازے پر جاؤ اور اس کی نگرانی کرو، کسی کو ان کے پاس نہ جانے دینا۔ طلحہ اور زبیر نے بھی مجبوری اپنے فرزندوں کو ان کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ تاکہ وہ عثمان کے پاس کسی کو نہ جانے دیں۔ انہوں نے عثمان سے التماس کی کہ وہ مروان کو ان کے حوالے کر دیں۔ عثمان مکان کی چھت پر چڑھے اور لوگوں سے کہا ———

"اے گروہ مسلمین! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ کیا تم اس بات کو نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں شخص کے گھر کا مطالبہ کیا تھا تاکہ اس کو مسجد میں شامل کر دیں اور مسجد مسلمانوں کے لئے وسیع ہو جائے۔ میں نے اپنے خاص مال سے اس گھر کو خرید کر مسجد میں شامل کر دیا تھا۔ آج تم اس مسجد میں مجھے نماز نہیں پڑھنے دیتے۔

اے مسلمانو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتے کہ رومہ کنوئیں کے پانی کی ایک مشک ایک درہم میں فروخت ہوتی تھی میں نے اس کو اپنے حلال مال سے خرید کر رفاہ عامہ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ میں بھی اس سے اسی قدر پانی لیتا تھا جس قدر اور مسلمان لیتے تھے۔ آج تم مجھے اس کا پانی نہیں پینے دیتے حالانکہ اس کو خریدنے والا میں ہوں۔

کیا میں اب کنوئیں کے پانی سے افطار کروں گا۔ تم نے میری غلطیوں کو پکڑا ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ تمہارا خیال ہو کہ میں نے دین میں کسی قسم کی تبدیلی کر دی ہے تو اس بارے میں دو مسلمان گواہ پیش کرو۔ ورنہ میں اس ذات کی قسم کھا کے کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے خط نہیں لکھا نہ لکھنے کا حکم دیا۔ مجھے اس بارے میں کسی قسم کا علم نہیں ہے۔ اے قوم!

یا قوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم ھود او قوم صالح۔

اگر تم نے مجھے قتل کیا تو آپس میں گتھ جاؤ گے۔ اے قوم مجھے قتل نہ کرو۔ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر دیں یعنی اس طرح!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ نافرمانی اور تفرقہ بازی سے بچو، اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرو، اس کے عذاب سے ڈرو، جس کام کو تم کرنا چاہتے ہو اگر اسے کر گزرے تو پھر کبھی بھی اسکے تدارک نہ کر سکو گے۔ دشمن تم پر مسلط ہو جائے گا۔ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ وہ مجھے کتاب خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں، جب میں ان پر حق پیش کرتا ہوں تو اس سے پھر جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے میرے بارے میں جلدی فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو خط لکھا کہ میرے ساتھ انہوں نے جو معاہدہ کیا تھا اس پر راضی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے معاہدے کی کس چیز کی خلاف ورزی کی ہے۔ انہوں نے حدود قائم کرنا، ترک شدہ مظالم اور انعامات کے مستحقین کے لئے واپسی کا مطالبہ کیا ہے میں نے یہ باتیں منظور کر لی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ عمرو بن عاص، عبداللہ بن قیس دونوں کی مانند صاحب قوت اور امانت کو مقرر کر دو۔ میں نے اس بات کی تکمیل کی لیکن انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ مجھے مسجد رسول میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جانے دیتے۔ یہ لوگ تین کاموں میں سے ایک کام کرنا چاہتے ہیں۔ جس شخص کو میری طرف سے کوئی گزند جان بوجھ کر یا نادانستہ پہنچائی ہے۔ اس کے عوض مجھے قید کر دیں یا خلافت سے الگ کر دیں۔ اور وہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ یا یہ لوگ لشکر اور دوسرے شہروں کے لوگ بھیجے رہیں اور میں ان کے مطالبات منظور کر لوں۔ اس وقت تم اس نے جمع ہو کر مجھے خلافت سے الگ کر دو، اور دوسرے شخص کو خلیفہ مقرر کر دو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر میری اطاعت فرض کی ہے۔ تم ان لوگوں کی اطاعت کرتے ہو اور میری بات نہیں سنتے۔

میں نے ان سے کہا کہ ——— اگر میں نے اپنے نفس کی پیروی کی ہے تو مجھ سے پہلے خلفاء نے بھی یہ کام کیا ہے۔ جو شخص زمام حکومت ہاتھ میں لیتا ہے وہ فیصلہ کبھی ٹھیک اور کبھی غلط بھی کرتا ہے۔ ان لوگوں کا یہ مطالبہ کہ میں خلافت چھوڑ دوں، یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ اگرچہ مجھے سولی پر ہی کیوں نہ لٹکا دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ———

"اے عثمان! میرے بعد عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی قمیص پہنائے گا۔ اگر منافق تم سے خلافت سے دست بردار ہونے کا مطالبہ کریں تو ہرگز دست بردار نہ ہونا۔ حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو۔"

پہلے تو انہوں نے خوشی خوشی میری خلافت قبول کی ہے۔ اس سے ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اصلاح امت مقصود تھی۔ تو اس سے دنیاوی مقصد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے تو صرف وہی ملے گا جو اللہ تعالٰی نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالٰی سے ڈرو، میں تم سے یہ پسند نہیں کرتا کہ تم اللہ تعالٰی کے عہد کو توڑ دو، میں تمہیں اللہ تعالٰی اور اسلام کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم حق کو کیوں نہیں پکڑتے اور میرے ذریعے حق کی پیروی کیوں نہیں کرتے۔

وما ابری نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی

(میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا کیونکہ وہ برائی کا حکم دینے والا ہے سوائے جس پر میرا رب رحم کرے)

اگر میں نے کچھ لوگوں کو سزا دی ہے تو اس سے میرا مقصد ان کی بھلائی تھا۔ میں اپنے ہر کام میں اللہ تعالٰی سے پناہ مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ تم اس بات کو جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

تین مقامات پر مسلمانوں کا خون بہانا جائز ہے

۱۔ —— اسلام سے پھر جائے۔

۲۔ —— شادی کے بعد زنا کرے (خدا کی قسم میں نے تو جاہلیت اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد زنا کیا ہے۔

۳۔ —— اگر کوئی قتل کرے تو اس کا قصاص لیا جائے۔

یہ سن کر ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ —— یہ صرف باتیں بنا رہے ہیں۔

دوسرے نے کہا —— اگر اس کی بات کو تم نے قبول کر لیا تو یہ تمہیں منہ در منحرف کر دیں گے۔

انہوں نے آپ کی بات کو نہ مانا اور تیر برسانے شروع کر دیئے۔ آپ سے ناروا سلوک کیا۔ عبداللہ ابن سلام بھی آپ کے گھر میں موجود تھا۔ وہ مکان کی چھت پر چڑھ کر کہنے لگا ——

اے عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنے والے انصار و مہاجرین! اللہ تعالٰی نے تمہیں اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا۔ عثمان کو قتل نہ کرو، خدا کی قسم عثمان کا حق تم پر اس طرح ہے۔ جس طرح بیٹے پر باپ کا حق۔ خدا کی قسم مدینہ کی دیواروں پر بارہ ہزار فرشتے موجود ہیں۔ اگر تم نے عثمان کو قتل کر دیا تو اللہ تعالٰی تم سے مزید ناراض ہو جائیگا اور اللہ تعالٰی کے فرشتے یہاں سے چلے جائیں گے۔ وہ عثمان کے قتل کا بدلہ ان لوگوں سے لیں گے۔ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ اور اصلاب و ارحام میں موجود ہیں۔ میں نے اس بات کو تورات میں دیکھا ہے جس کو اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام پر نازل کیا ہے۔ جس کو اللہ تعالٰی نے تمہارے لئے عبرانی اور عربی میں تحریر کیا ہے۔ تمہارے خلیفہ عثمان مظلوم اور شہید ہیں —— قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر آپ نے عثمان کو قتل کر دیا۔ تو اس کے بعد ملامت خوف کی وجہ سے ہو گی۔ ملامت کی طرف خدا پیچھے نہیں ہٹنے ہو گی۔ اس کے بعد ایسے وہ لوگ قتل ہوں گے جو ابھی مردوں کی پشتوں میں ہیں۔

انہوں نے کہا —— اے یہودی! اس نے تمہارے پیٹ کو بھر دیا ہے۔ اور تمہاری پشت پر کپڑے پہنائے ہیں تم ایسی باتیں کرتے ہو۔ خدا کی قسم اس بارے میں دو بکریاں سینگ نہیں ٹکرائیں گی۔ اور نہ ہی دو مرغے چونچ لڑائیں گے۔

کہا —— جہاں تک دو بکروں اور دو مرغوں کا تعلق ہے، یہ ٹھیک ہے لیکن اس معاملہ میں دو مینڈھے لڑیں گے۔

انہوں نے عبداللہ بن سلام کو تیر مار کر زخمی کر دیا۔ وہ عثمان کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ——

"ان کا گمان ہے کہ آپ نے میرے پیٹ کو بھرا ہے اور میری پشت پر کپڑے پہنائے ہیں۔ اے امیر المومنین میرے سلام ... اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے کتاب منزل میں آپ کا ذکر خلیفہ مظلوم شہید کے نام سے دیکھا ہے۔"

اس کے بعد چہار طرف سے عثمان پر تیروں کی بارش شروع ہو گئی۔ امام حسن علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ آپ کو ایک تیر لگا۔ آپ کا خون بہنے لگا۔ مروان گھر کے اندر تھا۔ اس کو بھی ایک تیر لگا۔ محمد بن طلحہ بھی خون آلودہ ہوا۔ حضرت علی علیہ السلام کے غلام قنبر بھی زخمی ہو گئے۔ محمد بن ابی بکر ڈرے کہ کہیں امام حسن علیہ السلام کی وجہ سے بنو ہاشم ناراض نہ ہو جائیں۔

حضرت عثمان کیونکر قتل ہوئے

—— جب امام حسن علیہ السلام تشریف لے گئے تو محمد بن ابی بکر نے دو آدمیوں کے ہاتھ کو پکڑ کر کہا کہ:

"اگر بنو ہاشم آ گئے اور انہوں نے امام حسن علیہ السلام کے چہرے پر خون کو دیکھا تو وہ لوگوں کو عثمان سے ہٹا دیں گے۔ تمہارا بنا بنایا کام خراب ہو جائے گا۔ اٹھو دیوار پر چڑھ جائیں اور بغیر کسی کی شرکت کے عثمان کو قتل کر دیں۔"

وہ خود اور ان کے ساتھی ایک انصاری کے گھر سے دیوار پھاند کر عثمان کے پاس پہنچ گئے۔ پر کسی کو علم نہیں کہ اس وقت عثمان کے پاس کون موجود تھا۔ ؟ لوگ عثمان کے پاس تھے۔ وہ مکان کی چھت پر تھے۔ ان کی بیوی ان کے پاس تھی۔

فدخل عليه محمد بن ابي بكر فصرعه على صدره واخذ بلحيته وقال يا نعثل ما اغنى عنك معاوية وما اغنى

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عنک ابن عامر و ابن ابی سرح فقال لہ عثمان لو رآنی ابوک رضی اللہ عنہ لبکانی ولساءہ مکانک منی فتراخت یدہ عنہ وخرج۔

(محمد بن ابی بکر عثمان کے پاس پہنچ گئے۔ ان کو گرا کر ان کے سینہ پر سوار ہو کر ڈاڑھی کو پکڑ لیا۔ کہا ——— اے نعثل! تمہیں معاویہ، ابن عامر اور ابن ابی سرح نے نہیں بچایا۔ عثمان نے کہا کہ اگر آپ کے باپ مجھے اس حالت میں دیکھتے تو ضرور بہت تعجب کا یہ فعل ان کو نہایت ناگوار معلوم ہوتا۔ محمد نے ہاتھ ڈھیلے کر دئیے اور باہر چلے گئے۔

عثمان نے پانی منگا کر وضو کیا۔ قرآن مجید منگوا کر اسے اپنی گود میں رکھا۔ تم لوگ اس کے نصیبوں کی موت کہو۔ ایک شخص داخل ہوا۔ جس کے ہاتھ میں چھری تھی۔ اس نے ہنسلی کے قریب اس کے شانہ کر زخمی لہولہان کر دیا۔ خون قرآن مجید پر گرا۔ ایک دوسرے شخص نے آ کر آپ کو ٹھوکر ماری ایک تیسرے شخص نے آ کر تلوار کے دستے سے آپ کو زخمی کیا۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ محمد بن ابی بکر ان لوگوں کے ساتھ داخل نہیں ہوئے تھے۔

عثمان کی عورتیں فریاد کرنے لگیں۔ آپ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے دئیے۔ آپ ہوش میں آ گئے۔ اسی اثنا میں محمد بن ابی بکر دوبارہ داخل ہوئے۔ کہا ———

اے نعثل! آپ نے دین میں تبدیلی اور بگاڑ پیدا کیا ہے۔

ایک مصری گھر کے اندر آیا۔ اس نے آپ کی ڈاڑھی کے بالوں کا ایک حصہ نوچ لیا۔ تلوار کو بلند کیا۔ لوگوں سے کہا۔ الگ ہو جاؤ۔ آپ نے ہاتھ سے روکی۔ اس نے آپ کا ہاتھ کاٹ دیا عثمان نے کہا ———

خدا کی قسم! یہ پہلا ہاتھ کاٹا گیا ہے جس نے قرآن کو لکھا۔

پھر ایک کوتاہ قامت، کبود چشم، چیچک زدہ، جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا آپ کے پاس آیا اور کہا ———

اے نعثل! تم کس دین پر ہو؟

آپ نے کہا ——— میں نعثل نہیں ہوں۔ میں عثمان بن عفان ہوں۔ میں ملت ابراہیم علیہ السلام پر ہوں۔ میں مشرک نہیں ہوں۔

اس نے کہا ——— جھوٹ بکتے ہو!

اس نے آپ کی بائیں کنپٹی پر لوہے کا گرز مارا۔ آپ فوت ہو کر شہید ہو گئے۔ خون کے بل گر پڑے۔ آپ کی زوجہ نائلہ بنت فرافصہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئیں۔ وہ موٹے جسم والی تھی۔

نعثل بڈھے بے وقوف کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صراح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی بیوی نائلہ نے اپنے آپ کو عثمان پر گرا دیا۔ ایک مصری اندر داخل ہوا۔ جس کے ہاتھ میں کھنچی ہوئی تلوار تھی اس نے کہا ــــــــ

"خدا کی قسم میں ان کا کام ضرور تمام کر دوں گا"

پھر ان کی بیوی ان پر گر پڑیں۔ اس کا دوپٹہ گر گیا۔ وہ عثمان تک نہ پہنچ سکا۔ اس نے نائلہ کے کاندھے اور سر کے درمیان تلوار لٹکا دی۔ نائلہ نے اپنے آپ کو تلوار پر گرا دیا۔ اس شخص نے ان کی انگلیاں کاٹ دیں۔ نائلہ نے عثمان کے غلام رباح کو آواز دی جس کے ہاتھ میں تلوار تھی کہ میری مدد کرو۔ حبشی نے تلوار مار کر اس کو قتل کر دیا۔

ایک دوسرا شخص داخل ہوا۔ اس نے تلوار کی دھار عثمان کے پیٹ پر رکھ دی۔ نائلہ نے تلوار کو پکڑا اس کی انگلیاں کٹ گئیں۔ تلوار عثمان کے پیٹ میں چلی گئی اور آپ کو قتل کر دیا گیا۔ آپ کی بیوی چیختی ہوئی باہر نکلیں۔ لوگ جہاں سے داخل ہوئے تھے نکل کر بھاگ گئے۔ افراتفری اور شور و غل کی وجہ سے اس کی آواز گھر والوں کے سوا کسی نے نہ سنا۔

چھت پر چڑھ گئیں اور لوگوں سے کہا ــــــــ

"امیر المومنین قتل کر دیئے گئے"

امام حسن و حسین علیہم السلام اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے اندر چلے گئے، عثمان کو قتل پایا۔ نائلہ اور مکان کے کونے میں تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو عثمان پر گرا دیا۔ اور روتے ہوئے باہر نکل گئے۔ لوگ اندر گئے تو انہوں نے آپ کو مقتول پایا۔

مدینہ والوں حضرت علی علیہ السلام طلحہ، زبیر اور سعد کو اس بات کا علم ہوا تو وہ اپنے گھروں سے نکل کر آئے لیکن ان کی عقلیں جواب دے چکی تھیں۔ عثمان کے پاس گئے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ انہوں نے اپنے آپ کو عثمان پر گرا دیا۔ منہ پر طمانچے مار کر فریاد کرتے تھے۔ علی علیہ السلام بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو اپنے دونوں فرزندوں سے فرمایا ــــــــ

"امیر المومنین کیونکر قتل ہوئے۔ حالانکہ تم دروازے پر موجود تھے"

امام حسن اور حسین علیہم السلام کو مارا۔ محمد بن طلحہ کو برا بھلا کہا۔ عبداللہ بن زبیر کو لعنت ملامت کی۔ جب حضرت علی علیہ السلام عثمان کے گھر سے نکلے تو آپ کی عقل سلب ہو چکی تھی۔ آپ کی کو میں رہا تھا کہ اللہ کیا ہو گا۔

طلحہ نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کہ ــــــــ آپ نے امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو کیوں مارا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ ــــــــ "امیر المومنین بغیر دلیل اور حجت کے قتل کر دیئے گئے ہیں"

طلحہ نے کہا ــــــــ اگر مروان کو حوالے کر دیتے تو قتل نہ ہوتے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام گھر میں تشریف لائے، دروازہ بند تھا۔

نائلہ نے عثمان کے قتل کی حقیقت معاویہ کو بتائی۔ کہ عثمان نے بچنے کے لئے قرآن مجید کو اپنی گود میں رکھا تھا۔ محمد بن ابی بکر نے کیا سلوک کیا، عثمان کی خون آلود قمیص معاویہ کو اور بالوں کا وہ گچھا بھی بھیجا جسے محمد بن ابی بکر نے داڑھی سے نوچ لیا تھا۔ بالوں کو قمیص میں ٹانک دیا تھا۔ نعمان بن بشیر کو بلوا کر معاویہ کے پاس قمیص دے کر بھیجا۔

جب یزید بن اسید معاویہ کا چار ہزار کا بھیجا ہوا لشکر لیکر مدینہ میں آیا تو اس وقت حضرت عثمان قتل ہو چکے تھے۔ وہ مع لشکر شام واپس چلا گیا۔ جب عثمان کو مقتول دیکھا تو مصری نادم اور شرمسار ہوئے۔ ان میں سے اکثر نے اس بات کو ناپسند کیا اور اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ گھر والوں نے جب عثمان کو مقتول پایا تو وہ لوگوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور انہیں گھر سے نکال دیا۔ دروازے پر لڑائی ہوتی رہی۔ مروان کو تلوار لگی۔ وہ گر پڑا۔

حضرت عثمان کا دفن ہونا

عبدالرحمن بن ازہر کا بیان ہے کہ ——

میں عثمان کے بارے میں الگ رہا۔ نہ میں آپ کے مخالف اور نہ ہی آپ کے موافق تھا۔ عثمان کے قتل کے بعد ایک رات میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ منذر بن زبیر میرے پاس آیا کہا کہ میرے بھائی آپ کو یاد کرتے ہیں میں گیا۔ کہا کہ ہم عثمان کو دفن کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

میں نے کہا کہ —— میں اس معاملے میں آزاد رہا ہوں میں شریک نہیں ہوتا۔ اور واپس چلا آیا۔ منذر کو جب جاتے ہوئے دیکھا۔ تو میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ وہ معہ ذیل حضرات گیا تھا۔

جبیر بن مطعم، ابوالجہم بن حذیفہ، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمن بن ابی بکر، اور عبداللہ بن زبیر —— ان حضرات نے عثمان کی لاش کو اٹھایا اور آپ کے دروازہ پر لاکر رکھ دیا۔ آپ کے سر سے ٹق ٹق کی آواز آرہی تھی۔ جب لاش جنازہ گاہ میں لائی گئی تو انصار نے کہا ——

"ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو"

ابوجہم نے کہا —— اگر آپ نماز جنازہ نہ پڑھنے دیں گے تو کوئی بات نہیں آپ کی نماز اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے پڑھی ہے:

انصار نے کہا —— اگر یہ بات ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو وہاں داخل کرے جہاں عثمان کو داخل کرے گا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوالجہم نے کہا ——— اللہ تعالیٰ میرا حشر عثمان کے ساتھ کرے۔
انصاری نے کہا ——— اللہ تعالیٰ تم کو شیاطین کے ساتھ محشور کرے گا۔
لوگوں نے ابوالجہم سے کہا ——— خاموش رہو
وہ خاموش ہوگیا۔ پھر انہوں نے لاش اٹھائی اور جلدی جلدی چل دیئے۔ کہ تختہ پر سر کے ٹکرانے کی آوازیں سن رہا تھا۔ انہوں نے لاش کو بقیع کے آخری کنارے پر رکھ دیا۔
جبلہ بن عمرو الساعدی الانصاری نے کہا ———
"اسے بقیع رسول اللہ میں دفن نہ کرو اور ہم تمہیں نماز جنازہ نہیں پڑھنے دیں گے۔"
ابوالجہم نے کہا ——— اگر تم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔ وہاں سے لاش کو اٹھا کر حش کوکب یہودیوں کا قبرستان لائے۔ عثمان کی لاش کے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کے ہاتھ میں چراغ تھا۔ جو ایک ڈبہ میں تھا۔ وہاں انہوں نے گڑھا کھودا۔ پھر آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ امامت کے فرائض جبیر بن مطعم نے انجام دیئے۔
پھر کپڑے میں اتار دیا۔ جب یہ منظر آپ کی لڑکی نے دیکھا تو چیخیں مارنے لگی۔
ابن زبیر نے کہا ——— اگر تم نے رونا بند نہ کیا تو تمہاری آنکھیں پھوڑ دوں گا۔
آپ کو دفن کیا۔ اینٹوں کی لحد بنائی۔ گڑھے کو مٹی سے بھر دیا۔

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
کی بیعت کس طرح ہوئی؟

عثمان کے قتل کے بعد لوگ مسجد میں جمع ہوئے۔ وہ عثمان کے قتل ہونے کی وجہ سے نادم اور شرمسار تھے۔ عام لوگوں کا نظریہ تھا کہ عثمان کو طلحہ اور زبیر نے قتل کرایا ہے۔ لوگوں نے دونوں سے مطالبہ کیا کہ تم عثمان کے قتل میں ملوث ہو۔ لہٰذا اپنی صفائی پیش کرو۔
طلحہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا۔
"ہم جو بات کل کہتے تھے۔ آج بھی کہیں گے۔ عثمان نے گناہ کو توبہ سے خلط ملط کر دیا۔ ہم ان کی خلافت کو ناپسند کرتے تھے۔ لیکن انہیں قتل کرنا نہیں چاہتے تھے۔ معاملہ طول پکڑ گیا۔
زبیر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا ———
اے لوگو! ——— اللہ تعالیٰ شوریٰ کو پسند کرتا ہے۔ مہاجرین نے اس میں مشورہ کیا ہے۔ اور حضرت علی علیہ السلام کو خلیفہ منتخب کیا ہے۔ آپ کی بیعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر دو —— جہاں تک عثمان کے قتل کا مسئلہ ہے اس بارے میں ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ چونکہ عثمان نے کچھ ایسے کام کئے ہیں۔ جن کی جوابدہی اللہ تعالیٰ سے جواب دہ ہوں گے؛

لوگ حضرت علی علیہ السلام کے گھر گئے۔ عرض کی ہاتھ بڑھائیے۔ تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔ امیر کا ہونا ضروری ہے آپ ہی امیر ہو سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا —— ایسا نہ کرو۔ خلافت اہل شوریٰ اور اہل بدر کا حق ہے۔ جس شخص پر اہل شوریٰ اور اہل بدر راضی ہوں گے وہ خلیفہ ہو گا۔ اکٹھے ہو کر اس بارے میں غور کرتے ہیں۔

آپ نے بیعت لینے سے انکار کر دیا۔ لوگ واپس چلے گئے۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے تھے۔ بعض نے کہا اگر عثمان کے قتل کی خبر دنیا میں پھیل جائے گی اور جب ان کو معلوم ہو گا کہ اب تک کوئی خلیفہ مقرر نہیں ہوا تو ہر طرف فساد اور بے چینی کی آگ پھیل جائے گی۔ واپس حضرت علی علیہ السلام کے پاس چلو اور آپ کو اس وقت تک نہ چھوڑو۔ کہ جب تک آپ بیعت نہ لے لیں۔

وہ واپس علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اشتر نخعی کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔ اشتر نے آپ سے خلافت کے متعلق عرض کی۔ کہ ہاتھ بڑھائیے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں آپ نے اس کو بھی وہی جواب دیا۔ جو لوگوں کو دیا تھا۔ —— اشتر نے کہا خدا کی قسم آپ ضرور بالضرور ہاتھ آگے بڑھائیں۔ ورنہ تیسری مرتبہ بھی خلافت ہاتھ سے نکل جائے گی۔ پھر ہمیشہ افسوس بہاتے رہو گے؛

اشتر بار بار اصرار کرتے رہے اور آپ کو فتنہ و فساد سے ڈراتے رہے۔ اور کہتے رہے کہ آپ کی مانند اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے ......

آپ نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اشتر اور ان کے ساتھیوں نے آپ کی بیعت کی۔ لوگ طلحہ کے پاس آئے اور کہا کہ بیعت کرو۔

اس نے کہا —— کس کی؟

لوگوں نے کہا —— علی علیہ السلام کی۔

طلحہ نے کہا —— اس مسئلہ پر شوریٰ میں غور ہو گا۔

لوگوں نے کہا —— چلو بیعت کرو۔ اس نے انکار کیا۔ لوگ اسے زبردستی علی علیہ السلام کے پاس لائے اس نے زبان سے بیعت کی ہاتھ سے نہیں۔

ابو ثور نے کہا کہ —— میں عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنے والوں میں سے تھا۔ میں نے نقاب لگائے ہوئے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نہ ہی دیکھتے، نہ ہی عثمان کے قتل کا حکم دیتے اور نہ منع فرماتے تھے۔ جب آپ کی بیعت کا مسئلہ پیش ہوا تو میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لوگ آپ کے پاس آتے اور بیعت کرتے۔ پھر آپ بنو مازن کے باغ میں تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ کو مجبور کی پناہ لینے پر مجبور کیا۔ لوگ بڑھے اور وہ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئے۔ میں نے اُن لوگوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھ آپ کے ہاتھ پر ملا رہے تھے۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر جلوہ فگن ہوئے۔ طلحہ نے منبر پر چڑھ کر سب سے پہلے آپ کی بیعت کی۔ اس کے ہاتھ کی انگلیاں شل تھیں۔ آپ نے اس سے بد شگونی لی اور فرمایا کہ بیعت توڑ دے گا۔ زبیر سعد اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی بیعت کی۔

آپ منبر سے نیچے تشریف لائے۔ لوگوں کو بلا کر حکم دیا کہ مروان کو تلاش کرو۔ مروان بھاگ گیا۔ بنو امیہ اور ابن ابی معیط کے لوگوں کو طلب فرمایا۔ وہ بھی بھاگ گئے۔ —— بی بی عائشہ رمتی ہوئی باہر نکل آئیں اور کہتی تھیں کہ عثمان قتل ہو گئے۔ تو عمار نے آپ سے کہا کہ —— کل تو تم لوگوں کو عثمان کے قتل پر اکساتی تھیں اور آج روتی ہو۔

حضرت علی علیہ السلام عثمان کی بیوی کے پاس گئے اور پوچھا، عثمان کو کس نے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا مجھے علم نہیں۔ میں لوگوں کو چہروں سے شناخت کر سکتی ہوں۔ آپ محمد بن ابی بکر کے ساتھ تھے۔ آپ نے محمد کو بلا کر پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ سچ کہتی ہے۔ میں عثمان کو قتل کرنے گیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے میرے باپ کا ذکر کیا۔ تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ میں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ آپ کو پکڑا بھی نہیں۔

عثمان کی بیوی نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔ لوگوں کو اندر یہی لائے تھے۔

جب طلحہ عائشہ سے ملا تو عائشہ نے پوچھا لوگوں نے کیا کیا؟ —— کہا عثمان کو قتل کیا۔ پھر پوچھا اور کیا کیا؟

کہا —— لوگوں نے علی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔ وہ میرے پاس آئے۔ مجھے مجبور و لاچار کیا۔ اس حالت میں، میں نے بھی بیعت کر لی ہے۔

قالت وما یتولی علیؓ رقابنا لا ادخل المدینۃ ولعلیؓ فیھا سلطان فرجعت (انہوں نے کہا حضرت علی علیہ السلام کو ہماری گردنوں پر سوار ہونے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ جب تک علی علیہ السلام کی حکومت ہے میں مدینہ ہرگز نہیں جاؤں گی اور واپس چلی گئیں۔

زبیر عثمان کے قتل کے وقت مدینہ میں موجود نہیں تھے۔ جس روز عثمان قتل ہوئے عمر بن عاص فلسطین میں تھے۔ انہوں نے مدینے سے آتے ہوئے ایک سوار کو دیکھا۔ اس سے پوچھا کیا خبر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ عثمان محصور ہو گئے ہیں۔ کئی روز کے بعد ایک اور سوار دکھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیا۔ پوچھا کیا خبر ہے۔ کہا عثمان قتل کر دیئے گئے۔ پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے! کہا علی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔ کہا حضرت علی علیہ السلام نے قاتلان عثمان کے بارے میں کیا کہا ہے؟

کہا ولید بن عقبہ گیا تھا۔ اس نے عثمان کے قتل کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ نہ میں نے عثمان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ منع کیا ہے۔ میں نہ اس سے خوش ہوں اور نہ اس کو بُرا سمجھتا ہوں۔

کہا قاتلان عثمان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے؟

کہا۔ ان کو پناہ دی گئی ہے۔

مروان نے کہا —— کہ اگر آپ نے عثمان کو قتل نہیں کیا تو پھر خلیفہ کیوں بن گئے ہو۔ اگر عثمان کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تو قاتلان عثمان کو پناہ کیوں دی ہے؟

عمرو عاص نے کہا —— ابوالحسن نے کام غلط ملط کر دیا ہے۔

عمرو عاص نے سعد بن ابی وقاص کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ عثمان کو قتل کرنے والے کون ہیں۔ سعد نے جواب میں لکھا کہ ——

"عثمان اس تلوار سے قتل ہوئے۔ جس کو بی بی عائشہ نے نکالا۔ طلحہ نے تیز کیا اور علی علیہ السلام نے زہر دیا۔ زبیر خاموش رہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ ہم آزاد ہے۔ اگر ہم چاہتے تو ان کو بچا سکتے تھے۔ چونکہ عثمان نے دین میں تبدیلی کی تھی۔ نیکی اور بدی کو مکروہ کیا تھا۔ ان نے ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اگر ہم نے اچھا کیا تو ٹھیک ہے۔ ورنہ ہم اللہ تعالےٰ سے توبہ کرتے ہیں۔ زبیر گھر والوں کی وجہ سے مجبور تھا۔ اگر طلحہ کا بس چلتا تو خلافت کے لالچ میں آپ کا پیٹ چاک کر دیتا"

ابن عباس مکہ میں تھے۔ جب مدینہ میں آئے تو لوگ علی علیہ السلام کی بیعت کر چکے تھے۔ ابن عباس نے کہا: ——

"مغیرہ بن شعبہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا۔ میں بھی بیٹھا رہا جب مغیرہ چلا گیا۔ پھر حضرت کی خدمت میں آیا۔ آپس میں بات چیت ہوئی۔ میں نے دریافت کیا کہ مغیرہ نے ابھی ابھی آپ سے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے قبل یہ کہہ چکا ہے کہ میں عبداللہ بن عامر کو بصرہ اور معاویہ کو شام کا گورنر بحال رکھوں فساد ختم ہو گا اور لوگ مطمئن ہوں گے۔ لیکن اب یہ کہتا ہے کہ میری رائے پر عمل نہ کریں کیونکہ وہ درست نہیں ہے۔ عثمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچایا ہے۔ یہ دونوں آسانی سے اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

ابن عباس نے کہا —— پہلی مرتبہ مشورہ دیا ہے اور دوسری مرتبہ دھوکا کیا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علی علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ میں نے تمہیں شام کا گورنر مقرر کیا ہے۔ وہاں چلے جاؤ۔ ابن عباس نے کہا میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ آپ جانتے ہیں کہ معاویہ میرا ابن عم ہے۔ میرے کام میں مخل ہوگا۔ مجھے اس سے اطمینان نہیں۔ اگر اس کا بس چلا تو مجھے عثمان کے بدلے میں قتل کر دے گا۔ اور اگر قتل نہ کر سکا تو کم از کم قید کرا دے گا۔ اور میرے خلاف ہو جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ آپ معاویہ کے پاس خط لکھیں۔ اس پر احسان کریں اور گورنری کا وعدہ کریں۔ جب آپ کی خلافت مستحکم ہو جائے گی تو پھر مجھے بھیج دینا۔ تمام اسلامی سلطنت میں آپ نے اپنی بیعت کا اعلان کیا۔ اہل شام کے سوا باقی تمام نے آپ کی بیعت کر لی۔

آپ نے مغیرہ بن شعبہ کو بلا کر کہا میں تمہیں شام کی گورنری دیتا ہوں۔ تم وہاں چلے جاؤ۔

مغیرہ نے کہا —— آپ مجھے معاویہ کے پاس بھیجتے ہیں۔ جس کا ابن عم قتل ہو چکا ہے۔ معاویہ یہی خیال کرے گا کہ میں اس کے ابن عم کے قاتلوں میں سے ہوں۔ اگر آپ نے اسے بحال کیا۔ تو اس کو اس کے عہدے پر بحال رکھیں نہایت مناسب ہے۔ اس کو بحال رکھیں پھر وہ آپ کی اطاعت کرے گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے معاویہ کو خط لکھا کر ——

میں نے تمہیں حسب سابق ایک سال کا والی مقرر کیا ہے۔ اپنی طرف سے بیعت کرو پھر میرے پاس شام کا ایک ہزار آدمی لیکر آجاؤ۔

معاویہ نے آپ کے خط کے جواب میں لکھا —— معاویہ کا خط حضرت علی علیہ السلام کے نام!

اَمَّا بَعدُ فَاِنَّہٗ، لَیسَ بَینِی وَبَینَ قَیسٍ عِتَاب، غیر طعن الکلی وضرب الرقاب۔

جب معاویہ کا خط حضرت علی علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ نے اسے ناپسند کیا گھر تشریف لائے۔ امام حسن علیہ السلام حاضر ہوئے۔

عرض کیا —— آپ نے میرا مشورہ قبول نہیں فرمایا۔

فرمایا —— کون سا مشورہ قبول نہیں کیا۔

عرض کیا —— میں نے عرض کیا تھا کہ آپ یہاں سے تشریف لے چلئے۔ خلافت کے جھگڑے میں نہ پڑیے۔ جب لوگوں نے بیعت کرنا چاہی تو عرض کیا تھا کہ آپ بیعت اس وقت تک نہ لیں جب تک کہ لوگ متفق ہو کر آپ کی بیعت نہ کریں۔ آپ نے میری گزارش پر توجہ نہ دی۔ جب طلحہ اور زبیر نے آپ کی مخالفت کی تھی تو میں نے اس وقت کہا کہ ان کو مجبور نہ کریں۔ بلکہ ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ لوگوں کو سال بھر مشورہ کرنے دیجئے۔ ان کو آپ کے سوا کوئی آدمی نہ ملے گا۔ جس کو خلیفہ بنائیں۔ اگر انہوں نے آپ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھوڑ دیا تو میں بھی ان کو چھوڑ دوں گا۔ اگر انہوں نے آپ کو قبول کر لیا تو میں بھی ان کو قبول کروں گا۔ ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بیعت کو توڑ دیں گے:

آپ نے فرمایا ——— بیٹا میری بھی یہی رائے ہے۔ جو میری اطاعت کرے گا۔ اس کے ذریعے اس سے جہاد کروں گا۔ جو میری نافرمانی کرے گا۔ خدا کی قسم اے فرزند! تیرے نانا کے انتقال کے وقت سے لیکر اب تک یہ لوگ مجھ سے ناخوش ہیں۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کی ——— بابا جان یہ آپ پر معاویہ کو مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ بموجب اس آیت کے۔

من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا

فرمایا ——— بیٹے ہم نے عثمان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ ہم نے نہ تو ان کے قتل کا حکم دیا اور نہ قتل کرنے والوں کی مدد کی۔۔ میں خون عثمان سے بالکل بری الذمہ ہوں:

امام حسین علیہ السلام نے عرض کی۔ بابا جان ان باتوں کو چھوڑ دیجئے۔ مجھے یقین ہے کہ مدینہ کا ہر چھوٹا بڑا خون عثمان میں شریک ہے۔

فرمایا ——— بیٹے تمہیں علم ہے کہ میں نے کئی مرتبہ دونوں کو اور کوفہ والوں کو لوگوں سے ہٹایا۔ تم دونوں بھائیوں کو تلواریں دے کر بھیجا کہ جاؤ اور عثمان کی مدد کرو۔ اگر کوئی خلیفہ کو گزند پہنچائے تو اس کے سامنے جان قربان کر دو۔ تم دونوں کو اور اپنے گھر والوں کو عثمان نے لڑائی سے منع کیا۔ اگر مجھے عثمان لڑائی کا حکم دیتے تو میں آپ کی خاطر ضرور لڑتا۔ خواہ موت ہی کیوں نہ آجاتی۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کی ——— ان باتوں کو رہنے دیجئے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان جس بات میں اختلاف پیدا کرتا ہے۔ اس کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔

مغیرہ بن شعبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس سے فرمایا کہ ———

"کیا تم اللہ کی راہ میں میرا ساتھ دیتے ہو؟"

اس نے عرض کی ——— یا امیر المومنین کس بارے میں؟

آپ نے فرمایا ——— تلوار اٹھاؤ۔ اس امر میں ہمارا ساتھ دو۔ سبقت کرنے والوں سے مل جاؤ اور ساتھ چلنے والوں سے سبقت کرو۔ میں ایسے معاملات ابھرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جو صرف تلوار کی دھار سے سیدھے کئے جا سکتے ہیں۔ اور لوگوں کے سر اڑانے سے ہی درست ہو سکتے ہیں۔

مغیرہ نے عرض کی ——— اے امیر المومنین! میرے نزدیک عثمان کا قتل ہر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ٹھیک نہیں تھا۔ لیکن اس کو قتل کرنا بھی مناسب نہیں تھا۔ عثمان کا قتل ہونا ایک ایسی تاریکی ہے۔ جس سے تاریکیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اے امیرالمومنینؑ! میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ تلوار رکھ کر گھر میں اس وقت تک بیٹھا رہوں۔ جب تک تاریکی اجالے میں تبدیل نہ ہو جائے اور چاند طلوع نہ ہو جائے۔ لوگ دانا و بینا ہو کر ہدایت یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے لگ جائیں۔ ظالمین کی راہ سے بچیں۔

آپ نے فرمایا اجازت ہے۔ تم اپنی مرضی کے مالک ہو۔

عمار نے مغیرہ سے کہا ——— تم پہلے ہدایت یافتہ تھے۔ اب گمراہ ہو کر بیٹھنا چاہتے ہو۔ جس پر تم غالب تھے۔ وہ تم پر غالب ہو جائے گا۔ جس سے تم نے سبقت کی وہ تم سے سبقت کر جائے گا۔ ذرا غور کرو۔ کیا فیصلہ کیا ہے۔ میں سب سے اول گروہ میں جانا چاہتا ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ——— اے عمار! اس کو چھوڑ دو۔ دنیا میں جو بوئے گا۔ آخرت میں وہی کاٹے گا۔

فرمایا ——— اے مغیرہ! تو اب کا کام ہے۔ جو اس کو انجام دے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ اگر آپ نے تم کو دعوت نہیں دی تو تم گھر میں جا کر سو جاؤ۔

مغیرہ نے عرض کی ——— یا امیرالمومنینؑ! آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اگر آپ سے مل کر جہاد نہیں کروں گا۔ تو آپ کے خلاف بھی نہیں جاؤں گا۔ اگر یہ اقدام درست ہے تو میرا مقصد بھی یہی ہے۔ اگر غلط ہے تو اس سے نجات پاؤں گا۔ میں بہت گنہگار ہوں۔ صرف استغفار ہی اس کو مٹا سکتی ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کا خطبہ

جب علیؑ کی بیعت مدینہ میں مکمل ہو گئی تو آپ مسجد میں منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے نیکی کا وعدہ کیا۔ ———

اگرچہ کوئی شخص صاحب مال اور صاحب اولاد ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے الگ نہیں رہ سکتا۔ وہ اس کی عدم موجودگی میں ہاتھوں اور زبان سے ان کا دفاع کریں گے۔ مصیبت کے وقت اور ناگوار امور کی صورت میں اس کے بہترین مددگار ہوں گے۔ ان کا ایک ہاتھ اگر ان کی مدد کرنے سے رک گیا۔ تو ان کے بہت سے ہاتھ اس کی امداد سے باز رہیں گے۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو اس کا عوض دے گا اور قیامت کے روز دوگنا دے گا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جس کا سچا ذکر لوگوں میں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ اس مال سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ جس کا دوسروں کو وارث بنایا جاتا ہے۔ تکبر میں مبتلا نہ ہو جاؤ بذات خود عظمت کا کوئی وجود نہیں۔ قرابت داروں سے نیکی کرنے سے غفلت نہ کرو۔ اگر بخشش نہ کرو گے تو مال زیادہ نہ ہوگا۔ اگر خرچ کرو گے تو مال کم نہیں ہوگا۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا جانے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے۔ آج عمل کا دن ہے۔ کل عمل کرنے والے کا اجر ملے گا۔ عمل کرنے کا اجر جنت ہے، پیچھے لگے رہنے کا انجام دوزخ ہے۔ امید دل کو الجھاتی ہے اور وعدہ خلافی کی ترغیب دیتی ہے۔ اور جلنے پر تباہی میں گرفتار کرتی ہے۔ عزت کی وجہ سے حیرت اور ندامت میں گرفتار کرتی ہے۔ معزز تکلیف میں رہتا ہے۔ دل کے تونگر کی طرف توجہ دو نماز پڑھا کرو، زکوٰۃ دیا کرو اور اپنے امام کی نصیحت مانا کرو۔ کتاب خدا کی تعلیم حاصل کیا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تصدیق کیا کرو۔ جو وعدہ کرو۔ اس کو پورا کرو۔ امانتیں ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے ثواب کی رغبت رکھا کرو اور اس کے عذاب سے ڈرو۔ تمہیں آگاہ ہونا چاہیے کہ خیر کا انجام خیر ہے۔ اس دن کے خیر کا اجر ملے گا۔ جس نے خیر کو آگے بھیجا۔

حضرت علی علیہ السلام سے طلحہ اور زبیر کا اختلاف کرنا

طلحہ اور زبیر بیعت کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں

طلحہ اور زبیر ——————— یا امیر المومنین کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آپ کی بیعت کیوں کی تھی!

حضرت علیؑ ——————— فرمایا، ہاں جانتا ہوں سننے پر اور اطاعت کرنے پر جیسا کہ تم نے ابوبکر، عمر اور عثمان کی کی تھی۔

طلحہ اور زبیر ——————— دونوں نے کہا نہیں۔ ہم نے اس پر بیعت نہیں کی کہ ہم اس امر میں شریک ہیں۔

حضرت علیؑ ——————— فرمایا نہیں۔ بلکہ تم آپس میں قول و استقامت میں شریک ہو۔

زبیر کو عراق اور طلحہ کو یمن کی گورنری کا یقین تھا۔ جب ان پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ حضرت علی علیہ السلام ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو عامل مقرر کر رہے ہیں تو دونوں نے آپ کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شکایت کرنی شروع کردی۔ زبیر نے قریش کے مجمع میں کہا کہ ــــــــــ
۔ حضرت علی علیہ السلام نے ہم کو اچھا صلہ دیا۔ ہم نے عثمان کے معاملے میں ان کا ساتھ دیا۔ اور عثمان کو مجرم ثابت کر کے قتل کرا دیا ہے۔ خود گھر بیٹھے ہیں، جب چاہے ذریعے سے اپنا مطلب نکال لیتے اب اوروں کو عامل مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں امتیاز کی کیا بات تھی ہم تینوں اہل شوریٰ میں تھے۔ ہم ایک سادی تو بیعت کے لئے مجبور کیا۔ ہم نے آپ کی بیعت کرلی، جو کچھ ہمارے ہاتھ میں تھا ان کے حوالے کر دیا۔ اب ہمارے لئے پیالہ پھر گیا ہے۔

جب حضرت علی علیہ السلام کو ان کی اس چیت کا علم ہوا تو آپ نے عبداللہ بن عباس کو طلب فرمایا۔ اس سے کہا ــــــــــ

۔ آپ کو ان دونوں کی گفتگو کا علم ہے!

عرض کیا ــــــ ہاں معلوم ہے۔

آپ نے فرمایا ــــــــ تمہارا کیا خیال ہے؟

عرض کی ــــــــ دونوں عامل بننا چاہتے ہیں، زبیر کو بصرہ کا اور طلحہ کو کوفہ کا عامل مقرر کیجئے۔ ولید اور ابن عامر جس قدر عثمان کے نزدیک ہیں یہ دونوں آپ کے اتنے نزدیک نہیں ہیں۔

یہ سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا ــــــــ اے ابن عباس تم پر افسوس ہے ان کے عراق میں مددگار اور مال دار لوگ موجود ہیں اگر یہ وہاں کے عامل بن گئے تو بے وقوف آدمی کو مال و دولت کا لالچ دیکر اپنی طرف مائل کریں گے کمزور کو مصائب میں ڈال دیں گے۔ مضبوط آدمی کو حکومت کے زور پر تابع میں لائیں گے، اگر کسی شخص کے ذاتی نفع یا نقصان کی خاطر عامل مقرر کرتا تو معاویہ کو شام کا عامل مقرر کر دیتا۔ اگر یہ دونوں خود عامل بننے کی خواہش نہ کرتے تو میں ان کے بارے میں غور کرتا!

طلحہ اور زبیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عمرہ ادا کرنے کی اجازت طلب کی۔ اور کہا کہ اگر آپ یہاں مقیم ہیں تو پھر ہم عمرہ ادا کرنے کے بعد یہاں آپ کے پاس واپس آجائیں گے۔ ورنہ جہاں آپ جائیں گے۔ وہاں پہنچ جائیں گے۔

آپ نے دونوں کی طرف دیکھ کر فرمایا ــــــــ خدا کی قسم! تم عمرہ ادا کرنے نہیں بلکہ کسی اور مشن پر جا رہے ہو۔ دونوں چلے گئے

حضرت علی علیہ السلام سے بی بی عائشہ کا اختلاف کرنا

قال وذکروا ان عائشۃ لما اتاھا نعی قتل عثمان وکانت خارجۃ عن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana-Jabir Abbas

المدینة فقیل لها قتل عثمان و بایع الناس علیاً۔ فقالت ما کنت ابالی
ان تقع السماء علی الارض قتل واللہ مظلوماً وانا طالبة بدمه فقال
عبید ان اول من طعن علیه واطمع الناس فیه لانت ولقد قلت اقتلوا
نعثلا فقد فجر فقالت عائشة قد واللہ قلت وقال الناس وآخر
قولی خیر من اوله فقال عبید عذر واللہ ضعیف یا ام المومنین
ثم قال منک البداء ومنک الغیر ومنک الریاح ومنک المطر وانت
امرت بقتل الامام وقلت لنا انه قد فجر فهبنا اطعناک فی قتله
وقاتله عندنا من امر فلما اتی عائشة خبر اهل الشام انهم
ردوا بیعة علیؑ وابوا ان یبایعوه امرت فعمل لها هودج من حدید
وجعل موضع عینیها ثم خرجت ومعها الزبیر وطلحه وعبداللہ
بن زبیر و محمد بن طلحة۔

ترجمہ:۔ عائشہ مدینے سے باہر گئی ہوئی تھیں جب ان کو معلوم ہوا کہ لوگوں نے علی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے اور عثمان قتل کر دیئے گئے ہیں۔ کہنے لگیں:۔ ـــــــــ

"آسمان زمین پر کیوں نہیں گر پڑا۔ خدا کی قسم عثمان مظلوم قتل کئے گئے ہیں۔ میں ان کے خون کا بدلہ لوں گی"۔

عبید نے کہا ـــــ اب سے پہلے آپ ہی تو عثمان کے عیوب نکالتی تھیں اور لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکاتی تھیں۔ اور کہتی تھیں کہ نعثل کو قتل کر دو یہ کافر ہو گیا ہے:

کہنے لگیں ـــــ میں بھی کہتی تھی اور لوگ بھی کہتے تھے۔ مگر میری پہلی بات سے آخری بات ٹھیک ہے:

عبید نے کہا ـــــ جناب کی ذات سے یہ سازش تیار ہوئی اور انقلاب برپا ہوا۔ آپ ہی نے خود یہ ہوا چلائی اور بارش برسائی ہے۔ آپ نے ہی امام (عثمان) کے قتل کا حکم دیا اور ہمیں کہا کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔ ہم نے عثمان کے قتل کرنے میں آپ کے فتویٰ کی تعمیل کی ہے۔ ہمارے نزدیک قاتل وہ ہے۔ جس نے فتویٰ دیا ہے۔ عائشہ کو جب معلوم ہوا کہ اہل شام نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا ہے تو آپ نے لوہے کا کجاوا بنانے کا حکم دیا۔ جس میں دیکھنے کے لئے سوراخ ہوں۔ پھر حضرت علی علیہ السلام کے خلاف خروج کیا۔ طلحہ زبیر عبداللہ بن زبیر اور محمد بن طلحہ نے آپ کا ساتھ دیا۔)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبداللہ بن عمر، سعد بن ابی وقاص اور محمد بن مسلم کا جنگ میں علی علیہ السلام کا ساتھ نہ دینا

عمار بن یاسر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ "یا امیر المومنینؑ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے۔ تاکہ میں عبداللہ بن عمر سے ملاقات کر کے اسے اپنی طرف مائل کر سکوں"۔

آپ نے اجازت دیدی۔ عمار عبداللہ بن عمر کے پاس گئے اور کہا ——

"مہاجرین اور انصار نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔ جس شخص کو ہم نے تم پر فضیلت دی ہے۔ تم اُس سے ناراض نہیں ہو۔ اگر ہم تم کو ان پر فضیلت دیں تو وہ تم سے دشمنی نہیں کرے گا۔ آپ نماز پڑھنے والوں پر تلوار سے کام لینا ناپسند کرتے ہیں۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ حضرت علی علیہ السلام قاتل کو قتل کرتے ہیں۔ محصن پر رجم کا حکم دیتے ہیں۔ قاتل تلوار سے اور شادی شدہ زانی پتھروں سے قتل ہوتا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے کسی ایسے نماز پڑھنے والے کو قتل نہیں کیا۔ جس سے آپ پر قاتل کا حکم لگایا جائے۔

ابن عمر نے کہا —— میرے باپ نے شوریٰ میں ان لوگوں کو شریک کیا تھا۔ جن سے رحلت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش تھے۔ ان میں سب سے زیادہ خلافت کے مستحق حضرت علی علیہ السلام تھے۔ لو اب اس بارے میں تلوار چلانے کا امکان ہے۔ لہٰذا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔ کیا میں نے کبھی ظاہر یا پوشیدہ حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی ظاہر کی ہے ؟

عمار نے واپس آکر آپ کو آگاہ کیا۔ فرمایا محمد بن مسلم انصاری کے پاس جانا چاہیئے۔ جب عمار اس کے پاس گئے تو محمد بن مسلم نے آپ کو خوش آمدید کہا اور کہا ——

"ملاقات اس وقت ہو رہی ہے جب کہ نظریات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نہ ہوتی تو میں ضرور حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ دیتا۔ لیکن اے عمار! کیا کروں میرے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک فرمان ہے۔ جس نے مجھے مجبور کر دیا ہے"۔

عمار نے پوچھا —— وہ کیا ہے ؟

کہا —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان آپس میں لڑتے ہوں۔ یا نماز پڑھنے والے آپس میں لڑتے ہوں تو کسی کا ساتھ نہ دینا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمار نے کہا ——— اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کو آپس میں لڑتا دیکھو تو کسی کا ساتھ نہ دو، تو یاد رکھو کہ تم مسلمانوں کو کبھی تلوار سے لڑتا نہ دیکھو گے۔ اگر آنحضرت نے تم سے نماز پڑھنے والوں کے متعلق فرمایا تھا۔ تو اس حدیث کو آپ کے ساتھ کوئی اور سننے والا ہے۔ اس بات کی تو صرف تم ہی گواہی دیتے ہو۔ حجۃ الوداع کے فرمان[1] کے بعد اس کی کیا وقعت ہے۔ اور وہ فرمان یہ تھا کہ تم پر ایک دوسرے کا خون بہانا اور مال کھانا حرام ہے۔ مگر بدعتی اس حکم میں شامل نہیں ہیں۔ اے محمد! کیا کہو کہ تم بدعتیوں سے لڑنا نہیں چاہتے؟

محمد نے کہا ——— اے ابو یقظان بات ختم کرو۔

پھر عمار سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے اور اس سے اس مسئلہ پر بات چیت کی تو وہ بیہودہ باتیں کرنے لگا۔ عمار حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے اور آپ کو ان تمام باتوں سے آگاہ کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ———

"ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے۔ ان سے سر کر دہے۔ سعد حاسد ہے اور محمد بن مسلم میرا ساتھ اس لئے نہیں دے گا کیونکہ میں نے اس کے بھائی مرحب یہودی کو خیبر کی جنگ میں قتل کیا تھا۔

مروان کا مدینے سے بھاگنا

جب لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی تو مروان مدینے سے بھاگ کر مکہ میں بی بی عائشہ سے جا کر مل گیا۔ عائشہ نے پوچھا مدینہ کی کیا حالت ہے!

کہا مغلوب ہو گئے ہیں۔ اس سے مکہ کے ایک شخص نے کہا۔ تمہیں حضرت علی علیہ السلام سے بچنا چاہیئے۔ وہ تمہاری تلاش میں ہیں۔ تم ان سے بھاگ آئے ہو۔

مروان نے کہا ——— یہ نہیں ہو گا کہ آپ مجھے شک کی بنا پر پکڑیں۔ جب آپ کو کسی بات کا یقین ہو جائے گا۔ تب آپ میرے خلاف ہوں گے۔ جب آپ کی تلوار سے بچ جاؤں گا۔ تو زبان سے بد جرادنی محفوظ رہوں گا۔

اس شخص نے کہا ——— جب اللہ تعالیٰ آپ کی زبان کو تمہارے بارے میں بک کرے گا۔ تو تلوار کو بھی ضرور بلند کرے گا۔

مروان نے کہا ——— ایسا ہرگز نہ ہو گا۔ کیونکہ زبان میں ادب اور تکرار

---

[1] رسول اللہ نے فرمایا تھا: "جس کا میں حاکم ہوں۔ اس کے علیؑ حاکم ہیں"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

www.ziaraat.com jabir.abbas@yahoo.com Sabeel-e-Sakina

Presented by: Rana Jabir Abbas

یوں تحریر ہوتا ہے:

حضرت علی علیہ السلام کا مدینہ سے نکلنا

حضرت علی علیہ السلام چار ماہ تک مدینہ میں رہے اور معاویہ کے جواب کا انتظار کرتے رہے۔ پہلے آپ نے اس کو امید افزا اور دوسری دفعہ تہدید آمیز خط لکھا۔ معاویہ نے تین ماہ تک جواب نہ دیا۔ بعد میں غیر مناسب جواب دیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے مدینہ میں قثم ابن عباس کو اپنا نائب مقرر کیا جو سمجھدار آدمی تھا۔ ان کو لکھا کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھائیں اور کسی ناپسندیدہ شخصیت کو ساتھ نہ لائیں۔ جب آپ مدینہ سے چلے گئے تو لوگ آپ کے بارے میں فکرمند ہوئے۔ آپ کے بیٹے امام حسن، امام حسین اور حضرت محمد علیہم السلام آپ کے ساتھ چلے۔

راستہ میں عقیل بن ابی طالب کا خط ملا جس میں یہ عبارت تحریر تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد! ——— میرے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور مصیبت سے محفوظ فرمائے۔ میں عمرہ کی غرض سے مکہ گیا۔ عائشہ سے ملا۔ ان کے ساتھ طلحہ اور زبیر تھے۔ یہ سب بصرہ جا رہے ہیں انہوں نے بیعت کو توڑ ڈالا ہے۔ اور آپ کے خلاف ہو گئے ہیں۔ عثمان کے قتل کی ذمہ داری آپ پر تھوپتے ہیں۔ باغیوں اور اوباشوں کی بہت بڑی تعداد ان کی ہمنوا ہو گئی ہے۔ عبداللہ ابن ابی سرح تقریباً چالیس ہزار کا لشکر لے کر نکلا۔ ابن طلقا بنو امیہ کی اولاد ہیں۔ میں نے ان سے بات چیت کی ہے ان کے چہروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ منکر ہو گئے ہیں۔ کیا یہ معاویہ سے نہ مل جائیں گے؟ خدا کی قسم انہوں نے کھلم کھلا آپ سے دشمنی شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانا اور حکم خدا کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ پھر میں مکہ چلا آیا ہوں لوگوں کو چہ میگوئیاں کرتے دیکھتا ہوں۔

ضحاک بن قیس نے ڈاکہ ڈال کر حیرہ اور نیامہ کو لوٹ لیا ہے۔ ضحاک نے آپ کے خلاف جرأت سے کام لیا ہے۔ کون ضحاک وہی ذلیل اور کمینہ ضحاک۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے مددگاروں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ بتلا جائے اس بات میں آپ کا کیا حکم ہے۔ اگر موت چاہتے ہو تو اپنے باپ اور بھائی کی اولاد کو بلا لو۔ ہم زندگی اور موت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں آپ کے بعد زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ آپ کے بعد دنیا میں زندہ رہنا بے مزہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ لعنت ہے۔ والسلام!

حضرت علی علیہ السلام نے جواب تحریر فرمایا۔

"میرے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو۔ وعید و عیدہے۔ عبدالرحمٰن ازدی تمہارا خط لے کر آیا۔ جس میں ابن ابی سرح کی ملاقات کا ذکر تھا۔ وہ بنوامیہ کے طلقاء کے چالیس ہزار فرزندوں کی جماعت لیکر مغرب کی طرف جا رہا تھا۔ اے بھائی ابن ابی سرح کس باغ کی مولی ہے۔ مدت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتاب خدا اور سنت کی تبلیغ سے روکے رکھا۔

ابن ابی سرح اور قریش کو گمراہی میں رہنے دو۔ قریش نے تیرے بھائی کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔ اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کمر باندھی تھی۔ یہ میرے حق کے منکر اور میری فضیلت کے انکاری ہیں میرے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہیں۔ اس کوشش میں ہیں کہ خود خدا کو بجھا دیں۔ انہوں نے میری قطع رحمی کی ہے۔ مجھ پر ظلم کیا ہے۔ میرے ابن عم کی سلطنت مجھ سے چھین لی اور اس کے سپرد کی جو میرا قرابت دار نہیں تھا۔

اسلام میں میرا حق، اسلام میں میری سبقت ایسی ہے کہ اس کا کوئی مدعی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی مدعی ہے تو میں اس کو نہیں جانتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے۔

ضحاک کی لوٹ مار جو اس نے حیرہ اور دیار میں کی ہے۔ وہ تو نہایت ذلیل اور کمینہ ہے اس سے زیادہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ میں مسلمانوں کا لشکر لیکر اس کی سرکوبی کے لئے گیا تھا۔ جب اس کو میری آمد کا علم ہوا تو بھاگ گیا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور راستہ میں جا لیا۔ شام کے وقت اس کے لشکر سے لڑائی ہوئی۔ اس کے دس کے قریب ساتھی مارے گئے۔ وہ پھندے سے نکل گیا۔ اگر رات نہ ہوتی تو کبھی نہ بھاگتا۔

میں ان لوگوں سے جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں۔ اگر زیادہ لوگ میرے پاس جمع ہو گئے تو اس سے میری عزت زیادہ نہ ہوگی۔ اور نہ ہی ان کا مجھ سے جدا ہونا پریشانی کا باعث ہو گا۔ میں حق پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ حق والوں کا ساتھی ہے۔ میں حق پر ہوتے ہوئے موت سے نہیں ڈرتا۔ بھلائی تو موت کے بعد حاصل ہوگی جس کے پاس عقل ہے۔ اس نے حق کی دعوت دی ہے۔

آپ نے اپنی اور اپنے ماں باپ کی اولاد کے بھیجنے کا جو ذکر کیا ہے۔ اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ انہیں ہدایت یافتہ رہنے دو۔ خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ اگر میں ہلاک ہوں تو وہ میرے ساتھ ہلاک ہوں۔ میں تو اس طرح کہتا ہوں جیسا

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرح بنو سلیم کے حبائی نے کہا ہے :۔ ————

"اگر تم مجھ سے پوچھتی ہو کہ میرا صبر کیسا ہے ۔ تو میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں زمانے کی مصیبت پر بڑا صبر کرنے والا ہوں ۔

حضرت ام سلمہ سلام علیہا کا خط بی بی عائشہ کی طرف !

جب بی بی عائشہ طلحٰہ اور زبیر کیساتھ چلی گئیں اور حضرت علی علیہ السلام کیساتھ لڑنے کے لئے تیار ہو گئیں تو ام المومنین حضرت ام سلمہ نے عائشہ کو خط لکھا ۔ جس کا خلاصہ یہ تھا ۔ ————

بیشک اللہ تعالےٰ نے تم پر پردہ واجب قرار دیا ہے ۔ اس کو ضائع نہ کر دیکھیں علم ہے کہ دین کے ستون عورتوں سے قائم نہیں رہتے ۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں اونٹ پر سوار دیکھ لیں تو کیا کہیں گے ؟

اللہ تعالیٰ نے تم پر پردہ فرض قرار دیا ہے ۔ اور تم نے اس کی بے حرمتی کی ہے ۔ جو کام تم نے کیا ہے ۔ اگر میں کروں ۔ پھر مجھ سے قیامت کے روز کہا جائے کہ جنت میں داخل ہو جاؤں ۔ تو مجھے جنت میں داخل ہونے سے شرم آئے گی ۔ اللہ تعالیٰ کے پردہ کی بے حرمتی کی وجہ سے جس کو اس نے مجھ پر فرض قرار دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے پردہ کو اپنے لئے قلعہ تصور کرو ۔

عدی بن حاتم کا اپنی قوم کو حضرت علی علیہ السلام کی مدد کیلئے آمادہ کرنا

عدی بن حاتم حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی :۔ ————

" یا امیر المومنینؑ ! اگر میں اپنی قوم کی طرف چلا جاؤں تو انہیں آپ کی آمد سے مطلع کروں گا اور آپ کی مدد کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا ۔

آپ نے فرمایا ———— ٹھیک ہے ۔

عدی اپنی قوم میں آئے ۔ سرداران طے آپ کے پاس آئے ۔ آپ نے ان سے کہا ۔

اے گروہ طے ! شرک کی حالت میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد نہیں کی ۔ اور اسلام لانے کے بعد تم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کی ۔ مرتدین کے مقابلے کے لئے حضرت علی علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والے ہیں۔ تم جاہلیت میں دنیا کی خاطر لڑا کرتے تھے۔ اور اسلام لانے کے بعد آخرت کے لئے لڑو۔ اگر تم دنیا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس مالِ غنیمت کثرت سے ہے میں تمہیں دنیا اور آخرت کی طرف بلاتا ہوں۔ میں نے تمہاری طرف سے وفاداری کی ضمانت دی ہے۔ اور تمہارے ذریعے ان سے فخر کرتا ہوں۔ میری بات قبول کرو تم عرب میں گھر کے لحاظ سے زیادہ عزت والے ہو۔ تمہاری معاشی حالت بہتر ہے اور لڑنے کے لئے تمہارے پاس گھوڑے بھی موجود ہیں۔ اپنے اہل و عیال کے لئے بہترین معاش تلاش کرو، اور اپنے فضول گھوڑوں کو جہاد کے لئے تیار کرو۔ حضرت علی علیہ السلام تمہارے ملنے (علاقے) میں تشریف لا چکے ہیں۔ آپ کے ساتھ مہاجرین، اصحاب بدر اور انصار ہیں۔ تم تعداد میں ان سے زیادہ ہو۔ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ یہ وہ راستہ ہے۔ جس پر چل کر انسان جنت کے لئے زندہ رہتا ہے۔ اور اس دولت حاصل کرتا ہے۔ خوش رہتا ہے۔ بزدلوں کو اس راہ میں زندگی اور رزق ملتا ہے۔"

طے کی قوم متفق علیہ ہو کر پکار اُٹھی --- --- ہمیں منظور ہے ---- ان کی آواز اس قدر بلند تھی کہ قریب تھا کہ آدمی بہرے ہو جائیں۔

جب حضرت علی علیہ السلام قبیلۂ طے میں تشریف لائے تو ایک بہت بوڑھے بزرگ نے ابرو اٹھا کر دیکھا اور عرض کی: ----

"آپ علی بن ابی طالب ہیں؟"

آپ نے فرمایا ---- میں ہوں۔

اُس نے عرض کی ---- خوش آمدید خوش آمدید!

ہم نے آپ کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بنایا ہے۔ اور عدی ہمارے اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ ہم ان کے اور لوگوں کے درمیان ہیں۔ اگر آپ ہمارے پاس اس حالت میں بھی آتے کہ ہم نے آپ کی بیعت نہ کی ہوتی تو پھر بھی ہم آپ کی مدد کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے اور آپ کے نیک دنوں کی وجہ سے۔ آپ کے بارے میں بھلائی کی جو بات کہی جاتی ہے۔ اگر وہ درست ہے تو پھر آپ کے اور قریش کے درمیان تنازعہ باعثِ تعجب ہے۔ جب کہ انہوں نے آپ کو مؤخر کر دیا اور غیر آدمی کو آگے بڑھایا....

تشریف لے چلیئے۔ خدا کی قسم طے میں سے ایک آدمی بھی آپ کی مخالفت نہیں کرے گا۔ مگر غلام یا ایسا ویسا آدمی وہ بھی آپ کی اجازت کے ساتھ۔ طے کے تیرہ ہزار سوار آپ کے ساتھ چل پڑے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زفر بن زید کا اپنی قوم کو حضرت علی علیہ السلام کی مدد کے لئے آمادہ کرنا

زفر بن زید بن حذیفہ اسدی بنی اسد کے سرداروں میں سے تھا۔ آپ کی خدمت حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔

"یا امیر المومنینؑ: طی ہمارے بھائی اور ہمارے ہمسائے ہیں۔ عدی نے آپ کی نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ اور میری قوم بھی میری بات مانتی ہے۔ آپ اجازت دیں تاکہ میں جا کر انہیں آپ کی نصرت کے لئے آمادہ کروں۔"

آپ نے اس کو اجازت مرحمت فرمائی۔ اس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا۔

"اے بنی سعد! عدی ابن حاتم نے اپنی تمام قوم کو نصرت کی ضمانت دی ہے۔ انہوں نے عدی کی بات کو مان لیا ہے۔ انہوں نے اپنی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ غنی نے غنی سے اور فقیر نے فقیر سے کوئی حیل و حجت نہیں کی۔ اور ایک دوسرے سے ایسی ہمدردی کی ہے جس طرح کہ مہاجرین نے ہجرت کے وقت اور انصار نے مال کی قربانی کرنے کے وقت کی ہے۔ وہ تمہارے ہمسائے ہیں اور ہر حال میں شریک ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر تمہیں کہتا ہوں کہ کل لوگ یہ نہ کہیں کہ طے نے حضرت علی علیہ السلام کی مدد کی اور بنو اسد نے ان کو چھوڑ دیا۔ ہمسائے کا ہمسائے سے قیاس کیا جاتا ہے۔ جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کی مانند ہوتا ہے۔

اگر تمہیں ان کے بارے میں خوف ہے تو ان کے علاقے میں پھیل جاؤ اور ان کے پہاڑوں میں اکٹھے ہو جاؤ۔ یہ وہ دعوت ہے جس کا ثواب دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملتا ہے۔"

ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔

"اے زفر تو عدی کی مانند نہیں ہے اور نہ اسد طے کی مانند ہے۔ جب عرب مرتد ہو گئے تھے تو طے اسلام پر ثابت قدم رہے۔ عدی نے صدقے کیا تو سخاوت کی۔ اپنی قوم کے ذریعے تمہاری قوم سے جنگ کی۔ خدا کی قسم اگر طے کا تمام کا تمام قبیلہ چلا جائے۔ تو ان کے چرواہے گھروں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اگر ہم دو گنا تعداد میں بھی ہوں۔ تو پھر بھی ہمیں اپنے گھروں کی حفاظت کا خوف رہتا ہے۔ اگر آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم سے اس بات کی توقع کرتے ہیں جو عدی کو طلحے سے تھی۔ تو یہ ناممکن ہے۔ اگر آپ ساتھ نہ دینے والوں کی بات اور گنہگاروں کی نافرمانی ماننے کو تیار ہیں تو یہ ہو سکتا ہے۔

زفر کے ساتھ بنی اسد کی ایک جماعت ہو گئی طلحے کی جماعت کی مانند نہیں۔ زفر ان کو لیکر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

عائشہ، طلحہ، اور زبیر کا بصرہ کی طرف روانہ ہونا۔

جب طلحہ، زبیر اور بی بی عائشہ تینوں جمع ہو گئے۔ تو وہ مکہ سے روانہ ہوئے۔ عبداللہ بن عامر ان کے پاس آیا اور انہیں بصرہ آنے کی دعوت دی۔ اور وعدہ کیا کہ وہاں کے لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔ اور مال و دولت ملے گی۔

سعید بن عاص نے طلحہ اور زبیر سے کہا ــــــــ

"عبداللہ بن عامر تمہیں بصرہ کی طرف بلاتا ہے۔ لیکن وہ خود بھگوڑے غلام کی طرح بصرہ سے بھاگ گیا ہے۔ اور وہ عثمان کے بھتیجے ہیں۔ عامر بصرہ والوں کے ذریعے حضرت علی علیہ السلام سے لڑنا چاہتا ہے۔ حالانکہ انہیں آپ کی اطاعت کرنی چاہیئے جب ان کے ملک سے گیا تھا تو عامل تھا۔ جب واپس ان کے پاس آئے گا تو جھگڑا ہوگا۔ تم سے جو اس نے مال اور آدمیوں کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بھی درست نہیں مال تو اس کے پاس موجود ہے۔ لیکن آدمی ایک بھی نہیں۔"

مروان بن الحکم نے طلحہ اور زبیر سے کہا کہ ــــــــ

"جس طرح حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی تھی۔ اسی طرح تم بھی لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دو۔ اگر لوگوں نے تمہاری بیعت کرلی۔ تو تم علی علیہ السلام سے مقابلہ کرسکو گے۔ اور اگر لوگوں نے تمہاری بیعت نہ کی جیسا کہ تم کو یقین ہے۔ تو پھر تمہیں دخل دینے کا کیا حق حاصل ہے۔"

طلحہ نے کہا ــــــــ ہم لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت اس لئے نہیں دیتے کہ حضرت علی علیہ السلام کی بیعت عام لوگوں نے کرلی ہے۔

زبیر نے کہا ــــــــ نیز ہمارا مرجع مذہب ہے کہ ہم نے عثمان کی مدد میں ڈھیل کی ہے۔ اور حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کرنے میں جلدی کی ہے۔

ولید بن عتبہ نے کہا ــــــــ

"اگر تم دونوں سے یہ کام ہو گیا ہے تو اچھا ہے۔ اگر غلطی کی ہے تو ٹھیک ہے ان کا دین گزشتہ دین سے اچھا ہے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مروان نے کہا ــــــــ میری وابستگیاں شام کیساتھ ہیں۔ اگرچہ ہلاکت میں کیوں نہ پڑ جاؤں۔

سعید بن عاص نے کہا ــــــ میں تو گھر جاتا ہوں۔

طلحہ نے زبیر سے کہا ــــــــ کہ لوگوں کی رائے کو اپنے حق میں ہموار کرنے سے بہتر ہے کہ ہم عبداللہ بن عمر کے پاس جائیں انہیں اپنے حق میں کریں۔ وہ دونوں عبداللہ بن عمر کے پاس گئے اور کہا کہ ــــــــ

"ہماری ماں عائشہ اس امر میں تیار ہو گئی ہیں کہ لوگوں کے درمیان اصلاح کی خاطر چلے۔ آپ کو ان کیساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ اگر لوگوں نے ہماری بیعت کی تو آپ اس کے زیادہ مستحق نہیں ہونگے"

عبداللہ بن عمر نے کہا ــــــــ تم مجھے گھر سے نکال کر حضرت علی علیہ السلام کے پنجے میں پھنسانا چاہتے ہو۔ لوگ تو درہم و دینار لیکر دھوکہ دیتے ہیں اور ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے ارادتاً اس کام میں ہاتھ نہیں ڈالا۔ میں اسی میں بھلائی سمجھتا ہوں"

یہ جواب سن کر وہ دونوں واپس چلے گئے۔ ان کے پاس یعلیٰ بن منبہ جو عامل عثمان تھا دو یمن سے چار سو اونٹ سواری کے لئے لیکر آگیا۔

زبیر نے کہا ــــــ اونٹوں کو چھوڑئیے ہم اس مال سے قرض لے لیں گے۔

زبیر نے ستر ہزار اور طلحہ نے چالیس ہزار درہم قرض لیا۔ پھر انہوں نے چلنے کی تیاری شروع کر دی۔ زبیر نے کہا ــــــــ

"چلنا چاہیئے کیونکہ وہ فاکر(؟) اور مال میں رہے گا۔ اور شام پر وہ شخص قابض ہے جو مقتول کا چچازاد بھائی ہے سنگھیے اجتماع کے بعد ہمارا ساتھ دے گا۔

عبداللہ بن عامر نے کہا ــــــــ بصرہ جانا چاہیئے۔ اگر تم حضرت علی علیہ السلام پر غالب آگئے تو شام کہیں نہیں جا سکتا۔ اور اگر علی علیہ السلام ہم پر غالب آگئے تو شام تمہارے لئے ڈھال کا کام دے گا۔ (اس نے کہا) میرے پاس اہل البصرہ کے خطوط موجود ہیں جو انہوں نے اس بارے میں تحریر کئے ہیں۔

یعلیٰ بن منبہ نے جو بہت دھوکہ باز آدمی تھا۔ کہا ــــــــ

"شام میں معاویہ کے پاس جانے سے پہلے ذرا سوچ لو۔ معاویہ پہلے ہی شام میں ایک جماعت کے ساتھ موجود ہے۔ تم ایک چھوٹے گروہ کی صورت میں کل شام جا رہے ہو۔ معاویہ عثمان کا ابن عم ہے نہ کہ تم لوگ! اگر وہ تمہیں شام سے نکال دے یا کہے کہ میں اس بارے میں شوریٰ قائم کرتا ہوں تو اس وقت تم کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کروگے؟ شوریٰ قائم کروگے یا تم دونوں اس بارے میں شوریٰ سے نکل جاؤ گے؟ کس قدر خراب بات ہے کہ تم اس شخص کے پاس جا رہے ہو۔ جس کے پاس تم سے پہلے حکومت موجود ہے۔ اور تم اس کو حکومت سے الگ کرنا چاہتے ہو؟

لوگوں نے کہا ——— پھر کہاں چلیں؟

کہا ——— بصرہ جانا چاہیئے۔

زبیر نے عبداللہ بن عامر سے پوچھا کہ ——— بصرہ میں چیدہ چیدہ آدمی کون کون ہیں؟

کہا ——— کل تین آدمی ہیں جن کا لوگ حکم مانتے ہیں۔ یمن میں کعب بن سور زبیدہ میں منذر بن ربیعہ اور بصرہ میں احنف بن قیس۔

طلحہ اور زبیر نے کعب بن سور کے پاس خط لکھا۔ جس میں یہ عبارت درج تھی۔

اما بعد! ——— آپ عمر بن خطاب کی طرف سے قاضی تھے۔ تم اہل بصرہ کے شیخ اور اہل یمن کے سردار ہو۔ عثمان کو سخت تکلیف دے کر قتل کیا گیا ہے آپ کو اس کے قتل ہونے پر ناراض ہونا چاہیئے۔ والسلام!

احنف بن قیس کی طرف لکھا ———

اما بعد! ——— تمہارے باپ جاہلیت میں رئیس اور اسلام میں سردار تھے۔ تمہیں باپ سے دوسرا درجہ حاصل ہے۔ عثمان قتل کر دیئے گئے ہیں۔ تم اس سے کہیں اچھے ہو۔ والسلام!

طلحہ اور زبیر کے خطوط جب لوگوں کے پاس پہنچے تو زیاد بن مغر، نعمان بن شوال اور غزوان نے کہا کہ ——— ہمارا قریش کے لوگوں سے کیا واسطہ؟ یہ تو ہمیں اسلام سے نکال کر شرک میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ عثمان قتل ہوئے، علی علیہ السلام کی بیعت ہوئی۔ ہمیں ان کے نفع نقصان میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟

کعب بن سور نے طلحہ اور زبیر کو لکھا۔ ———

اما بعد ——— عثمان کی تکلیف سے ناراض ضرور ہیں۔ مگر جب فیصلہ تلوار سے ہوتا ہے تو اس میں دخل نہیں دیتے۔ اگر عثمان ظالم تھا اور مارا گیا تو ہمیں اس میں کیا سروکار! اگر مظلوم مارا گیا تو اس کے وارث اس کے خون کے حقدار ہیں نہ کہ تم۔ جو لوگ وہاں موجود تھے۔ اگر وہ حق و باطل کا فیصلہ نہیں کر سکتے تو ان لوگوں کے لئے جو وہاں موجود نہیں تھے یہ فیصلہ کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

والسلام!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احنف نے دونوں کو لکھا:۔ اما بعد ——

"جو بات بھی تمہارے ہاں سے ہمارے ہاں پہنچی ہے۔ ہم نے اس میں کبھی شک نہیں کیا۔ سوائے قتل عثمان کے اور تم ہمارے پاس آ رہے ہو۔ اگر بزرگوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے تو ہمارے پاس اور تمہارے پاس اس کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے۔ والسلام"

منذر نے لکھا: ——

"اما بعد —— میں حلالی پر قائم رہتے ہوئے اہل شر لوگوں میں سے نہیں بننا چاہتا۔ جیسی تنگ و دو تم دکھا رہے ہو۔ ویسی پہلے دکھاتے جب عثمان تمہارے سامنے موجود تھا۔ اس کو چھوڑ دیا اور اس کی کوئی مدد نہ کی۔ اب جو اس کی مدد کے لئے کمر بستہ ہو تو یہ بات کہاں سے نکالی ہے۔ اور اب تمہاری یہ رائے کیوں کر پیدا ہوئی ہے۔ والسلام"

جب طلحہ اور زبیر نے ان دونوں کے خطوط کو پڑھا تو دونوں کو برا لگا اور ناراض ہوگئے

دوسرے روز مروان طلحہ اور زبیر سے ملا اور کہا: ——

"دوبارہ ابن عمر سے ملاقات کرو شاید وہ تمہارے ساتھ متفق ہو جائے۔"

دونوں دوبارہ ابن عمر کے پاس گئے۔ طلحہ نے کہا: ——

"اے ابو عبدالرحمن خدا کی قسم ہم نے حق کو ضائع کر دیا اور چھوڑ دیا ہے جب معاملہ کھل کر سامنے آیا تو ہم نے حق فیصلہ کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے بیعت لینے کا فیصلہ کیا اور معاویہ نے بیعت نہ دینے کا فیصلہ کیا۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اس معاملہ کو ہم شوریٰ میں لے جائیں۔ اگر آپ ہمارے اور ام المومنین کے ساتھ چلیں تو تمام امور درست ہو جائیں گے۔ ورنہ یہ بات قوم کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔"

ابن عمر نے کہا: ——

"اگر تمہاری بات درست ہے تو میں نے نیکی کو کھو دیا۔ اگر تمہاری بات غلط ہے تو میں نے شر سے نجات پائی۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ عائشہ کے لئے گھر بیٹھنا کجاوے میں سوار ہونے سے بہتر تھا۔ تمہارے لئے مدینہ میں رہنا بصرہ کے رہنے سے بہتر تھا۔ ذلت تلوار اٹھانے سے بہتر تھی۔ علی علیہ السلام سے تو وہی لڑ سکتا ہے جو آپ سے بہتر ہو۔ جہاں تک شوریٰ کا تعلق ہے۔ اس کا انعقاد ختم ہو چکا ہے اور اس بارے میں تم نے تاخیر سے کام لیا ہے۔ شوریٰ تو وہی منعقد کر سکتے ہیں جنہوں نے اس بارے میں پہلے حکم دیا تھا۔ مجھے معاف رکھیئے۔"

وہ دونوں واپس آگئے۔ مروان نے کہا —— اس معاملہ میں غصہ کی ہی حاصل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ سعید بن عاص یمن میں اور مغیرہ طائف میں چلا گیا۔ یہ دونوں جنگ جمل اور صفین میں شامل نہ ہوئے۔ جب طلحہ اور زبیر دوگوں کو لیکر حواب کے چشمے پر پہنچے اور ان کے ساتھ عائشہ بھی تھیں۔ تو بی بی نے دیکھ کر حواب کے کتے بھونکنے لگے عائشہ نے محمد بن طلحہ سے کہا ——— یہ کون سا چشمہ ہے۔

اس نے کہا ——— حواب کا چشمہ ہے۔

کہنے لگیں کہ ——— میں مدینے واپس جاتی ہوں۔

پوچھا ——— کیوں؟

کہنے لگیں کہ ——— میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی عورتوں سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک عورت ایسی ہوگی۔ جس کو حواب کے کتے بھونکیں گے۔ اے حمیرا تم بچتی رہنا۔ تم وہ نہ ہونا۔

طلحہ کے بیٹے محمد نے کہا ——— خدا آپ پر رحم کرے۔ ان باتوں کو چھوڑیئے عبداللہ بن زبیر نے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ یہ حواب کا چشمہ نہیں ہے۔ اور گواہوں کے طور پر وہاں کے بدوؤں کو پیش کیا۔ انہوں نے جھوٹی گواہی دی۔ یہ اسلام میں پہلی جھوٹی گواہی تھی جب بصرہ کے قریب پہنچے تو عثمان بن حنیف جو حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے بصرہ کا عامل تھا۔ گھبرا کر کہنے لگا ———

اے لوگو تم نے اللہ کی بیعت کی ہے۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے جو بیعت کو توڑے گا خود اپنا نقصان کرے گا۔ جو اللہ تعالٰی کے عہد کو پورا کرے گا تو اللہ اس کو اجر عظیم دے گا ——— خدا کی قسم اگر حضرت علی علیہ السلام یہ بات جانتے کہ تم دونوں خلافت کے مستحق ہو، تو آپ ہرگز خلافت قبول نہ کرتے۔ اگر لوگ آپ کی بیعت نہ کرتے تو آپ ضرور اس کی بیعت کرتے جس کی لوگ بیعت کرتے جس کو وہ خلیفہ مقرر کرتے آپ اس کی اطاعت کرتے۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی کو بھی خلافت کی حاجت نہیں ہے اور نہ کوئی اس سے مستغنی ہے حضرت علی علیہ السلام صحابہ کی خرابیوں میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہیں اور ان دونوں نے آپ کی بیعت کی، دودھ اترنے سے پہلے دودھ پینا چھوڑ دیا۔ ولادت سے پہلے دودھ آگیا حمل سے پہلے بچہ پیدا ہو گیا۔ ان دونوں نے اللہ تعالٰی کا ثواب بدل سے طلب کیا یہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ انہوں نے بیعت مجبوری کے تحت کی ہے [illegible] اس طرف ہے جہاں عام لوگ قائم ہوں۔ عوام الناس نے حضرت کی [illegible] بیعت کی ہے۔ اے لوگو اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

حکم بن جبل عبدی نے کہا ——— میری رائے یہ ہے [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاس آئیں گے تو ہم قتل کر دیں گے۔ اگر توقف کریں گے تو ان کو سمجھائیں گے۔ خدا کی قسم مجھے اس بات کی پرواہ نہیں۔ میں دونوں سے اکیلا لڑوں گا۔ اگرچہ میں زندہ رہنے کو دوست رکھتا ہوں۔ مجھے راہِ حق میں مرنے سے کوئی خوف یا دہشت نہیں ہوتی۔ یہ ایسی دعوت ہے، کہ جو اس میں مر جائے گا وہ شہید ہوگا۔ اور جو زندہ بچے گا۔ وہ کامیاب ہوگا۔ اجر سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف جلدی کرنا۔ دنیا میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ ربیعہ کا قبیلہ آپ کے ساتھ ہوگا۔

طلحہ، زبیر اور بی بی عائشہ کا بصرہ آنا

طلحہ اور زبیر جب بصرہ آ گئے۔ تو عثمان بن حنیف نے دو آدمیوں کے ذریعے طلحہ اور زبیر سے معذرت طلب کی، عمران بن حصین صاحب رسول اللہؐ اور ابو الاسود دوئلی کو بلا کر طلحہ کے اور زبیر کے پاس بھیجا۔ دونوں نے طلحہ کو آواز دی وہ آ گیا۔ ابو الاسود دوئلی نے کہا۔ کہ تم نے ہمارے مشورہ کے بغیر عثمان کو قتل کر دیا ہے۔ جب حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی تو اس میں بھی ہمارا مشورہ نہیں لیا۔ ہمیں عثمان کے قتل اور حضرت علی علیہ السلام کی بیعت پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ نا معلوم تمہاری رائے کیوں تبدیل ہو گئی کہ تم نے حضرت علیؑ کی بیعت توڑ دی۔ ہم پہلی بات پر قائم ہیں۔ تم بیعت کرنے کے بعد پھر گئے ہو۔

عمران نے طلحہ سے کہا کہ ——— تم نے عثمان کو قتل کیا۔ جب تم نے اس بات کو معیوب نہ سمجھا تو ہم نے بھی اس بات کو معیوب نہ سمجھا۔ تم نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی۔ ہم نے بھی اس کی بیعت کی۔ اگر عثمان کا قتل کرنا ٹھیک تھا تو تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔ اگر ٹھیک نہیں تھا تو تم نے اس میں زیادہ حصہ لیا ہے؟

طلحہ نے دونوں سے کہا ——— تمہارے ساتھی تو خلافت میں کسی کا حصہ تصور نہیں کرتے۔ ہم نے بیعت اس لئے نہیں کی تھی۔

ابو الاسود نے عمران سے کہا کہ طلحہ کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سلطنت کی حضرت علیؑ سے ناراض ہے۔ یہ دونوں طلحہ کے بعد زبیر کے پاس آئے اور کہا کہ ہم طلحہ کے پاس گئے تھے۔ اس نے اس طرح جواب دیا ہے۔ زبیر نے کہا ———

"ہماری روح ایک جسم دو ہیں یہ درست ہے کہ ہم نے عثمان کے بارے میں کوتاہیاں کی ہیں"

پھر دونوں عائشہ کے پاس آ گئے۔ اور کہا اے ام المومنین کہاں جانے کا قصد ہے۔ کیا اس بارے میں آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سند موجود ہے؟

انہوں نے کہا ——— عثمان مظلوم مارے گئے۔ اگر تمہارا کوڑا اور ڈنڈا گم ہو جائے یا کسی کو لگ جائے تو ہم غضب ناک ہو جاتے ہیں اور عثمان اگر قتل ہو جائیں تو ہم غضب ناک نہ ہوں؟"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوالاسود نے کہا آپ کو ساسے ڈنڈے، تلوار اور کوڑے سے کیا واسطہ؟
کہنے لگیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عثمان بن حنیف میرے ساتھ جنگ کرنا چاہتا ہے۔
ابوالاسود نے کہا ——— ہاں جنگ ہوگی اور سر اڑیں گے۔"
جہینہ کا غلام محمد بن طلحہ کے پاس آیا اور اس سے کہا بتاؤ قاتلانِ عثمان کون ہیں؟
اس نے کہا۔ ہاں بتاتا ہوں۔ خونِ عثمان کے تین حصے کرو ایک حصہ تو صاحبہ ہودج یعنی عائشہ کا ہے ایک حصہ سُرخ اونٹ پر بیٹھنے والے طلحہ کا اور ایک حصہ حضرت علی کا ہے
یہ سن کر وہ ہنسا اور حضرت علی علیہ السلام کے پاس چلا گیا۔ طلحہ کو جب اپنے بیٹے کی جو کہ عبادت گزار لوگوں میں سے تھا۔ یہ بات معلوم ہوئی تو اس سے کہا: ———
"کیا میں قاتلِ عثمان ہوں؟ کیا تو باپ پر گواہی دیتا ہے۔ تو عبداللہ بن زبیر جیسا بن جا۔ تو اس سے بہتر نہیں ہے۔ تیرا باپ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوا۔ یہ باتیں چھوڑ دے ورنہ جاگ جا۔ تیری مدد جو ہوگی وہ ایک آدمی کے برابر ہوگی جب کہ تیرا فساد عام لوگوں کے برابر ہوگا۔
بیٹے نے کہا ——— میں نے جو کچھ کہا ہے حق کہا ہے اور میں ہرگز لوٹ کر نہ جاؤں گا۔

حضرت علی علیہ السلام کا کوفہ میں تشریف لانا

حضرت علی علیہ السلام جب کوفہ کے قریب اترے تو آپ نے عمار بن یاسر اور محمد بن ابوبکر کو ابوموسیٰ اشعری اور کوفہ والوں کے پاس بھیجا (ابوموسیٰ اشعری عثمان کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا) اور کہا کہ انہیں میری مدد کے لئے آمادہ کریں۔ دونوں اس کے پاس آئے اور لوگوں کو آپ کی مدد کی دعوت دی۔ رات کے وقت لوگ موسیٰ اشعری کے پاس آئے۔ اور پوچھا کہ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ہم ان دونوں کے ساتھ ان کے صاحب کے پاس چلے جائیں یا نہ؟
ابوموسیٰ نے کہا ——— اگر اپنی آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ۔
پس لوگوں نے حضرت علیؑ کی مدد میں سردمہری سے کام لیا۔ عمار اور محمد کو جب موسیٰ کی یہ بات معلوم ہوئی تو دونوں اس کے پاس آئے اور اسے بُرا بھلا کہا۔
ابوموسیٰ نے کہا ——— عثمان کی بیعت میری اور آپ کے صاحب کی گردن پر موجود ہے۔ اگر ہم جنگ کریں تو کس سے کریں؟ ہمیں پہلے عثمان کے قاتلوں سے فارغ ہونا چاہیئے۔"
ابوموسیٰ منبر پر بیٹھ گئے اور کہا ——— اے لوگو! یہ ایک فتنہ ہے، سونے والا جاگنے والے سے، بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے۔ کھڑا ہونے والا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا سوار ہونے والے سے بہتر ہے۔ جب تک یہ فتنہ ختم ہو جائے اپنی تلوار کو نیام میں رکھیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمار یاسر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے کہا کہ "ابوموسیٰ نے تمہیں ان دو جماعتوں میں سے کسی ایک کا بھی ساتھ دینے سے روکا ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم جو کچھ اس نے کہا وہ درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مومنین کے دو گروہ لڑ رہے ہوں تو ان میں صلح کرا دو۔ اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو اور اس وقت تک لڑو کہ جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا نہ ہو جائے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ اس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہے۔ کہ تم تماشہ دیکھتے رہو اور لوگ ایک دوسرے کا خون بہاتے رہیں۔ ہمارے ساتھ ان دونوں جماعتوں کے پاس چلو اور ان کے دلائل سنو، جس کے دلائل درست ہوں۔ اس کا ساتھ دو۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے امر کو ٹھیک کر دیا تو تم ثواب کے مستحق ہو کر گھروں کو لوٹ جاؤ گے۔ اسی سے تم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو گے۔ اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو دیکھو کہ باغی گروہ کون سا ہے۔ اس سے لڑو حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے پر راضی ہو جائے۔ یہی حکم تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور یہی بات تم پر فرض قرار دی ہے"۔

جب وہ ملاقات کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ابوموسیٰ کی بابت آگاہ کیا۔ تو آپ نے مندرجہ ذیل حضرات کو ابوموسیٰ کے پاس بھیجا حسن بن علی علیہ السلام۔ عبداللہ بن عباس۔ عمار بن یاسر اور قیس بن سعد۔ ان حضرات کے ذریعے اہل کوفہ کو خط لکھا ـــــــــــ

"اما بعد! میں تمہیں امر عثمان کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں تاکہ سننے والا دیکھنے والے کی مانند ہو جائے۔ لوگوں نے عثمان کے عیوب بیان کئے۔ میں مہاجرین میں سے ایک آدمی تھا۔ جس کے عیب بہت کم۔ طلحہ اور زبیر نے عثمان کے خوب کیڑے نکالے، عائشہ عثمان سے ناراض تھی، آخرکار لوگوں نے عثمان کو قتل کر دیا۔ پھر لوگوں نے خوشی سے میری بیعت کی اوروں کی طرح ان دونوں نے بھی میری بیعت کی۔ اور پھر مجھ سے عمرہ ادا کرنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دیدی۔ انہوں نے بیعت توڑ دی اور جنگ پر آمادہ ہو گئے۔ ام المومنین کو گھر سے نکالا تاکہ اس کو فتنہ کا ذریعہ بنا سکیں۔ یہ بصرہ میں پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ اہل بصرہ کو استعمال کریں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم لوگ میری بات مانتے ہیں یا نہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو دخل ہے۔ میں اپنے فرزند امام حسنؑ، ابن عم عبداللہ بن عباس، عمار بن یاسر اور قیس بن سعد کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ ہماری توقع پر پورا اترنا۔ اللہ مددگار ہے"۔

امام حسنؑ کیا تھ یہ حضرات کوفہ میں ابوموسیٰ کے پاس آئے اور اسے حضرت علیؑ کی طرف دعوت دی۔ اس نے ان سے بیعت کی۔ ابوموسیٰ منبر پر چڑھ گیا۔ امام حسنؑ اس سے ایک سیڑھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیچے تشریف فرما ہوئے۔ انہیں حضرت علیؑ کی نصرت کی دعوت دی اور ان سے ان کی قرابت اور سبقت اسلام کی بنیاد پر دی۔ طلحہ اور زبیر کے بیعت کرنے اور توڑنے سے انہیں آگاہ کیا۔

شریح بن ہانی نے کہا ——— ہم مدینہ جا کر قتل عثمان کے صحیح حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے گھروں میں لایا ہے۔ ان کی دعوت کی مخالفت نہ کرو۔ اگر آپ نے ہماری مدد نہ کی تو ہم تب بھی بخوشی آپ کی مدد کریں گے

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— تمہیں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی آمد کی اطلاع ہو چکی ہے۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تمہیں مدد کے لئے آمادہ کر سکیں۔ کیوں کہ تم سردارانِ انصار اور رؤسائے عرب ہو اور تمہیں یہ بات معلوم ہو چکی ہے۔ کہ طلحہ اور زبیر نے بیعت توڑ دی ہے اور وہ عائشہ کو لیکر آمادۂ قتال ہیں۔ تمہیں عورتوں کی کمزوری رائے اور کمزوری ایمان کے متعلق علم ہے۔ جو کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا ہے خدا کی قسم اگر تم میں سے کسی نے آپ کی مدد نہ کی تو مجھے پوری امید ہے کہ حضرت کے ساتھ جو انصار و مہاجر آئے ہیں وہ حضرت کے لئے کافی ہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد کرو، وہ تمہاری مدد کرے گا۔ (حضرت علی علیہ السلام کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد کرنا ہے)

عمار بن یاسر نے کوفہ والوں سے کہا ——— اگرچہ ہماری خبریں تم سے پوشیدہ رہیں۔ لیکن ہمارے امور کی انتہا تم تک پہنچ چکی ہے۔ قاتلانِ عثمان، عثمان کے قتل کا انکار نہیں کر سکتے انہوں نے کتاب خدا کو اپنے اور اپنے دعویداروں کے درمیان حجت قرار دیا ہے۔ اسی کتاب خدا کے ذریعے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔ طلحہ اور زبیر سب سے پہلے اشخاص ہیں جنہوں نے عثمان کو سزاوار قرار دیا۔ اور آخر میں اس کے قتل کر دینا کہہ دیا۔ ان دونوں نے سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی اور پھر اس کو بغیر کسی وجہ کے توڑ دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے فرزند حضرت امام حسنؑ تمہارے سامنے موجود ہیں تم ان کے مراتب سے اچھی طرح واقف ہو۔ یہ تمہیں اپنی مدد کے لئے بلاتے ہیں۔ حضرت علیؑ، مہاجرین، اہل بدر اور انصار کی معیت میں تشریف لا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کرو، وہ تمہاری مدد کرے گا۔ (حضرت علی علیہ السلام کی مدد کرنا، خدا کی مدد کرنا ہے)

قیس بن سعد لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے ——— کہ اگر یہ امر اہل شوریٰ ہی کے ذریعے طے ہو سکتا ہے تو پھر حضرت علی علیہ السلام ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ جو شخص اس بات کا منکر ہو گا۔ اس سے لڑنا حلال ہے طلحہ اور زبیر کس طرح حیلے بہانے کر سکتے ہیں جب کہ انہوں نے رضا اور رغبت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے حضرت علیؑ کی بیعت کی تھی۔ اور پھر حسد کی وجہ سے ان کے خلاف ہوگئے۔ تمہارے پاس انصار اور مہاجر آ چکے ہیں۔

طلحہ، زبیر اور عائشہ کا بصرہ میں آنا

جب طلحہ، زبیر اور عائشہ بصرہ میں آ چکے تو لوگوں نے راستے میں بی بی عائشہ سے پوچھا تھا کہ تم گھر سے کیوں نکلی ہو۔ جب لوگوں نے اس کے متعلق بار بار پوچھا تو عائشہ جو کہ بلیغ تقریر کرنے والوں میں سے تھیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہنے لگیں۔ ——

اے لوگو! خدا کی قسم عثمان سے ایسا گناہ سرزد نہیں ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے قتل کر دیا جاتا۔ وہ مظلوم مارے گئے ہیں۔ ہم تم سے ایک کوڑے اور لاٹھی کی وجہ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ عثمان قتل ہوا اور ہم ناراض نہ ہوں؟ انصاف یہ ہے کہ تم قاتلانِ عثمان کو تلاش کرو اور انہیں قتل کرو۔ خلافت کا مسئلہ شوریٰ میں پیش کرو۔ جس طرح کہ عمر نے پیش کیا تھا۔

بعض لوگ کہتے تھے کہ تم نے سچ کہا اور بعض کہتے تھے کہ تم نے جھوٹ کہا۔ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کو مارنے لگے۔

اسی دوران میں بصرہ کا ایک شریف آدمی طلحہ کا لکھا ہوا ایک خط ہاتھ میں لیکر آیا۔ جس میں لوگوں کو عثمان کے قتل کے لئے اکسایا گیا تھا۔ اور طلحہ سے کہا کہ اس خط کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا تم اس خط کی تردید کیسے کر سکتے ہو۔ کل تو تم نے یہ خط لکھ کر ہم کو عثمان کے قتل پر آمادہ کیا تھا اور آج ہمیں اس کے خون کا بدلہ لینے کی دعوت دے رہے ہو۔ تم دونوں یہ کہتے ہو کہ حضرت علیؑ نے تم کو اپنی بیعت سے پہلے تمہیں لوگوں سے بیعت لینے کی دعوت دی تھی۔ چونکہ تم دونوں عمر میں بڑے تھے۔ تم دونوں نے اس بات سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؑ کی قرابت اور سبقتِ اسلام کی وجہ سے تم دونوں نے حضرت علیؑ کی بیعت کی۔ اب تم کس طرح ان کی بیعت توڑتے ہو؟ جب کہ وہ تمہیں پہلے دعوت لینے کی دعوت دے چکے ہیں؟

طلحہ نے کہا —— ہمیں بیعت کی اس وقت دعوت دی گئی جب کہ وہ خلافت کو غصب کر چکے تھے۔ اور لوگوں نے اس کی بیعت کر لی تھی۔ ہم نے اس لئے بیعت کی کہ اب حضرت علیؑ ہماری بات نہیں مانیں گے اور اگر آپ نے ایسا کر بھی لیا تو مہاجرین و انصار ہرگز ایسا نہ کرتے۔ ہمیں اس بات کا خوف تھا کہ اگر ہم بیعت نہ کرتے تو ہم میں لڑائی ہو جاتی۔ ہم نے مجبوری سے بیعت کی ہے۔

اس نے کہا —— اب عثمان کے بارے میں تمہاری رائے کیوں تبدیل ہو گئی ہے؟

انہوں نے کہا —— ہم نے عثمان پر جو الزامات لگائے انہوں نے ان کی نفرت نہ کی۔ تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب اس کا صرف یہی علاج ہے۔ کہ ہم اس کے خون کا بدلہ لیں۔ اس نے کہا اب تم دونوں مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہو۔

انہوں نے کہا ہماری بیعت حضرت علیؑ سے جنگ کرنے اور ان کی بیعت توڑنے پر کرو۔

اس نے کہا ——— اگر تمہارے بعد حضرت علیؑ آجائیں اور جس طرح تم نے کہا وہ بھی کہیں تو ہم کیا کریں؟

انہوں نے کہا ——— تم بیعت نہ کرو۔

اس نے کہا ——— یہ تم دونوں نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ تم مجھے حضرت علی علیہ السلام سے لڑنے اور بیعت توڑنے کا حکم دیتے ہو۔ حالانکہ ان کی بیعت تمہارے اور ہمارے گلے پر موجود ہے مجھے اس شخص کی بیعت سے منع کرتے ہو۔ جس کی بیعت تم خود کر چکے ہو ہم حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر چکے ہیں۔

لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ عثمان بن حنیف کے ساتھ، دوسرا طلحہ اور زبیر کے ساتھ جاریہ بن قدامہ نے ام المومنین سے کہا کہ ——— عثمان کا قتل ہونا ہمیں اتنا ناگوار نہیں جتنا کہ آپ کا گھر سے نکلنا اور اس ملعون اونٹ پر سوار ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حرمت اور پردہ عطا فرمایا ہے لیکن تم نے پردہ کی ہتک کی اور اپنی حرمت حلال کی۔ جو شخص تم سے جنگ کرنی جائز سمجھے گا۔ وہ تمہارا قتل کرنا بھی جائز سمجھے گا۔ اے ام المومنین! اگر آپ ہمارے پاس خوشی سے آئی ہیں تو اپنے گھر واپس چلی جائیں اور اگر مجبوری کے عالم میں آئی ہو تو اللہ سے توبہ کرو۔

حضرت علی علیہ السلام کے عامل بصرہ عثمان بن حنیف کے اصحاب کا قتل ہونا

بصرہ کے لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور طے پایا کہ دارالامارہ، مسجد اور بیت المال عثمان بن حنیف کے لئے ہو۔ اس کے اصحاب ان مقامات پر جہاں چاہیں قیام کریں۔ طلحہ اور زبیر کے اصحاب جہاں چاہیں رہائش رکھیں۔ حتیٰ کہ حضرت علیؑ آجائیں۔ اگر ان حضرات کا اتفاق ہو گیا تو لوگ بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اگر ان میں اتفاق نہ ہو سکا تو پھر لوگوں کی مرضی ہے۔ جس کے ساتھ چاہیں مل جائیں۔ پھر ان پر اللہ کے عہد کا پاس اور نبی علیہ السلام کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ فریقین اپنی صداقت پر گواہ پیش کریں۔

عثمان دارالامارہ میں چلا گیا اور لوگوں سے کہا کہ ہتھیار اتار دو اور اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ لوگ منتشر ہو گئے۔ بنو عبدالقیس کے سوا سب نے اپنے مافی الضمیر کو پوشیدہ رکھا۔ وہ کھلم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علی کی نصرت کا اظہار کرتے تھے۔ حکیم بن جبلہ ان کا سردار تھا۔ یہ اس کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اس نے ان سے کہا کہ عثمان بن حنیف کا خون محفوظ ہے۔ اس کی امانت ادا کرنا چاہیئے۔ اگر چاہیے میر دیکھتے ہم دیکھیں کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ کیونکر عامل اور بھالیہ ہو سکتے ہیں۔ مددگار لیکر چل پڑو اور دشمن سے جہاد کرو۔ یا تو عزت سے مر جاؤ گے۔ یا آزادی سے زندگی بسر کرو گے۔

عثمان بن حنیف کئی دن تک دارالامارہ میں مقیم رہا۔ ایک تاریک رات کو جب کہ بارش ہو رہی تھی۔ طلحہ، زبیر اور مروان آدھی رات کے وقت ایک جماعت لیکر اس کے پاس پہنچ گئے۔ عثمان سویا ہوا تھا۔ انہوں نے چالیس پہرے دار قتل کر دیئے۔ عثمان بن حنیف باہر نکلا۔ اس پر سختی کی اور گرفتار کر لیا۔ آپ کے اصحاب کو قتل کیا۔ مروان نے عثمان کو پکڑ کر اس کی داڑھی، سر اور ابرو کے بال نوچ ڈالے۔ عثمان بن حنیف نے مروان کو دیکھ کر کہا کہ —— اگرچہ تو نے دنیا میں مجھے تکلیف دی ہے۔ لیکن آخرت میں تکلیف نہیں دے سکے گا۔

فریقین کا جنگ پر آمادہ ہونا

لوگ لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر زبیر نے جنگ کی ترتیب شروع کی۔ پیادہ فوج کا سردار عبداللہ بن زبیر کو مقرر کیا۔ قلب لشکر میں محمد بن طلحہ کو، مقدمہ میں مروان کو، میمنہ پر عبدالرحمٰن بن عبادہ، میسرہ پر ہلال بن وکیع۔ جب زبیر جنگ کی تیاری سے فارغ ہوا تو لوگوں سے کہا —— انتہائی صبر سے کام لو۔ تم اس شخص سے جنگ لڑو گے۔ جس کا جنگ کرنے میں کوئی مشابہ نہیں۔ اس کے ساتھ بڑے بڑے بہادر ہیں۔

جس وقت حضرت علی کو ان لوگوں کی تیاری کا علم ہوا۔ تو آپ نے بھی لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کیا۔ مقدمہ میں عبداللہ بن عباس، ساقہ پر ہند مرادی، تمام گھوڑ سواروں پر عمار یاسر اور پیادہ فوج پر محمد بن ابی بکر کو مقرر کیا۔

پھر آپ نے طلحہ اور زبیر کی طرف ایک خط لکھا۔ ——

"اما بعد، کہ جب تک تم دونوں نے میری بیعت کا ارادہ نہیں کیا۔ میں نے اس وقت تک لوگوں کو نہیں بلایا۔ جب تک تم دونوں نے آ کر مجھے بیعت لینے پر آمادہ نہیں کیا۔ میں نے اس وقت تک لوگوں سے بیعت نہیں لی۔ جس وقت کہ تم نے میری بیعت نہیں کر لی۔ عام لوگوں نے میری بیعت سلطان خاص کے لئے نہیں کی۔ اگر تم نے میری بیعت مجبوراً کی ہے۔ تو اس سے تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ ظاہراً تم نے اطاعت کی۔ باطناً تم نے نافرمانی کی۔ اگر تم نے میری بیعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوشی سے کی ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ جاؤ گے۔

اے زبیر! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوار اور حواری تھے۔

اے طلحہ! تم شیخ المہاجرین تھے۔ اس امر میں شامل ہونے سے پہلے الگ رہتے تو زیادہ آسان تھا۔ بہ نسبت اس کے کہ اقرار کے بعد نکلنا مشکل ہے تم نے عثمان کا الزام مجھ پر لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ مدینے کے وہ لوگ کریں گے جن کا اس واقعہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ تمہارا یہ الزام کہ میں نے قاتلانِ عثمان کو پناہ دی ہے۔ اس کے متعلق یہ ہے کہ عثمان کی اولاد موجود ہے۔ وہ میری اطاعت میں داخل ہوں پھر اپنے باپ کا مقدمہ میرے سامنے پیش کریں۔ تمہارا عثمان سے کیا تعلق ہے۔ خواہ وہ ظالم یا مظلوم مارے گئے ہوں۔ تم دونوں نے میری بیعت کی ہے۔ تم دونوں خبیث عادتوں میں گرفتار ہو، ایک تو تم نے بیعت کو توڑا، دوسرے تم نے اپنی ماں کو گھر سے نکالا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عائشہ کو لکھا:

"تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی مول لیکر گھر سے نکلی ہو، تم وہ چیز طلب کرتی ہو، جس کی ذمہ داری تم پر عائد نہیں ہوتی۔ عورتوں کا جنگ کرنے اور لوگوں کی صلح کرانے سے کیا تعلق ہے؟ تم خونِ عثمان کا بدلہ طلب کرتی ہو۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم مجھے تو اس شخص پر افسوس ہے۔ جس نے تم کو اس مصیبت میں ڈالا اور گناہ کا ارتکاب کرایا ہے۔ جو قتل عثمان سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ تم بذاتِ خود ناراض نہیں ہوئیں بلکہ تمہیں ناراضگی پر آمادہ کیا گیا ہے۔ تم خود برانگیختہ نہیں ہوئیں بلکہ تمہیں برانگیختہ کیا گیا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور گھر چلی جاؤ۔"

طلحہ اور زبیر نے جواب دیا

"آپ اس وقت تک ہم سے راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ ہم آپ کی اطاعت نہ کریں۔ اور ہم آپ کی اطاعت ہرگز نہیں کریں گے۔ جو مرضی ہو کیجئے۔"

عائشہ نے جواب دیا:

"سرزنش سے کام اونچا ہو گیا ہے"

حضرت علی علیہ السلام کے قاصد بصرہ سے واپس آ گئے۔ بعض لوگوں نے آپ کی اطاعت کی بعض عائشہ طلحہ اور زبیر سے مل گئے۔ احنف بن قیس نے حضرت علیؑ کے پاس اپنا قاصد بھیجا کہ اگر آپ آجائیں تو میں اپنے اہل بیت سے سو آدمی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا اور اگر آپ چاہیں تو چار ہزار تلواریں آپ سے روک سکتا ہوں۔ حضرتؑ نے کہلا بھیجا کہ تمہاری مدد یہی ہے کہ تم چار ہزار تلواریں روک لو۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

احنف نے بنو تمیم کو جمع کیا اور کہا کہ اے گروہ بنو تمیم اگر اہل بصرہ غالب آ گئے تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اگر حضرت علی علیہ السلام غالب آ گئے تو وہ ہرگز تمہیں نہیں بخشیں گے۔ تم ان کو خلیفہ تسلیم کر چکے ہو۔ بنو تمیم الگ ہو گئے اور انہوں نے کسی گروہ کا ساتھ نہ دیا۔

جب حضرت علی علیہ السلام نے طلحہ اور زبیر کے پاس خط بھیجا تو ان کے پاس زید بن اسود آیا اور ان دونوں سے کہا:———

حضرت علیؑ نے تمہیں بہت خط لکھے ہیں۔ وہ تمہیں مطیع کرنا چاہتے ہیں اور تم انہیں مطیع کرنا چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اگر تم نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت خوشی سے کی ہے تو تمہاری خاطر بہتر ہے کہ ڈرو۔ دودھ ابھی تھنوں میں موجود ہے جب نکل جائے گا تو واپس نہیں آئے گا۔ اگر تم نے مجبوراً حضرت علیؑ کی بیعت کی ہے تو اس بات پستان کو جھاڑ دیا ہے۔ اور اس دودھ کو واپس کر دو۔ ہمیں خطوط کی ضرورت نہیں ہے۔

طلحہ، عائشہ اور زبیر جنگ کے لئے نکلے۔ عائشہ ایک اونٹ پر جس پر کجاوا رکھا ہوا تھا، سوار ہوئی۔ اس کجاوے پر لوہے کے پردے لگے ہوئے تھے۔ یہ لوگ بصرہ سے نکل کر حضرت علیؑ سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں میں اعلان کیا کہ کوئی شخص دشمن کے لشکر پر پتھر اور نیزے سے وار نہ کرے تاکہ میں ان پر اتمام حجت کر سکوں۔ آپ نے لڑائی سے پہلے طلحہ اور زبیر سے کہا کہ عائشہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی قسم دے کر چار باتوں کی تصدیق کراؤ کہ کیا کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے نزدیک مجھ سے بہتر ہو۔ میں تمام لوگوں سے پہلے اسلام لایا ہوں۔ میں نے اپنی تلوار اور نیزے سے کفار عرب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچایا۔ میں خون عثمان سے بری ہوں۔ میں نے کسی کو اپنی بیعت کے لئے مجبور نہیں کیا۔ تم دونوں سے عثمان کے بارے میں میرا رویہ اچھا تھا۔"

طلحہ نے غلیظ جواب دیا۔ اور زبیر نے نرم جواب سے کام لیا۔ پھر حضرت علیؑ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے عرض کی یا امیر المومنین دونوں نے کیا جواب دیا۔

حضرتؑ نے فرمایا——— دونوں کا نظریہ مختلف ہے، زبیر تو منت سماجت کر کے لایا گیا ہے۔ وہ تم سے نہیں لڑے گا۔ میں نے طلحہ سے حق بات کا سوال کیا اس نے باطل جواب دیا۔ میں نے حق کے ساتھ اسے بلایا وہ مجھے شک کے ساتھ بلا رہا ہے۔ میرا حق پر قائم ہونا اسے کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اس کا باطل پر رہنا مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہ کل پہلے حملے میں مارا جائے گا۔

پھر حضرتؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہباء نامی خچر پر سوار ہو کر دونوں صفوں کے درمیان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریف لائے۔ آپ ننگے سر تھے۔ فرمایا زبیر کہاں ہے۔ وہ حاضر ہوا۔ حضرت علیؑ نے پوچھا۔ —— اے ابو عبداللہ! یہاں کیوں آئے ہو؟

کہنے لگا —— عثمان کے خون کا بدلہ لینے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا —— اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے جس نے عثمان کو قتل کیا۔ اے زبیر میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ ایک دفعہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ اور رسول اللہ نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ میرے پاس سے گزر ہوا۔ رسول اللہ نے مجھے سلام کیا اور ہنس پڑے۔ پھر تمہاری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تھا کہ —— اے زبیر تم علیؑ سے لڑو گے اور اس پر ظلم کرو گے:

زبیر نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ —— حضرت نے فرمایا —— پھر تم مجھ سے کیوں لڑتے ہو؟ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس حدیث کو بھول گیا تھا۔ اگر مجھے یاد رہتی۔ تو ہرگز آپ کے خلاف خروج نہ کرتا۔ اور نہ آپ سے لڑتا۔

حضرتؑ واپس اپنے اصحاب میں تشریف لائے۔ انہوں نے کہا۔ یا امیرالمومنین آپ بلا ہتھیار اس شخص کے پاس گئے جو ہتھیار لگائے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا —— تم جانتے ہو میں کس سے ملا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا زبیر رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ کا فرزند ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ مجھ سے نہیں لڑے گا۔ میں نے اسے رسول اللہ کی حدیث یاد دلائی۔ اس نے کہا اگر آپ پہلے یاد دلا دیتے میں آپ کے پاس نہ آتا۔ انہوں نے کہا۔ یا امیرالمومنینؑ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمیں جنگ میں اس سے ڈر لگتا تھا۔ اس کے سوا ہم کسی کو اہمیت نہیں دیتے۔ باقی سب محمل کے گرد قتل پڑے ہونگے

زبیر کا جنگ سے انکار کرنا۔

زبیر بی بی عائشہ کے پاس آیا اور کہا اے اماں میں حالت شرک یا حالت اسلام میں کسی ایسی لڑائی میں شامل نہیں ہوا۔ جس میں اس قدر تذبذب ہوتا۔ اب میرا فیصلہ ہے کہ میں علیحدہ رہوں۔ عائشہ نے کہا اے ابو عبداللہ اولاد عبدالمطلب کی تلواروں سے ڈرتے ہو۔ کیا خدا کی قسم اولاد عبدالمطلب کی تلواریں تیز اور لمبی ہیں۔ جنہیں نجیب النسل نوجوان اٹھائے ہوئے ہیں؟ اس نے اپنے فرزند عبداللہ سے کہا تم جاؤ اور جنگ جانتے ہیں تو گھر جاتا ہوں۔

عبداللہ نے کہا اب جاتے ہو جب کہ جنگ کی تیاری ہو چکی ہے۔ دونوں گروہ جمع ہو چکے ہیں۔ زبیر نے کہا میں یہ بزدلی کی وجہ سے نہیں کر رہا۔ جاہلیت اور اسلام میں جو بھی مجھ سے لڑا میں نے اس کو ختم کیا۔ عبداللہ نے کہا پھر کیوں جاتے ہو۔ کہا اگر تم اس بات کو جانتے وہ مزید تمہیں پھیر دیتی۔ عبداللہ بن زبیر نے لوگوں کا ساتھ دیا۔

زبیر بن عوام کا قتل ہونا

زبیر جب واپس مدینہ جا رہا تھا تو راستے میں اسے ابن جرموز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملادہ اس کے پاس اتر گیا۔ اس نے کہا اے ابو عبداللہ! تم نے جنگ کو ظالم یا مظلوم ہو کر زندہ کیا اور پھر واپس بھی جا رہے ہو۔ تائب ہو کر جا رہے ہو یا عاجز ہو کر؟ اس نے مزید کہا کہ مجھے پانچ باتوں کے بارے میں آگاہ کرو۔ زبیر نے کہا بتاؤ۔ تم نے عثمان کو کیوں چھوڑا۔ علیؑ کی بیعت کیوں کی؟ ام المومنین کو گھر سے کیوں نکالا۔ بیٹے کے پیچھے نماز کیوں پڑھی؟ اور جنگ سے کیوں منہ موڑا۔ زبیر نے کہا ہاں ان باتوں کی وضاحت کرتا ہوں۔

"عثمان کو اس نے چھوڑا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں غلطی قدر کی لہذا اس نے توبہ کرنے میں تاخیر کی۔ جہاں تک حضرت علیؑ کی بیعت کا تعلق ہے۔ چونکہ مہاجرین و انصار نے آپ کی بیعت کی تھی۔ اگر میں بیعت نہ کرتا تو مجھے اپنے قتل ہونے کا ڈر تھا۔ ہم نے اپنی ماں عائشہ کو جس مقصد کے لئے گھر سے نکالا وہ پورا نہیں ہوا۔ اپنے بیٹے کے پیچھے نماز اس لئے پڑھی تھی کہ اس کو عائشہ نے آگے بڑھایا تھا۔ اور میری طاقت سے یہ بات باہر تھی۔ جنگ کے ذکر کے بارے میں بزدلی کے علاوہ جو خیال کیجئے وہ درست ہے۔"

ابن جرموز نے کہا ابن صفیہ پر افسوس ہے کہ جنگ کی آگ بھڑکا کر اپنے گھر والوں کے پاس جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے قتل کرے اگر میں اسے قتل نہ کردوں، ناصح کے طور پر اس نے کہا کہ گھر تک جانے کے راستے میں جنگلات ہیں میری اونٹنی لے لیجئے۔ گھوڑا اور زرہ مجھے دے دیجئے۔ یہ دونوں اس بات کی علامت ہیں کہ تم جنگ سے مڑ کر نہیں جا رہے۔

زبیر نے کہا میں رات کو اس بارے میں سوچوں گا۔ ابن جرموز نے جب زیادہ اصرار کیا تو زبیر نے دونوں چیزیں دے دیں۔ ابن جرموز خالی ہاتھ زبیر کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ ابن جرموز نے احنف بن قیس سے زبیر کے بارے میں پوشیدہ باتیں کیں، احنف نے کہا اس کو قتل کر دو، اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے یہ دھوکہ باز ہے۔ زبیر کے پاس کلب کے قبیلے کا ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن جرموز جنگ سے خدا کے خوف سے نہیں بھاگ رہا بلکہ وہ احنف کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ احنف حضرت علی کی مدد نہ کرنے ذکر نے سے شرمسار ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کے وسیلے سے حضرت علی علیہ السلام کے پاس جائے۔ تلوار اور گھوڑا آپ سے لے لیا وہ میری اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ رات میرے پاس بسر کیجئے پھر تشریف لے جانا۔ زبیر نے کہا بھائی کلب آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ اس نے کہا کہ زرہ اور گھوڑا دونوں چیزیں واپس لے لو جب آپ زرہ پوش ہو کر گھوڑے پر سوار ہوں گے تو کوئی آپ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔

زبیر صبح سویرے چل پڑا۔ ابن جرموز بھی ساتھ ہو لیا۔ اس نے زرہ پر کپڑا پہنا ہوا تھا۔ جب زبیر وادی سباع میں پہنچا تو ابن جرموز نے زبیر کو غافل پا کر اسے نیزہ مارا۔ جس سے وہ مر گیا۔ اس کا سر اور مال لے کر ابن جرموز اپنی قوم میں آیا۔ اس سے قوم کے ایک آدمی نے کہا۔ ابن جرموز خدا کی قسم تم نے تمام یمن کو رسوا کر دیا۔ تم نے زبیر مہاجرین کے سردار، رسول اللہؐ کے سوار، حواری اور آپ کی پھوپھی کے فرزند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو قتل کر دیا ہے۔ خدا کی قسم اگر تم اسے جنگ میں قتل کرتے تو پھر بھی ہمیں یہ ناگوار گزرتا۔ اور ہم ذلت محسوس کرتے چہ جائیکہ تو نے اسے اپنی ہمسائیگی اور اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہونے کے باوجود قتل کر دیا۔ خدا کی قسم تمہیں دوزخ کی بشارت ہو۔

یہ سن کر ابن جرموز ناراض ہوا۔ اور کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں نے اس کو اس کی بھلائی کی خاطر قتل کیا ہے مجھے اس میں قصاص کا خوف نہیں ہے اور نہ میں کسی قریشی سے مرعوب ہوں۔ اس کا قتل کرنا میرے لئے آسان تھا۔

دونوں صفوں کے درمیان طلحہ کا خطاب

زبیر کے چلے جانے کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے طلحہ سے کہا تم یہاں کیوں آئے ہو؟
اس نے کہا کہ خون عثمان کا قصاص لینے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا ——— اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے۔ جس نے عثمان کو قتل کیا ہے۔

طلحہ ——— ہمارے اور قاتل عثمان کے درمیان فیصلہ کیجئے۔ آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ چار وجوہات سے مومن کا قتل جائز ہے۔ زنا کرے تو رجم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرے یا اسلام سے منحرف ہو یا جان بوجھ کر مومن کو قتل کرے۔ آپ کو علم ہے کہ عثمان نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب نہیں کیا؟

حضرت علیؑ ——— نہیں۔

طلحہ ——— آپ نے عثمان کو قتل کرنے کا حکم دیا!

حضرت علیؑ ——— ایسا نہیں ہے۔

طلحہ ——— آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ ہم خلافت کا مسئلہ شوریٰ میں لے جاتے ہیں۔ اگر مسلمان آپ کی خلافت کے بارے میں راضی ہو گئے تو میں بھی عام مسلمانوں کی طرح آپ کی اطاعت کر لوں گا۔ اگر وہ اس بات پر راضی نہ ہوئے تو جہاں اور مسلمان ہوں گے۔ میں بھی وہیں ہوں گا۔

حضرت علیؑ ——— اے ابو محمد تم نے خوشی سے میری بیعت نہیں کی تھی؟ اسے کیوں توڑتے ہو؟

طلحہ ——— میں نے آپ کی بیعت اس وقت کی تھی جبکہ آپ کی تلوار میری گردن پر بلند تھی۔

حضرت علیؑ ——— اگر میں کسی کو بیعت پر مجبور کرتا تو سعد، ابن عمر، محمد بن مسلمہ کو مجبور کرتا۔ انہوں نے بیعت سے انکار کیا میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

طلحہ ——— شوریٰ میں چھ آدمی تھے۔ دو مر گئے۔ ہم تین آدمی آپ کی بیعت کو ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت علیؑ ——— یہ مطالبہ بیعت کرنے سے پہلے کرتے اب تو صرف ایک وجہ ہے بیعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے بدل سکتے ہو۔ وہ یہ ہے کہ خلیفۂ وقت سے کوئی حدث صادر ہو۔ اگر میں نے دین میں کوئی احداث کیا ہو تو خدا مجھے اس سے آگاہ کرو۔ تم نے اپنی عورتوں کو تو اپنے گھروں میں بٹھا رکھا ہے اور اپنی ماں عائشہ کو گھر سے نکال کر میدان میں لے آئے ہو۔ دین میں یہ سب سے بڑا احداث ہے کیا اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں گے۔ تم نے ان کے قائم کئے ہوئے پردہ کی پردہ دری کی ہے۔ اس کو پردہ سے نکال کر باہر لے آئے ہو؟

طلحہ ——— بی بی عائشہ اصلاح امت کے لئے باہر تشریف لائی ہیں۔

حضرت علیؑ ——— اس کو دوسروں کی اصلاح کی بجائے اپنی اصلاح کی سخت ضرورت ہے اے شیخ نصیحت قبول کرو، عیب کے ساتھ تو پر قبول کر لو۔ اس سے پہلے کہ تم عار اور دوزخ میں گرفتار ہو جاؤ۔

جنگ کی آگ بھڑک اٹھنا

دونوں فوجیں آمنے سامنے صف آراتھیں کہ اچانک دشمن کی طرف سے علیؑ کے ساتھی کو ایک تیر لگا۔ وہ شخص آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ انہوں نے کہا یا امیر المومنین ہمارا بھائی قتل کر دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو مہلت دو، عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا کب تک ہم ان کو مہلت دیتے رہیں؟ خدا کی قسم ہم نے اور آپ نے اس کو مہلت دی۔ اگر مہلت دینا ہی مقصد ہے تو ہمیں لڑنے کی اجازت دیں یا پلٹ جانے کی۔ آپ ہمارے سینوں کو کب تک نشانہ بنوائیں گے وہ ہمیں ایک ایک کرکے قتل کریں گے۔ آپ نے فرمایا عذر کا وقت گزر گیا۔ میرے بیٹے محمد کہاں ہیں۔ محمد نے عرض کی میں یہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا بیٹا علم لو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام دونوں علم لینے لگے۔ آپ نے ان کو علم نہ دیا۔ شفقت کی وجہ سے انہیں مؤخر رکھا۔

محمد نے علم لے لیا۔ علی علیہ السلام لبعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوار ہوئے۔ آپ کی زرہ زیب تن فرمائی، آپ دراز شکم تھے۔ جہاد کے لئے تشریف لے گئے۔ اپنے بیٹے سے فرمایا بہت آگے جاؤ، لوگوں کو روند دو۔ اسی دوران میں آپ نے ایک آواز کو سنا۔ فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا گیا کہ عائشہ قاتلان عثمان پر لعنت بھیج رہی ہے۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ کرکے فرمایا:

"پالنے والے قاتلانِ عثمان پر پہاڑوں اور میدانوں میں لعنت فرما"

آپ نے لشکر کے تین حصے کر دیئے۔ قلب لشکر میں خود تھے میمنہ پر اور ربیعہ کو میسرہ پر مقرر کیا۔ اہل بصرہ نے بھی اپنے لشکر کی اسی طرح تقسیم کی خوفناک رن پڑا۔ بصرہ کے میمنہ نے آپ کے میمنہ کو اور بصرہ کے ربیعہ نے آپ کے ربیعہ کو شکست دی۔

حبہ بن جبین کا بیان ہے کہ ——— میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ آپ اونگھ رہے تھے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی آج جس قدر رسوائی ہوئی ہے ایسی کبھی نہیں ہوئی۔ ہمارے حاجب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ صرف دس ہزار کا لشکر ہے۔ جس نے آپ کے میمنہ اور میسرہ کو شکست دی۔ اور آپ نے بیدار ہو کر ہاتھ بلند کر کے کہا —— اے معبود! آپ جانتے ہیں کہ میرا قتل عثمان میں کوئی دخل نہیں ہے طلحہ اور زبیر نے لوگوں کو قتل عثمان پر برانگیختہ کیا۔ خون عثمان کا جو ذمہ دار ہے آج اس کو پکڑ لے۔

پھر آپ آگے بڑھے اپنے احباب کو دیکھا۔ جو شکست کھا چکے تھے۔ اور قتل ہو رہے تھے جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو اپنے فرزند محمد سے پکار کر کہا کہ بڑھ کر حملہ کرو۔ اس نے سستی کی اور آگے نہ بڑھا۔ آپ پیچھے سے آئے اور اس کے دونوں شانوں کے درمیان ضرب لگائی اور علم لے لیا۔ پھر آپ نے خود حملہ کیا۔ دشمن کے لشکر پر ٹوٹ پڑے۔ حالانکہ اس وقت آپ کے لشکر کے میمنہ اور میسرہ میں اضطراب کی کیفیت طاری تھی۔ لشکر کے ایک حصے کے نگران عمار بن یاسرؓ، دوسرے کے عبداللہ بن عباس اور محمد بن ابی بکر تھے۔ آپ دشمن کے لشکر میں گھس گئے۔ نیزہ سے وار کر کے انہیں قتل کر رہے تھے جب واپس آئے تو پانی پانی فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے شہد پیش کیا اور عرض کیا یا امیر المومنینؑ اس وقت آپ کے لئے پانی پینا ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کو شہد پلاتا ہوں۔ آپ نے تھوڑا تھوڑا شہد چاٹا۔

آپ نے فرمایا کہ تیرا شہد طائف کے علاقہ کا ہے اس نے کہا یا امیر المومنینؑ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ دل گھبرائے ہوئے ہیں۔ آپ نے طائف کے شہد کو پہچان لیا۔

آپ نے فرمایا اے بھائی کے فرزند تیرے چچا کا سینہ کسی چیز سے بھرا اور دہی کسی چیز سے ڈرتا ہے پھر آپ نے اپنے فرزند کو علم دیا اور کہا کہ اس طرح کرو۔ محمد علم لیکر انصار کے ساتھ آگے بڑھے۔ حتیٰ کہ اونٹ اور کجاوے کے اس پاس پہنچ گئے۔ اور ان لوگوں کو شکست دی جو کجاوے کے ارد گرد تھے۔ اس روز گھمسان کا رن پڑا اونٹ پر بار بار ضرب لگائی جا رہی تھی۔ اشتر نخعی نے حملہ کیا وہ عائشہ کو پکڑنا چاہتے عبداللہ بن زبیر مقابلہ میں آگیا۔ اشتر نے اسے ضرب لگائی۔ عبداللہ اشتر کے گلے پڑ گیا۔ اشتر اس کو پچھاڑ کر اس کے سینے پر سوار ہو گیا۔ پھر عبداللہ نے آواز دی مجھے اور مالک کو قتل کر دو۔ اگرچہ مجھے کہ مالک کون ہے اشتر اس سے الگ ہو گئے۔ جب کعب بن سور نے شکست کو دیکھا تو اس نے اونٹ کی مہار کو پکڑ لیا اور لوگوں کو آواز دی۔ اللہ اللہ قتل کرنے والا اور لوگوں کو قتل کرنے والا اونٹ کے ساتھ ہے۔

قبیلہ ازد نے کجاوے کو گھیر لیا۔ حضرت علیؑ، عمار، اشتر اور انصار مل کر اونٹ کو پکڑنا چاہتے تھے لوگ اس شدت سے اونٹ کے ارد گرد، لوگوں سے لڑے کہ رات ہو گئی۔ اس طرح سات یوم تک صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک لڑتے رہے۔ سات دن کے بعد حضرت علیؑ میدان میں آئے اور انہیں شکست دی۔ جب طلحہ نے یہ دیکھا تو آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کہا "اے معبود! اگر ہم نے امر عثمان میں کوئی سستی کی ہے تو آج مجھ سے اس کا بدلہ لیکر خوش ہو جا۔"

ابھی اس کا کلام ختم نہیں ہوا تھا کہ مروان نے اس کو ایسی ضرب لگائی جس سے وہ مر گیا اور عائشہ بیٹھ گئی۔ مروان نے بنو قیس، بنو کنانہ اور بنو اسد کے ایک گروہ کو لیکر اس کی حفاظت کی اس بات کو حضرت علی علیہ السلام نے دیکھ لیا۔ لوگ آپ کی طرف مڑے۔ تب ایک آدمی کود کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونٹ کو پکڑنے لگا۔ تو مروان نے تلوار سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس طرح اہل مدینہ، اہل حجاز اور کوفہ کے میں ہاتھ کاٹے۔ مروان اونٹ کے پیچھے آیا اور ایسی ضرب لگائی۔ جس سے وہ گر گیا لوگ بھاگ گئے۔ عائشہ، مروان بن حکم، عمر بن عثمان، موسیٰ بن طلحہ، عمر بن سعید بن عاص یہ تمام گرفتار ہو گئے۔

عمار نے عرض کیا۔ یا امیرالمومنین ان سب کو قتل کر دیں۔ آپ نے فرمایا میں اہل قبلہ قیدی کو اس وقت تک قتل نہیں کروں گا۔ جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ علی علیہ السلام نے موسیٰ بن طلحہ کو بلایا۔ لوگ کہنے لگے یہ سب سے پہلے قتل کیا جائے گا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بیعت کرو۔ کیا تم اس لشکر میں داخل ہوتے ہو۔ جس میں اور لوگ داخل ہوئے۔ اس نے اور تمام لوگوں نے بیعت کی۔ آپ نے ان کو چھوڑ دیا۔

"پھر اعلانچی نے اعلان کیا۔ کہ بھاگنے والے پر حملہ نہ کرو۔ زخمی کو قتل نہ کیا جائے اور جو کچھ مال و اسباب ہے وہ تمہارا ہے۔ اور ان کی عورتوں کے لئے عدت ہے۔ جو مال ان کے رشتہ داروں کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق تقسیم ہو گا۔"

ایک آدمی نے کہا یا امیرالمومنین یہ کیونکر ہے کہ ان کا مال تو ہم پر حلال ہے۔ لیکن ان کی عورتیں اور ان کی اولاد ہمارے لئے جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے جائز نہیں ہیں۔ جب اس بارے میں زیادہ سوال و جواب ہوئے تو آپ نے فرمایا

"تم قرعہ اندازی کرو اپنے حصے مجھے دیدو اور پھر کہ اپنے حصہ میں اپنی ماں کو کون لے گا!"

انہوں نے کہا کہ ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں بھی اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔

حضرت علیؑ مقتولین کے پاس سے گزرے اور محمد بن طلحہ کو دیکھا جو مقتول پڑا تھا۔ اس کا نام سجاد بھی تھا کیونکہ اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کے نشان تھے۔ آپ نے فرمایا

"اے محمد! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، تو عبادت میں بڑا اہتمام کرتا تھا۔ راتوں کو نماز پڑھتا تھا اور گرمیوں میں روزے رکھتا تھا۔ (پھر حضرت نے اپنے قرب و جوار والوں کی طرف دیکھ کر فرمایا) ———— یہ وہ شخص ہے۔ جس کو باپ کی نیکی نے قتل کیا ہے۔"

طلحہ اور اس کے بیٹے کے بارے میں اختلاف ہے کہ پہلے کون قتل ہوا۔ عائشہ نے گواہی دی کہ میں نے اس کو اس کے باپ کے بعد قتل ہوتا دیکھا ہے۔ طلحہ کی اولاد اس کے مال کی وارث ہوئی۔

محمد بن ابی بکر اپنی بہن عائشہ کے پاس آئے اور کہا کہ کیا تم نے رسول اللہ کی یہ حدیث نہیں سنی کہ الحق مع علیؑ وعلی مع الحق (حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے) اس کے باوجود تم نے گھر کو چھوڑا اور خون عثمان کی طلبگار ہو کر حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے۔ پھر دونوں کے پاس حضرت تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا کہ ———— اے کجاوے کی مالکہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں گھر بیٹھنے کا حکم دیا ہے اور تم نے گھر سے نکل کر جنگ کی ہے۔ کیا اب واپس جاؤ گی؟

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہنے لگیں ــــــ ہاں جاؤں گی۔ آپ نے اس کی حفاظت کے لئے چالیس عورتیں روانہ کیں جنہوں نے عمامے اور کمروں سے تلواریں باندھ رکھی تھیں۔ تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے کہ یہ عورتیں ہیں۔ راستہ میں عائشہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابی طالب کے فرزند کو اقتدار دیا تو میرے ساتھ مردوں کو بھیجا ہے۔ جب یہ سب مدینہ پہنچیں تو تلواریں اور عمامے اتار کر عائشہ کے پاس آئیں تو انہیں دیکھ کر کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ ابوطالب کے بیٹے کو جنت عطا فرمائے۔

طلحہ کو بصرہ کے میدان میں دفن کیا گیا۔ ایک رات خواب میں عائشہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے مکان سے نکال لو، سردی تنگ کرتی ہے۔ عائشہ نے اسے نکال لیا۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ جمل کے روز شام کے وقت مجھ پر تیس سے زائد تلوار اور نیزے کے زخم تھے۔ میں نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہم میں سے کوئی آدمی نہ بھاگا اور جس کسی نے بھی اونٹ کی مہار پکڑی اس نے اس وقت تک مہار کو نہ چھوڑا یا تو وہ قتل ہو گیا یا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ حتیٰ کہ مہار بنو ضبہ کے ہاتھ جاتی رہی اور اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں۔

موسیٰ بن طلحہ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور تیرا باپ اس آیت کے مصداق ہوں گے ((ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین) ہم نے ان کے سینوں سے بغض نکال دیا ہے۔ وہ بھائی بھائی ہوں گے اور تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ آپ نے بصرہ میں رات بسر کی۔ یہ وہی دن ہے کہ جس دن موسیٰ بن طلحہ آیا۔ ابن الکوا نے کہا۔ یا امیر المومنینؑ آپ نے بصرہ میں رات بسر کی میرے پاس میرے بھائی کا بیٹا تھا۔ فرمایا وہ کون؟ ابن الکوا نے کہا موسیٰ بن طلحہ۔ ابن الکوا نے کہا کہ ہم بدبخت ہو جائیں اگر وہ تیرے بھائی کا بیٹا ہو؟ حضرت نے فرمایا تم پر افسوس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں سے واقف ہو کر فرمایا کہ جو کچھ چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

ابن الکوا نے کہا ــــــ یا امیر المومنینؑ! آپ کو اس کے بارے میں کس نے آگاہ کیا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کی گردنیں اڑا رہے ہیں۔ اور اپنی خلافت ان سے منوانا چاہتے ہیں۔ خلافت کے بارے میں جب امت میں اختلاف رونما ہوا تو آپ نے جانا کہ آپ رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے زیادہ حق دار ہیں۔ یا یہ بات ہے کہ رسول اللہ نے اس سلسلہ میں آپ سے کوئی عہد کیا تھا۔ اس لئے آپ کو یقین تھا کہ خلافت کا میں ہی مستحق ہوں۔

آپ نے فرمایا ــــــ میں پہلا شخص ہوں۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور میں وہ پہلا شخص نہیں بننا چاہتا۔ جس نے آپ پر بہتان باندھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ جب عثمان قتل ہوا۔ تو میں نے اپنے متعلق غور کیا۔ جن خلفاء نے خلافت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ جس خلیفہ نے مسلمانوں کے شوریٰ سے خلافت کو لیا۔ وہ قتل ہو گیا ہے اور اس کی بیعت میری گردن سے آ چکی ہے۔ قتل کے وقت اس نے کسی کو دلی نہیں بنایا۔

ابن الکواء نے کہا ـــــ آپ نے درست اور ٹھیک فرمایا۔ لیکن طلحہ اور زبیر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ ان سے لڑنا آپ نے جائز قرار دیا۔ وہ دونوں ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ کے شریک ہیں۔ اور شوریٰ میں عمر بن خطاب نے ان کو شامل کیا ہے۔

"آپ نے ان کو فرمایا ـــــ ان دونوں نے مدینہ میں میری بیعت کی اور عراق میں میری مخالفت کی۔ مخالفت کی وجہ سے میں نے ان سے لڑائی کی۔ اگر یہ دونوں ابوبکر اور عمر سے بھی بیعت کر کے ایسا برتاؤ کرتے تو وہ دونوں بھی ان سے ضرور لڑتے۔"

اہل شام نے معاویہ کی بیعت خلافت کی

نعمان بن بشیر عثمان کی بیوی کا خط لیکر معاویہ کے پاس آیا۔ جس میں تحریر تھا۔ کہ لوگ عثمان کے گھر میں کیسے داخل ہوئے۔ اور محمد بن ابی بکر نے کس طرح سے عثمان کی داڑھی نوچ لی تھی، خط نہایت رقت آمیز اور بلیغ الفاظ پر مشتمل تھا۔ جس نے بھی خط کو سنا دھاڑیں مار مار کر رونے لگا اور اس کا دل ٹکڑے ہونے لگا۔ ـــــ زوجہ عثمان نے عثمان کی قمیض بھی جو خون آلود تھی اور جس پر عثمان کی داڑھی کے بال بھی اٹکے ہوئے تھے۔ معاویہ کے پاس بھیج دی۔ شام میں معاویہ منبر پہ چڑھ گیا۔ لوگوں کو جمع کیا۔ قمیض کھول کر لوگوں کے سامنے پیش کی۔ عثمان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا تھا۔ لوگوں کو اس سے آگاہ کیا۔ لوگ زار و قطار رونے لگے۔ اور جب بے ہوش ہو گئے۔ خطرہ تھا کہیں ان کی روحیں جسموں سے پرواز کر جائیں۔ معاویہ نے انہیں خون عثمان کا بدلہ لینے کے لئے بلایا۔ اہل شام نے ساتھ دینے کو کہا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ عثمان تمہارا ابن عم ہے اور عثمان کے تم وارث ہو۔ اور ہم تمہارے ساتھ عثمان کے خون کا بدلہ لیں گے۔

انہوں نے معاویہ کی بیعت کی کہ وہ ان کا امیر ہے اس نے شام کے کونے کونے میں خط اور قاصد روانہ کئے۔ شرجیل بن سمعت کندی حمص میں تھا۔ اس کو خط لکھا کہ وہ اہل حمص سے اہل شام کی طرح معاویہ کے امیر ہونے کی بیعت لے۔

شرجیل نے خط پڑھنے کے بعد اشراف حمص کو طلب کیا اور کہا کہ قتل عثمان کے بعد معاویہ کے امیر ہونے کی بیعت کرنا بڑا جرم ہے۔ یہ بڑی فروگذاشت ہے۔ بلکہ ہم معاویہ کی بیعت خلیفہ ہونے کی حیثیت سے کریں گے اور خون عثمان کا بدلہ خلیفہ سے مل کر لیں گے۔ اس نے اور اہل حمص نے معاویہ کی بیعت خلیفہ ہونے کی حیثیت سے کی۔ اس کے بعد معاویہ کو خط لکھا کہ "تم نے بڑی غلطی کی۔ اس بات کا خط لکھا۔ کہ میں تمہاری بیعت امیر ہونے کی حیثیت سے کروں۔ تمہارا ارادہ تو یہ ہے کہ تم مظلوم خلیفہ کے خون کا بدلہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وار خود خلیفہ نہ ہو بلکہ شیر ہو۔ میں نے خود اور میرے علاوہ اور بھی جو لوگ ہیں۔ انہوں نے تمہاری بیعت نہیں بلکہ خلیفہ تسلیم کر کے کی ہے۔"

معاویہ یہ خط پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ لوگوں کو بلایا اور منبر پر جا کر انہیں شرجیل کی تجویز سے آگاہ کیا۔ اور ان کو بیعت خلافت کی دعوت دی۔ انہوں نے معاویہ کی بیعت خلیفہ ہونے کی حیثیت سے کی۔ ایک شخص نے بھی مخالفت نہ کی۔ جب لوگوں نے معاویہ کو تسلیم کر لیا اور اس کا کام مضبوط ہو گیا تو اس نے حضرت علی علیہ السلام کو خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

"سلام اس پر ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ ہم اور آپ متحد تھے اور محبت کرتے تھے۔ اے ابو طالب کے فرزند! آپ ہلاکت میں مبتلا ہو گئے۔ آپ نے تبدیلی کی اور اپنے آپ کو دشمن سے مضبوط سمجھنے لگے۔ اہل حجاز کے باغی اور اہل عراق کے اوباشوں، خوش فہمیوں، احمقوں اور عام لوگوں کی خرافات کے ذریعے۔

خدا کی قسم! میں اس حماقت اور ان خرافاتیوں کو اس طرح دور کر دوں گا کہ جس طرح آسمان سے بادل دور ہو جائیں۔ آپ نے عثمان بن عفان کو قتل کیا پھر ایسی غلط روش اختیار کی جو فائدے کی بجائے نقصان دہ ہے، آپ نے طلحہ اور زبیر کو قتل کیا۔ اپنی ماں عائشہ کو بھگا دیا۔ مصریوں کے درمیان قیام کیا، خوش فہمیوں میں مبتلا ہو گئے۔ اور یہ تصور کرتے ہو کہ تمام دنیا سازوسامان کے ساتھ آپ کی مطیع ہو گئی ہے۔ آپ کو اپنی آرزوئیں پوری ہونے کا اس وقت پتہ لگتا۔ اگر میں مہاجرین شام بغیر شوریٰ کے ذریعے آپ سے ملاقات کرتا اور آپ کو پیچھے سے گھیر لیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں فیصلہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر سلام ہو۔"

امیر المومنین علیہ السلام نے خط کا جواب تحریر کیا۔ کہ: ———

"میری طاقت کا سرچشمہ اہل عراق نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس پر مجھے سب سے زیادہ بھروسہ ہے۔ تم نے جو بیان کیا ہے کہ ہم اور تم ایک جیسے تھے۔ تو یہ ٹھیک ہے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے رسول بھیجا۔ ہم اس پر ایمان لائے اور تم نے اس کے ساتھ کفر کیا۔ تم نے الزام لگایا ہے کہ میں نے طلحہ اور زبیر کو قتل کیا۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ تو اس وقت موجود نہ تھا۔ اور اگر تو اس وقت حاضر ہوتا تو تجھے معلوم ہوتا۔ اب باتیں بنانا بیکار ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ مہاجرین کو ساتھ لیکر میرے پاس آؤ گے تو ہجرت کا معاملہ اس دن سے ختم ہے جب کہ تمہارا باپ گرفتار ہوا۔ تمہارے گئوسالہ موجود ہیں۔ ان کی پوجا کرو۔ اگر میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہارے پاس آؤں گا تو یہ مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو تجھے سزا دینے کیلئے بھیجے گا۔"

عقیل بن ابی طالب کا معاویہ کے پاس آنا

عقیل کوفہ میں اپنے بھائی حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے۔ آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور پوچھا کیوں آئے ہو؟ کہا عطیے دینے میں تاخیر کی وجہ سے ہمارے علاقے میں چیزوں کے بھاؤ زیادہ ہو گئے ہیں بہت قرض دینا ہے کچھ لینے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا میرے پاس تنخواہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ جب تنخواہ ملے گی میں تمہیں دے دوں گا۔ عقیل نے کہا میں مدینہ سے چل کر یہاں تنخواہ لینے نہیں آیا ہوں۔ آپ کی تنخواہ کیا کرے گی۔ اس سے میری حاجت پوری نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا ان باتوں کو چھوڑیئے کیا آپ میرے پاس کوئی اور مال دیکھتے ہیں۔ یا تم یہ چاہتے ہو کہ میں مسلمانوں کا مال آپ کو دے دوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دوزخ کی آگ میں جلائے۔

عقیل نے کہا کہ اب میں اس شخص کے پاس جاؤں گا۔ جو مجھے آپ سے زیادہ مال دے گا اس سے مراد معاویہ ہے۔ آپ نے فرمایا بڑی خوشی سے جاؤ۔

عقیل معاویہ کے پاس آئے۔ معاویہ نے کہا اے ابوطالب کے فرزند آپ کو خوش آمدید ہو، کیسے آئے؟ کہا قرض کافی دینا ہے۔ اس لئے آیا ہوں۔ میں اپنے بھائی کے پاس گیا تھا تاکہ وہ مجھے کچھ دیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میرے پاس تنخواہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس سے میرا مقصد حل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی میری اس سے ضرورت پوری ہوتی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں عنقریب ایسے شخص کے پاس جاؤں گا، جو مجھے آپ سے زیادہ دے گا۔ اس لئے آیا ہوں۔

معاویہ آپ میں دلچسپی لینے لگا۔ اور کہا اے اہل شام یہ قریش کے سردار ہیں ان کے سردار کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنے بھائی کی گمراہی کو جانتے ہوئے۔ حق کی طرف بلانے والے کے پاس آئے ہیں۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ ان کو دوں گا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے دوں گا۔ اگر میں ان کو نہ دوں تو اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ معاویہ کے کلام نے آپ کو ناراض کر دیا۔ جب آپ نے اپنے بھائی کی توہین سنی تو کہا کہ آپ نے سچ کہا اسی لئے تو میں اپنے بھائی سے چلا آیا ہوں۔ ان لوگوں کو جانتا ہوں جو میرے بھائی کے لشکر میں مہاجر و انصار ہیں۔ میں نے معاویہ کے لشکر میں رسولؐ کا ایک بھی صحابی نہیں دیکھا۔

اس کے بعد معاویہ نے کہا —— اے اہل شام! یہ قریش کے بڑے آدمی ہیں۔ نبیؐ کے چچا زاد بھائی اور قریش کے سردار یہاں موجود ہیں اپنے بھائی کے عمل کے لئے اللہ تعالیٰ سے بیزاری کرتے ہیں۔"

معاویہ نے آپ کو تین لاکھ دینار دے کر کہا کہ ایک لاکھ سے قرض ادا کرنا،

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک لاکھ سے مسلح ہو کر آتا اور ایک لاکھ سے اپنی حالت کو درست کرتا۔[1]

معاویہ کو عثمان کی وفات کی خبر پہنچنا

قتل عثمان کے کئی دن کے بعد حجاج بن خزیمہ شام میں معاویہ کے پاس عثمان کی وفات کا خط لایا۔

حجاج ـــــ کیا تم مجھے جانتے ہو؟

معاویہ ـــــ ہاں جانتا ہوں، تم حجاج بن خزیمہ ہو۔ کیا خبر ہے؟

حجاج ـــــ میں عثمان کی موت کی خبر لایا ہوں۔ میں یزید بن اسد کے ساتھ عثمان کی مدد کرنے والا تھا۔ جب میں ربذہ میں پہنچا۔ تو مجھے ایک شخص ملا۔ جس نے قتل عثمان کی خبر سنائی وہ کہتا تھا کہ ہم نے عثمان کو قتل کر دیا ہے۔ معاویہ میں تجھے بتاتا ہوں۔ کہ تم علی السلام سے مضبوط ہو کیونکہ تیرے ساتھی جب تو کوئی بات کہتا ہے۔ معاویہ میں تجھے بتاتا ہوں۔ کہ تم علی علیہ السلام سے مضبوط ہو۔ کیونکہ تیرے ساتھی جب تو کوئی بات کہتا ہے وجہ نہیں پوچھتے۔ جب تم حکم دیتے ہو تو وہ انکار نہیں کرتے۔ برعکس اس کے علی علیہ السلام کے ساتھی وہ ہیں کہ وہ کوئی بات کہتے ہیں تو وہ اس کی وجہ پوچھتے ہیں۔ جب کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ بیعت و عمل کرتے ہیں۔ تیرے ساتھ تھوڑے آدمی علی علیہ السلام کے زیادہ آدمیوں سے بہتر ہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جس بات سے علی علیہ السلام راضی ہوں گے۔ تم اس سے راضی نہ ہو گے۔ علی علیہ السلام کی رضامندی تمہیں ناراض کر دے گی تم اور علی علیہ السلام برابر نہیں ہو۔ علی علیہ السلام شام کو چھوڑ کر صرف عراق پر راضی نہیں ہوں گے اور تم عراق چھوڑ کر شام پر راضی ہو جاؤ گے۔

جنگ جمل سے فراغت کے بعد تمام لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی اور عراق والوں نے بھی آپ کی بیعت کر لی، جب آپ کا کام مستحکم ہو گیا۔ تو آپ نے معاویہ کے پاس خط لکھا۔

"اما بعد! تقدیر کا پہلا فیصلہ ہو چکا تھا۔ قضا و قدر بارش کے قطروں کی مانند آسمان سے نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات جاری کرتی ہے۔ مخلوق کے خوف کے بغیر اور آدمی کی رضامندی دریافت کیے بغیر اس کی مشیت جاری ہوتی ہے، عثمان رضی اللہ کے قتل کے بارے میں تمہیں معلوم ہو چکا ہوگا۔ اور عام لوگوں کا میری بیعت

---

[1] ۔ یہ واقعہ بالکل غلط ہے۔ حضرت عقیل معاویہ کے پاس بالکل نہیں گئے۔ بلکہ دشمنان اہل بیت نے یہ واقعہ فرضی طور پر وضع کیا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنا اور بیعت توڑنے والوں کا مجھ سے پھر جانا معلوم ہو چکا ہوگا۔ تم اس بات میں داخل ہو جاؤ۔ جس میں اور لوگ داخل ہوئے۔ ورنہ میں وہ ہوں۔ جس کو تم جانتے ہو اور میرے اردگرد جو لوگ ہیں ان کو بھی تم پہچانتے ہو۔ والسلام"

حجاج بن عدی کے ذریعے جب آپ کا خط معاویہ کے پاس پہنچا تو اس وقت دمشق میں لوگوں کو خطبہ دے رہا تھا۔ اس نے خط کو پھینک دیا۔ جب خط کی تحریر سے مطلع ہوا۔ تو غمگین ہوا۔ اور اس بات کو عظیم جان کر اہل شام سے خط کے مطلب کو پوشیدہ رکھا۔ پھر حجاج بن عدی نے خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد شام والوں سے کہا۔ جو لوگ عثمان کے قتل کے وقت موجود تھے۔ ان کے لئے یہ کام مشکل ہو گیا کہ اس کی خبر دینے والا اندھے کی مانند ہے اور سننے والا بہرے کی طرح اس پر ایک قوم نے عیب لگایا۔ اور اس کو قتل کر دیا۔ ایک قوم نے اس سے غداری کی اور اس کی مدد کی۔ انہوں نے غیب کی تکذیب کی اور ظاہر پر بہتان لگایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت عام کی۔ جس نے بیعت سے انکار کیا ذلیل و خوار ہوا۔ تین باتوں میں غور کرو پھر خود ہی فیصلہ کرو۔ شام کی مدینے کیا نسبت اور معاویہ کا علی علیہ السلام سے کیا مقابلہ اور تم کہاں اور مہاجرین وانصار و تابعین کہاں!

یہ سن کر معاویہ ناراض ہو گیا۔ اور حجاج سے کہا تم صاحب زید بن ثابت یوم الدار ہو۔ اس نے کہا ہاں! اگر تمہیں بات معلوم ہے تو ٹھیک ورنہ میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ معاویہ نے کہا بتلایئے۔ اس نے کہا زید بن ثابت عثمان کیا تو اس کے گھر میں موجود تھا۔ یہی یوم الدار ہے وہ چھت پر چڑھ کر نمودار ہوا۔ اور انصار سے دو مرتبہ کہا۔ اللہ کی مدد کرو۔ میں نے زید سے کہا کہ ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جس طرح لوگوں نے کہا ہم بھی اسی طرح کہیں۔

ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا۔

(پلٹنے والے ہم نے بڑوں اور سرداروں کی پیروی کی۔ انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔

معاویہ نے کہا۔ علی علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ اور انہیں آگاہ کرو۔ کہ میرا قاصد تمہارے پیچھے آ رہا ہے۔ معاویہ نے بنو عبس کے ایک آدمی کو جو زبان دراز تھا۔ منتخب کیا۔ معاویہ نے آپ کی طرف خط لکھا تھا۔ جس کا عنوان یہ تھا۔ یہ خط معاویہ کی طرف سے علی علیہ السلام کی طرف ہے اور خط کے اندر صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر تھا۔ اور کچھ نہ تھا۔

جب قاصد نے خط علی علیہ السلام کو دیا آپ خط کے مضمون سے آگاہ ہو گئے کہ معاویہ آپ سے صرف جنگ کرنا چاہتا ہے۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔

معاویہ کے قاصد نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ کیا یہاں قیس عیلان بن عبس اور ذبیان کے کچھ شخص موجود ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں تیرے اردگرد موجود ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن سفیان نے کہا کہ میری بات سنو اے گردو قوشیل میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شام میں ایسے پچاس ہزار آدمی چھوڑ کے آیا ہوں۔ جنہوں نے اپنی داڑھیاں عثمان کی قمیض کے نیچے اپنے آنسوؤں سے تر کی ہیں۔ اور اس قمیض کو جو خون آلودہ ہے نیزے پر بلند کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے۔ کہ وہ اپنی تلواریں میان میں نہیں ڈالیں گے اور اپنی پلکیں اس وقت تک بند نہیں کریں گے۔ جب تک کہ قاتلانِ عثمان کو قتل نہ کر لیں۔ مرنے والے نے زندہ کو وصیت کی ہے۔ اور پیدا ہونے والا اسے میراث کے طور پر پائے گا۔

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے پاس سبز گھوڑوں پر سوار بارہ ہزار آدمی آئیں گے غور سے دیکھنا کہ ان میں شیب اور غیر شیب کتنے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اس کا کیا مقصد ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کی گردن اڑانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ :

"تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ تیرے منہ نے جھوٹ بولا۔ خدا کی قسم اگر کوئی قاصد قتل کیا گیا ہوتا تو میں تمہیں ضرور قتل کرتا"

صلت بن زفر نے کہا کہ وہ واللہ اہل شام نہیں اور تم واللہ اہل عراق ہو۔ بہترین وہ علی علیہ السلام کے لئے ہے۔ اور بدترین وہ معاویہ کے لئے ہے۔ اے بھائی میں تو مہاجرین و انصار کو سبز گھوڑوں اور لوگوں کی ناراضگی سے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم ہم تو تمہارے گھوڑوں اور سبز گھوڑوں سے ڈرتے ہیں۔ اہل شام کا عثمان کی قمیض دیکھ کر رونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ عثمان کی قمیض یوسف کی قمیض کے برابر نہیں ہے۔ اور نہ ہی شامیوں کا غم یعقوب علیہ السلام کے غم کے برابر ہے۔ اگر شامی عثمان پر روتے ہیں تو مدینہ والوں نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔ اگر شامی علی علیہ السلام سے لڑیں گے تو لمبی دی بات کریں گے۔ جو اس کو پسند ہوگی جس طرح عراق میں علی علیہ السلام کیساتھ رہا۔ حتیٰ کہ معاویہ نے اس پر تہمت لگائی۔ مہاجرین و انصار اس سے پہلے اور اسے محبت علی علیہ السلام کے جاننے والے اور آپ کے فضائل کی حدیثیں سنائیں۔ حتیٰ کہ اس نے معاویہ کے دعویٰ کو شک کی نگاہ سے دیکھا۔

عدی بن حاتم کا شام میں آنا

عدی بن حاتم بصرہ جانے سے پہلے کوفہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا امیر المومنین ہم معاویہ سے ڈرتے ہیں۔ میری قوم کا ایک آدمی ہے جس کا خیال ہے کہ وہ اپنے ابن عم سے ملے جو شام میں ہے۔ جس کو حابس بن سعد کہتے ہیں۔ اگر ہم اسے حکم دیں تو ممکن ہے وہ معاویہ اور اہل شام میں اختلاف پیدا کر سکے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا کام کرو۔ اس سے اپنا شک پیدا کرو۔ جب شام میں اپنے ابن عم کے بیٹے کے پاس گیا جو شام کے قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے مدینہ کے حالات دریافت کئے۔ اس نے بتایا کہ میں قتل عثمان کے وقت مدینہ میں موجود تھا پھر حضرت علی علیہ السلام کیساتھ کوفہ میں آیا۔ یہ شخص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبان دراز اور ہیبت والا تھا۔ صبح کو اسے معاویہ کے پاس لے گیا۔ اور کہا کہ یہ طرماح ہے جو کوفے سے آیا ہے۔ اور یہ حضرت علی کے ساتھ تھا۔ قتل عثمان کے وقت مدینہ میں موجود تھا۔ یہ قابل اعتماد آدمی ہے۔

معاویہ نے پوچھا کہ عثمان کس طرح قتل ہوا۔ اس نے کہا کہ محمد بن ابی بکر اور عمار بن یاسر نے اس کو قتل کیا۔ عدی بن حاتم، اشتر نخعی اور عمرو بن حمق نے قتل کرنے میں زور و شور سے حصہ لیا۔ طلحہ اور زبیر نے سیاسی چال سے قتل کے اسباب پیدا کئے۔ حضرت علی کا خون عثمان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قتل عثمان کے بعد لوگ حضرت علی کی بیعت کرنے کے لئے اس طرح ٹوٹ پڑے جس طرح شمع پر پروانے گرتے ہیں۔ اتنا ہجوم غفیر ہو گیا کہ اس بھیڑ میں آپ کی جوتی گم ہو گئی، چادر گر پڑی اور خود روندے گئے آپ نے نہ تو قتل عثمان کا ذکر کیا اور نہ ہی اس بارے میں لوگوں سے کوئی بات کی۔ جب آپ کوفہ جانے لگے تو مہاجرین و انصار آپ کے ساتھ ہو گئے۔ مندرجہ ذیل تین آدمیوں نے جنگ میں آپ کا ساتھ نہ دیا۔ عبداللہ بن عمر، سعد بن ابی وقاص، اور محمد بن مسلمہ، آپ نے کسی کو بیعت کرنے پر مجبور نہیں کیا آپ چل کر جبل طے کے پاس آئے آپ کی خدمت میں طے کی ایک بھاری جماعت حاضر ہوئی راستے میں طلحہ، زبیر اور عائشہ بصرہ جاتے ہوئے ملے۔ آپ نے کوفہ میں اپنے قاصد روانہ کئے۔ انہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔ جب آپ کوفہ میں تشریف لائے تو بچے بوڑھے، بوڑھی عورتیں اور دلہنیں خوشی سے سرشار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جب آپ بصرے تشریف لے گئے۔ طلحہ، زبیر اور ان کے ساتھیوں نے آپ سے جنگ کی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ پھر بصرہ اور گرد و نواح کے لوگ آپ کی مٹھی میں آ گئے۔ میں ان کو اس حالت پر چھوڑ آیا ہوں کہ ان کو تمہاری اور شام کے علاقہ کی فکر ہے۔ کہ ان کو کس طرح قابو میں لیا جائے۔

اس کی بات سن کر معاویہ کا دل ٹوٹ گیا۔ اور کہنے لگا۔ یہ حضرت علی کا جاسوس ہے اس کو نکال دو یہ کہیں شام کے علاقہ کو خراب کر دے۔ معاویہ نے کہا عثمان کیونکر قتل نہ ہوتا۔ جبکہ خود اس کے معتقدین نے اسے چھوڑ دیا۔ خدا کی قسم اگر ہم لوگ باقی ہے تو ان کو اس طرح روندیں گے۔ جس طرح خشک گھاس کو اونٹ روند دیتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کا عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کرنا۔

حضرت علی جب اصحاب جمل سے فارغ ہوئے اور کوفے واپس جانے لگے تو وہاں کا عامل عبداللہ بن عباس کو مقرر کیا۔ اور اس سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کام پر اس نے نگران مقرر کیا ہے۔ ان کے ساتھ انصاف کرنا۔ لوگوں سے اخلاق سے پیش آنا۔ علم و حکمت کی باتیں بتانا۔ تمہیں عداوت سے بچنا چاہیے یہ دلوں اور حق کو مار دیتی ہے تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب تجھے آگ سے دور کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے جدائی تمہیں دوزخ کے قریب کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرو غافل نہ ہو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب آپ کو فرصت ہوئی تو اسی وقت شام جانے کا ارادہ کیا، ابن عباس کو ساتھ لے جانا چاہا اور بصرہ کا عامل زیاد بن ابوسفیان کو مقرر کیا۔

احنف بن قیس کا علی علیہ السلام سے عرض کرنا۔

احنف بن قیس نے علیؑ سے کہا یا امیر المومنین اگر بنو اسد نے جمل کے روز آپ کی مدد نہیں کی تو آپ کے خلاف بھی مدد نہیں کریں گے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے کہ جنہوں نے اس دن آپ کی مدد کی اور تعجب ہے ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔

انہیں طلحہ اور زبیر کے بارے میں شک ہو گیا ہے اور انہیں عمرو اور معاویہ کے باطل ہونے پر کوئی شک نہیں ہے۔ میرے رشتہ دار بصرہ میں مقیم ہیں اگر ان کو بلائیں تو وہ ہمارے پاس آجائیں گے۔ ہم ان کے ذریعے دشمن سے جہاد کریں گے۔ اور انصاف حاصل کر سکیں گے۔ کل جو کچھ کھو بیٹھے ہیں لے پائیں گے۔ چلنے والے کو محمود نہیں کریں گے اور مقیم کو چلنے کے لئے نہیں کہیں گے۔ جو آپ کے ساتھ ہے آپ کو نفع دے گا کہ مقیم ایسے ہوتے ہیں جو چلنے والے سے بہتر ہوتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمارے مرد واپس آجائیں۔ ہم ان کے ذریعے دشمن پر غالب آجائیں گے آپ کو تو وہی شخص فائدہ پہنچا سکتا ہے جو آپ کے ساتھ ہو گا۔ میری قوم کافی تعداد میں ہے۔ ہم ان کے ذریعے ایک ایسے شخص سے نہیں لڑیں گے جو معاویہ سے زیادہ دشمن ہو۔ ہم ایسی سرحد کو بند نہیں کریں گے جو شام کی سرحد سے زیادہ سخت ہو۔

احنف کا اپنی قوم کو خط لکھ کر علی علیہ السلام کی مدد کے لئے بلانا

آپ نے احنف سے اپنی قوم کو خط لکھنے کے لئے کہا۔ احنف نے بنو سعد کو اس مضمون کا خط لکھا

"بنو تمیم کے ہر آدمی نے اپنے سردار کی مخالفت کی، اور تم نے نہیں کی۔ میری رائے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا، حتیٰ کہ تم وہ چیز پا لو جو چاہتے ہو۔ خوف سے امن پا لو، جبکہ اس حالت میں کہ وہ مصیبت والوں سے تمہارا کوئی تعلق نہ ہو، خیر و عافیت والوں کے ساتھ تمہاری شمولیت ہو۔ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ ہم کو زبیر بنو تمیم کے پاس ملے۔ انہوں نے دو دفعہ ہم پر احسان کیا۔ ایک دفعہ وہ ہمارے پاس حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ آئے آپ شام جانے کے لئے تیار ہیں ہم ان کے ساتھ لشکر میں ہوں گے۔ ہمارے پاس آؤ اور باتیں نہ بناؤ۔ سستی نہ کرو، غلبے کی تاخیر محرومی کا باعث بنتی ہے۔ مدد کرنے میں تاخیر بھاگ جانے پر محمول ہوتی ہے۔ غلبے کی محرومی تھوڑا ملنے پر مبنی ہوتی ہے۔ اور ہو سکے بیٹھے رہنا سستی کا باعث ہوتا ہے۔ حقوق کا فیصلہ رضامندی سے ہوتا ہے۔ پریشان حال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلب پیدا ہونے سے پہلے ہی لوٹ گئے تھا جب جناب احنف کا خط ملا تو وہ تمام کوفہ لوٹ گئے۔

اہل عراق کا خط مصقلہ کی طرف

سرداران بکر بن وائل امیر المومنین کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے، جب آپ بصرہ سے کوفہ تشریف لا چکے تھے۔ عرض کیا یا امیر المومنین مصقلہ کا بھائی نعیم آپ سے مصقلہ کے فعل کی وجہ سے شرمسار ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مصقلہ کا بھائی صرف اسی وجہ سے آپ کے پاس نہیں آتا۔ جب سے وہ ہم سے جدا ہوا ہے۔ اس نے کبھی بھی [illegible] آپ کے خلاف کوئی حرکت نہیں کی۔ ہم اس کی طرف خط لکھیں یا قاصد بھیجیں تو وہ مزید [illegible] ہو جائے گا۔ ہمیں خوف ہے کہ ابن مصقلہ کی طرح ہمیں چھوڑ کر معاویہ سے نہ مل جائے۔

آپ نے فرمایا اسے خط لکھو۔ انہوں نے اس کی طرف ایک خط لکھا۔ ———

"اما بعد! ہمیں علم ہے کہ تم معاویہ سے اس لئے نہیں ملے کہ تمہیں دین اجازت دیتا تھا نہ ہمیں اس سے دنیا کی کوئی رغبت تھی۔ حضرت علی علیہ السلام کے کسی عیب سے تو مطلع ہے۔ اور تو ان سے روگردان تھا۔ تو نے بہت بڑی [illegible] اختیار کی۔ ظن کو تقویت دی اور امید کو کمزور کیا۔ ان دونوں باتوں سے بہتر تو یہ تھا کہ تو کہتا کہ معاویہ سے مل کر مال لوں گا۔ تو شام کو عراق سے تبدیل نہیں کر سکتا۔ خلاف [illegible] اور معاویہ کو علی کے ساتھ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قریب ہو جاتا ہے وہ شخص اتنا ہی معاویہ سے دور ہو جاتا ہے۔ وطن واپس آ جاؤ اور امیر المومنین سے اپنی بخشش طلب کرو اور بوجھ کو اتار دو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ آج تیرا واپس آ جانا کل کے آنے سے بہتر ہے۔ کل کی بھلائی، آج کی بھلائی سے بہتر ہے۔ اگر تم ابو الحسن سے شرم محسوس کرتے ہو تو تم اس امر میں کس بات کی اطاعت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے جس میں نہ دنیا ہے نہ آخرت۔"

جب ان کا خط مصقلہ کو ملا۔ ان کا قاصد صاحب عقل اور صاحب زبان تھا۔ قاصد نے مصقلہ سے کہا تم نے کیا چھوڑا اور کیا پایا۔ غور کرو، کس کو پکڑا اور کس کو چھوڑا، کس کی ہمسائیگی لی اور کس کو چھوڑ دیا۔ عقل سے فیصلہ کرو، خواہش نفسانی سے نہیں۔

وہ معاویہ کے پاس خط لیکر گیا اور اسے سنایا۔ معاویہ نے اسے کہا کہ تم میرے نزدیک مشکوک آدمی نہیں ہو۔ لیکن جب تمہارے پاس کوئی چیز آئے تو اسے مجھ سے پوشیدہ رکھا کرو۔ مصقلہ گھبرا گیا اور اس قاصد کو بلایا اور اسے کہا اے بھائی تجھ میں حضرت علی سے صرف اکیلا بھاگ کر آیا ہوں۔ میں ان کی غیبت نہیں کرتا اور نہ ہی کبھی کوئی لفظ ان کی شان میں کہا ہے میرا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ خط میری قوم کے پاس لے جاؤ۔

مصقلہ کا جواب

مصقلہ نے قوم کو لکھا کہ تمہارا خط ملا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جس کو تھوڑی چیز فائدہ نہیں دیتی۔ اس کو زیادہ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ تم کو معلوم ہے کہ میں حضرت علیؑ سے قطع تعلق کیوں کیا۔ اور معاویہ سے دوستی کیوں کی۔ یہ مجھے علم ہے کہ اگر میں تمہارے اور حضرت علیؑ کے پاس آگیا تو میرا گناہ بخش دیا جائے گا۔ لیکن میں حضرت علیؑ کے گھر کا خادم ہوں اور معاویہ کی صحبت کو نہیں چھوڑتا۔ اگر میں حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا تو بدنما عیب کا دھبہ میری پیشانی پر ہوگا۔ میں شرم و ننگ کی زندگی بسر کروں گا۔ میں دو ملامتوں میں گرفتار ہو جاؤں گا۔ ایک خیانت اور دوسری بے وفائی۔ شام میں دور ہوں گا۔ اگر عراق پر معاویہ غالب آگیا تو پھر میرا گھر عراق ہو گا۔ اگر حضرت علیؑ غالب ہو گئے تو میرا گھر دور ہی ہوگا۔ میری محبت تمہاری طرف پرواز کرتی ہے۔ حضرت علیؑ سے جدائی بعض عذر کی بنا پر مجھے پسند ہے۔ برعکس معاویہ کی جدائی کے جو بالکل بے عیب ہے۔

پھر قاصد سے کہا اے جانی کے فرزند تم نے لوگوں سے حضرت علیؑ کے متعلق میرا جو نظریہ ہے بات کی تھی۔ اس نے کہا ہاں۔

کہا ــــــ خدا کی قسم میں اس بات پر قائم رہوں گا۔ حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔

قاصد واپس آیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے خط پڑھ کر فرمایا اپنے ساتھی کو چھوڑ دو، یہ واپس نہیں آنے گا۔ حتیٰ کہ مر جائے گا۔

حصین نے کہا ــــــ خدا کی قسم! اس کو مرتے دیکھنا ہے۔

عبداللہ بن عامر کا شام جانا

عبداللہ بن عامر شام گیا۔ لیکن وہ اس خوف سے معاویہ کے پاس رُکا۔ کہ جنگ جمل کی طرح کوئی اور جنگ نہ ہو جائے۔ معاویہ نے بے حد اصرار کیا کہ میرے پاس آؤ عامر نے جواب میں لکھا کہ ــــــ میں بصرہ میں طلحہ اور زبیر کا سرگرم کارکن تھا۔ لوگوں نے ام المومنین کو جدھر دیکھا اس کا ساتھ دیا۔ زبیر نے عائشہ کو چھوڑ دیا اور مروان نے طلحہ کو۔ اگر لوگ عائشہ کا ساتھ چھوڑ دیتے تو تب بھی زبیر کو ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔ اگر لوگ بے وفائی کرتے تو کرتے مروان بے وفائی نہ کرتا۔ عائشہ ناراض ہو گئی۔ زبیر عائشہ کا ساتھ چھوڑ گیا۔ مروان نے طلحہ کو قتل کر دیا۔ لوگوں کی آج بھی وہی حالت ہے جو کل تھی۔ اگر تم نے مجھے آرام سے رہنے دیا تو ٹھیک ہے۔ ورنہ میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ والسلام۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ نے جواب دیا کہ ——— تم نے اپنا مذہب قاتلان عثمان کی مدد قرار دیا تھا اپنا مال عبداللہ بن زبیر کے لئے خرچ کیا۔ عراق کو شام پر ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنگ سے خالی ہاتھ نکالا، تم نے حق سے لطف نہیں اٹھایا اور نہ ہی تم مقتول کا بدلہ لے سکے۔

عامر کو جب معاویہ کا خط ملا تو وہ معاویہ کے پاس آیا۔ اور اس کی بیعت کر لی۔ معاویہ نے اس سے اچھا سلوک کیا اور اس کو اپنا رشتہ دار بتلایا۔

عمار بن یاسرؓ کی علیؑ کی خدمت میں گزارش

عمار بن یاسرؓ نے حضرت علیؑ سے کہا۔ ہم نے آپ کی بیعت کی ہے۔ ہم میں سے کسی نے بھی آپ سے جنگ نہیں کی، آپ ان سے جنگ کرتے ہیں۔ جنہوں نے آپ کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے وہ چیز دلوائی جس کا وعدہ اس نے اپنے اس قول میں کیا ہے۔

ومن بغی علیہ لینصرنہ اللہ - وقولہ یا ایھا الناس انما بغیکم علی انفسکم - وقولہ - ومن نکث فانما ینکث علی نفسہ

جو کسی کے خلاف بغاوت کرے گا۔ اللہ اس کی مدد کرے گا۔ اے لوگو! تمہاری بغاوت تمہاری ذات کے لئے مضر ہو گی۔ جس نے بیعت توڑ دی۔ اس نے اپنی ذات کا نقصان کیا"۔ کوفہ ہمارے ساتھ ہے اور بصرہ ہمارے خلاف ہے۔ شام پر ایسا شخص قابض ہے جو آسانی سے دست بردار نہیں ہو گا۔ معاویہ کے آنے سے قبل آپ ان کے پاس پہنچ جائیں۔ اس کے جنگ سے پہلے آپ اس پر ٹوٹ پڑیں۔

اشتر نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا۔

اشتر نخعی نے حضرت علیؑ سے عرض کیا۔ یا امیرالمومنینؑ ہم آپ کے فرمانے سے پہلے باتیں کرتے ہیں۔ جب آپ کسی کے کام کرنے کا پکا ارادہ کرتے ہیں۔ تو ہم خاموش ہو جاتے ہیں۔ اگر اس وقت آپ شام تشریف لے جائیں تو بے حد مفید ہو گا۔ جلدی کیجئے۔ پھر ایسا وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔ لوگوں کے دل آپ کے حق میں درست ہیں۔ اور آنکھیں آپ کی حقیقت کو صحیح طور پر اندازہ کرتی ہیں۔ سنگ دل اور اندھی آنکھوں والے لوگوں کے ساتھ جلدی جاؤ۔

حضرت علی علیہ السلام کا خط جریر بن عبداللہ کی طرف

آپ نے عبداللہ بن جریر کی طرف خط لکھا عثمان نے اس کو سرحد ہمدان کا عامل مقرر کیا تھا۔ زفر بن قیس کے ذریعے خط بھیجا۔ ———

لاما بعد! اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خود اپنی حالت دیکھ لے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو امتحان میں مبتلا کرتا ہے تو اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چارہ ساز نہیں ہے۔ میں تمہیں اپنے بارے میں اور ان لوگوں کے بارے میں جن سے تم نے جنگ کی آگاہ کرتا ہوں۔ طلحہ اور زبیر نے کن کن لوگوں کو جمع کیا بیعت کرنے کے بعد ان کا بیعت توڑنا اور ان دونوں نے میرے عامل عثمان بن حنیف سے کیا سلوک کیا انصار اور مہاجرین لیکر میں مدینہ سے چلا۔ راستے میں اپنے بیٹے حسنؑ اور اپنے عم زاد عبداللہ بن عباس عمار بن یاسر اور قیس بن سعد بن عبادہ کو کوفہ بھیجا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا واسطہ دیکر کوفیوں کو جہاد پر آمادہ کیا۔ انہوں نے رضامندی کا اظہار کیا۔ میں نے بصرہ کے باہر ڈیرہ لگایا۔ ان کی غلطیوں سے درگزر کیا اور ان سے کہا کہ تم میری بیعت کر چکے ہو اس کا لحاظ کرو۔ انہوں نے میری بات نہ سنی اور لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کی۔ جو قتل ہوا سو ہوا باقی اپنے اپنے علاقے میں بھاگ گئے۔ اب وہ جنگ سے پہلے دی گئی میری صلح و آشتی کی دعوت پر آمادہ ہیں۔ میں نے ان کی بات کو منظور کر لیا۔ تلوار کو ان سے روک لیا ہے۔ عبداللہ بن عباس کو ان کا حاکم مقرر کیا ہے۔ میں تمہارے پاس زحر بن قیس کو بھیج رہا ہوں۔ اس سے ان کے اور ہمارے حالات دریافت کرنا۔

زحر بن قیس کا خطبہ

جب زحر بن قیس آپ کا خط لیکر جریر بن عبداللہ کے پاس پہنچا، جریر نے خط پڑھا۔ زحر نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا:۔

"اے لوگو! علی علیہ السلام نے تمہارے پاس خط لکھا ہے۔ لوگوں نے حضرت علیؑ کی مدینہ میں کسی مجبوری کے بغیر بیعت کی ہے۔ کیونکہ آپ عالم کتاب خدا ہیں۔ کتاب میں حق کو جانتے ہیں طلحہ اور زبیر نے بغیر کسی وجہ کے آپ کی بیعت کو توڑا۔ اور آپ سے جنگ کی لوگوں کو اس پر آمادہ کیا۔ ام المومنین عائشہ کو پردہ سے نکالا۔ جو اللہ اور اس کے رسول نے ان پر قائم کیا تھا۔ یہ چشم دید حالات ہیں۔ اگر اور وضاحت چاہو گے تو میں بیان کروں گا۔"

جریر بن عبداللہ بجلی کا خطبہ

جریر بن عبداللہ نے خطبہ میں کہا کہ اے لوگو! یہ حضرت علی علیہ السلام کا خط ہے وہ دین اور دنیا کے مالک ہیں۔ ان کے اور اپنے دشمنوں کو تم جانتے ہو، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ٹھیک فیصلہ کیا۔ آپ کی بیعت مہاجرین اولین، سابقین اور انصار تابعین نے کی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خلافت کے بارے میں شوریٰ قائم کرے تو حضرت علی سے زیادہ حقدار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی مستحق نہیں، حضرت علی تمہیں حق پر چلائیں گے۔ جب تک تم ان کا ساتھ دو گے، اگر تم سے کوئی غلطی ہو گئی تو اسے درست کر دیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم بسر و چشم ان کو قبول کرتے ہیں۔ ہم بھی راضی ہیں اور بلا بحث بعد آنے والے بھی راضی سمجھا گے۔

حضرت علیؑ کا اشعث بن قیس کی طرف خط

آپ نے اشعث بن قیس کو خط لکھا۔ جس کو زیاد بن کعب لے کر گیا۔ اشعث ان دنوں عثمان کی طرف سے آذربائیجان کا عامل تھا۔

اگر تم میں لغزشیں نہ ہوتیں تو تم لوگوں سے عامل بننے کے زیادہ مستحق تھے۔ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ لوگوں نے میری بیعت کر لی ہے۔ سب سے پہلے طلحہ اور زبیر نے میری بیعت کی۔ اور پھر بغیر کسی وجہ کے توڑ دی۔ پھر ام المومنین کو بصرہ لے گئے۔ میں انصار و مہاجرین کو لے کر ان کے پاس گیا۔ ہم ان کے سامنے ہوئے۔ میں نے ان کو حق کی طرف رجوع کی دعوت دی۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے لوٹانے میں مبالغہ کیا۔ میں تم کو اچھا سمجھتا تھا۔ تیرا کام صرف کھانا پینا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک امانت ہے جو تمہاری گردن پر ہے۔ یہ مال اللہ تعالیٰ کا مال ہے اور تم میری طرف سے اس کے نگران ہو۔

زیاد بن کعب کا خطبہ

اشعث ابن قیس نے جب علی علیہ السلام کا خط پڑھا تو زیاد بن کعب نے خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا اے لوگو جس شخص کو تھوڑی چیز کافی نہیں ہوتی اسے زیادہ بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ عثمان کا معاملہ ایسا ہے کہ نہ اس کو دیکھنے والا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور نہ سننے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ اس واقعہ کو سننے اور دیکھنے والا دونوں برابر ہیں۔ مہاجرین و انصار نے بخوشی حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی۔ طلحہ اور زبیر نے بغیر کسی وجہ کے آپ کی بیعت کو توڑ دیا اور نامناسب طور پر ام المومنین کو گھر سے نکال کر لے گئے۔ حضرت علی ان کے پیچھے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین کا وارث بنایا

اشعث بن قیس کا خطبہ

اشعث ابن قیس نے کہا۔ اے لوگو عثمان نے مجھے آذربائیجان کا گورنر مقرر کیا تھا وہ ہلاک ہو گئے اور آذربائیجان ابھی میرے قبضہ میں ہے۔ لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔ ہم پر ان کی اطاعت فرض ہے۔ تمہیں علی اور ان کے دشمنوں کے حالات کا پتہ ہے وہ ان حالات کو جانتے ہیں جو ہم اور تم سے پوشیدہ ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشعث کا اپنے معتبر آدمیوں سے شام میں معاویہ کے پاس چلے جانے کا مشورہ

اشعث گھر میں آیا اور اپنے معتبر آدمیوں سے مشورہ کیا کہ میرے پاس حضرت علیؑ کا خط آیا ہے جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ میں نے آذربائیجان میں جو مال کھایا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے وہ گرفتار کریں گے۔ اب میں معاویہ کے پاس جاتا ہوں۔ قوم نے کہا اس سے تو موت بہتر ہے تم اپنے شہر اور قوم کو چھوڑنا چاہتے ہو۔ تم اہل شام کے لئے ایک محتاج بن جاؤ گے۔

جریر کا خط اشعث کو

جریر نے اشعث کو خط لکھا کہ میرے سامنے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت پیش ہوئی میں نے اسے قبول کر لیا۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ میں نے امر عثمان کے بارے میں غور کیا میرے لئے عثمان کا ساتھ دینا ضروری نہ تھا۔ علی علیہ السلام کی بیعت مہاجرین و انصار نے کر لی ہے ان لوگوں کے لئے بہتر تو یہ تھا کہ توقف سے کام لیتے (بیعت نہ کرتے) تم علی علیہ السلام کی بیعت کر لو۔ اس سے بہتر کوئی شے نہیں ہے اہل بصرہ کی شکست سے آپ کی بیعت بہتر ہے۔ اپنے بارے میں تدبر سے کام لو۔ والسلام

حضرت علی علیہ السلام کا جریر کو معاویہ کے پاس بھیجنا

جب جریر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرا خط لیکر معاویہ کے پاس جاؤ۔ میری اُمید کے مطابق پورا اُترنا۔ تم دیکھ رہے ہو کہ میرے ساتھ اصحاب رسولؐ ہیں (جو بدری اور عقبی و عقیلہ رات) میرا ساتھ دینے والے ہیں۔ میں نے ان سب سے تمہیں منتخب کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ یمن کے بہترین آدمی جریر ہے۔ میرا خط اور پیغام لیکر معاویہ کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اس بات میں داخل ہو جائے۔ جس میں اور مسلمان داخل ہو گئے ہیں تو ٹھیک ورنہ کھول کر جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔ اس کو آگاہ کر دو کہ میں اس کے امیر ہونے پر راضی نہیں ہوں۔ عام لوگ اس کا عامل ہونا پسند نہیں کرتے۔

جریر نے عرض کیا: میں آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں لیکن مجھے کچھ مقابلہ میں معاویہ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوگا۔ وہی ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام کا معاویہ کے پاس دوسرا خط

آپ نے معاویہ کے پاس جو خط جریر کے ذریعے بھیجا۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ ——

"اما بعد! لوگوں نے میری بیعت جو مدینہ میں کی تھی وہ تم پر بھی واجب ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے۔ جنہوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی موجودہ آدمی کے لئے انکار اور غائب کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شوریٰ کا حق مہاجرین و انصار کو حاصل ہے۔ جب وہ کسی آدمی پر متفق ہو جاتے ہیں تو اس کو امام کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہوتی ہے۔ جو شخص اس میں شامل نہ ہو اس کو شامل کرو اگر وہ انکار کرے۔ تو اس کو قتل کر دو، کیونکہ اس نے مومنین کی راہ اختیار نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا جو اس کو دوست رکھتا ہے جو اس کے حکم پر نہیں چلتا۔ اسے وہ جہنم میں جلائے گا۔ وہ برا ٹھکانا ہے۔ طلحہ اور زبیر نے مدینہ میں میری بیعت کی اور پھر توڑ دی۔ توڑ نا رد کرنے کے مترادف ہے۔ میں نے اتمام حجت کے بعد ان سے جہاد کیا۔ حق ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم غالب آیا۔ اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔ جس بات میں مسلمان شامل ہوتے ہیں۔ تم بھی شامل ہو جاؤ مجھے تمہاری عافیت مطلوب ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو آزمائش میں پڑ جاؤ گے۔ اگر آزمائش میں پڑ گئے تو میں تم سے جنگ کروں گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں گا۔ کہ وہ مجھے تم پر فتح عطا فرمائے۔ تم نے عثمان کے قاتلوں کے بارے میں کافی حیلے بہانے بنائے ہیں تمہارے لئے ضروری ہے کہ میری اطاعت قبول کرو پھر لوگوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں تمہارا اور ان کا معاملہ خدا کی کتاب پر پیش کروں گا۔ اور جو بہانے تم بناتے ہو وہ بچے کو دودھ چھڑانے کے بہانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اگر خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر عقل سے کام لو تو مجھے قتل عثمان سے بری الذمہ پاؤ گے۔ معاویہ تم آزاد کردہ غلاموں کی اولاد سے ہو جن کے لئے خلافت جائز نہیں ہے۔ امامت ان کے لئے مناسب نہیں۔ تم شوریٰ میں شامل ہونے کے بھی مستحق نہیں۔ میں جریر بن عبداللہ کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں جو صاحب ایمان اور مہاجر ہیں بیعت کر لو۔ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

جریر کا معاویہ کے پاس آنا

جریر آپ کا خط لیکر معاویہ کے پاس شام میں آیا۔ اور خطبہ میں لوگوں سے کہا کہ مدینہ میں جو لوگ قتل عثمان کے وقت موجود تھے۔ وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکے کہ حق پر کون تھا۔ اور باطل پر کون اور وہ لوگ جو وہاں موجود نہیں تھے۔ اپنے گمان سے کام لیکر صحیح فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں۔ لوگوں نے حضرت علی کی بیعت کی۔ طلحہ اور زبیر نے بیعت توڑ دی۔ مذہب اسلام فتنہ برداشت نہیں کر سکتا۔ جنگ کا بھی متحمل نہیں۔ کل تک بصرہ خوف و ہراس کا گڑھ بنا ہوا تھا۔ اگر دوبارہ حملہ دہرایا گیا تو اس میں لوگوں کی بقا نہیں ہوگی۔ عام لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرلی ہے۔ اگر خلافت کے بارے میں ہماری رائے لی جائے تو ہم حضرت علیؑ کے سوا کسی کو منتخب نہیں کریں گے۔ جس نے آپ کی مخالفت کی اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ اگر تم کہو کہ عثمان نے مجھے عامل بنایا اور معزول نہیں کیا تو یہ ہمارا ترتیب چلتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا دین تمام نہ ہوتا ہر ایک انسان کو سوجھ بوجھ سے کام لینا چاہیئے۔"

لوگوں کا حضرت علیؑ کو کوفہ میں قیامؑ کا مشورہ دینا

اسی سال آپ نے لوگوں سے جنگ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا۔ اشتر نخعی، عدی بن حاتم اور شریح بن ہانی کے سوا باقی تمام نے آپ کو کوفہ میں قیام کرنے کے متعلق کہا۔ لیکن اشتر نخعی وغیرہ نے عرض کی کہ یہ لوگ آپ کو اہل شام سے جنگ کرنے سے ڈراتے ہیں۔ ان سے جنگ کرنے میں اولیٰ وقت پیش نہیں آئے گی۔ ہمیں موت سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو موت کے منہ میں جانا چاہتے ہیں۔ میں اہل شام سے جنگ کرنے کو تیار ہوں مگر جریر ان کے پاس گئے ہوئے ہیں میں نے ان کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ جس کے بعد وہ شام میں نہیں رہیں گے اور اگر وہاں رہے۔ یا تو وہ دھوکہ میں آجائیں گے یا میری نافرمانی کریں گے۔ میں آپ کی تجویز کو ناپسند نہیں کرتا۔

جریر نے شام میں دیر لگائی حضرت علیؑ بور ہو گئے۔ جب معاویہ نے جریر کو واپس بھیجنے میں کافی تاخیر کی تو جریر نے اس کو بیعت کرنے کے لئے کہا۔ معاویہ نے جریر سے کہا "بیعت کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس کے لئے مجھے مہلت درکار ہے"۔

معاویہ کا با اعتماد لوگوں سے مشورہ کرنا۔

اس بارے میں معاویہ نے اپنے معتمد آدمیوں سے مشورہ کیا عتبہ بن ابوسفیان نے کہا کہ اس بارے میں عمرو بن عثمان سے مدد طلب کرو وہ جانا پہچانا آدمی ہے۔ اس کو عثمان نے اپنی زندگی میں معزول کر دیا تھا۔ اگر تم نے اس کو خوش نہ کیا۔ تو وہ تم کو تمہارے موجودہ عہدے سے بالکل معزول کر دیں گے۔

معاویہ کا خط بنام عمرو عاص

معاویہ نے عمرو عاص کو خط لکھا، جو اس وقت فلسطین میں تھا۔ آپ کو حضرت علیؑ طلحہ اور زبیر کا حال معلوم ہو چکا ہوگا۔ مروان بصرہ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آچکا ہے۔ علی علیہ السلام کی بیعت کا پیغام لیکر جریر بن عبداللہ میرے پاس پہنچ چکا ہے۔ میں اپنا معاملہ تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام سے معاویہ کا مطالبہ

معاویہ نے جریر سے کہا کہ میں نے ایک تجویز سوچی ہے۔ کہ آپ علی کو لکھ دیں کہ مجھے شام اور مصر کا علاقہ دیدیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کے بعد میری گردن پر کسی کی بیعت نہیں ہو گی میں ان کو ان شرائط پر خلیفہ تسلیم کرتا ہوں۔

جریر نے کہا جو چاہو لکھو۔ معاویہ کا مصر و شام طلب کرنا، اور آپ کے بعد کسی کی بیعت نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا تھا کہ وہ آپ کے بعد خود خلیفہ بننا چاہتا تھا۔ معاویہ نے اس مضمون کا خط آپ کو لکھا۔ جب آپ کو خط ملا تو آپ سمجھ گئے کہ یہ دھوکا ہے۔

آپ کا خط بنام جریر بن عبداللہ

اما بعد! معاویہ نے کہا ہے۔ کہ میری بیعت تو اس کی گردن پر رہے گی مگر وہ جو چاہے کرتا رہے۔ جب میں مدینہ میں تھا تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا۔ کہ میں معاویہ کو شام کا عامل بنا دوں، میں نے انکار کر دیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ گمراہوں کا بازو نہیں بنانا چاہتا۔ اگر معاویہ بیعت کرے تو ٹھیک ورنہ واپس آجاؤ۔ والسلام!

عمرو عاص کا اپنے بیٹوں اور غلاموں سے مشورہ کرنا

جب معاویہ کا خط عمرو کو ملا تو وہ فلسطین میں تھا۔ اپنے بیٹے عبداللہ اور محمد سے مشورہ کیا کہ مجھ سے عثمان کے بارے میں ایسی غلطیاں ہوئی ہیں۔ ایسی غلطیاں میں آئندہ نہیں کروں گا۔ جریر علی علیہ السلام کی بیعت لینے کے لئے معاویہ کے پاس پہنچ چکا ہے، اور اس نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

اس کے بڑے لڑکے عبداللہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی وفات کے وقت آپ سے راضی تھے۔ اسی طرح دونوں خلفا کی حالت ہے۔ عثمان کے وقت آپ غائب تھے۔ اب آرام سے گھر میں بیٹھو، آپ خلیفہ بننے سے تو رہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ آپ تھوڑی سی دنیا کے لئے معاویہ کے حاشیہ بردار بنے رہیں گے۔

محمد نے کہا کہ آپ صاحب امر قریش ہیں۔ اگر خلافت کا مسئلہ طے ہو گیا اور آپ غفلت میں پڑے رہے تو اس سے آپ کی سبکی ہوگی۔ حق بات یہ ہے کہ شام والوں سے مل جائیے اور خون عثمان کا بدلہ لیجئے۔ اس سے بنو امیہ میں آپ کی عزت بڑھ جائے گی۔

عمرو عاص نے کہا اے عبداللہ تمہاری رائے میں میرے دین کی بہتری ہے۔ اور محمد سے کہا کہ تمہاری رائے میں میری دنیا کی بہتری ہو جائے گی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرلی ہے۔ اگر خلافت کے بارے میں ہماری رائے لی جاتے تو ہم حضرت علیؑ کے سوا کسی کو منتخب نہیں کریں گے۔ جس نے آپ کی مخالفت کی اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ اگر تم کہو کہ عثمان نے مجھے عامل بنایا اور معزول نہیں کیا، تو سارا یہ بہانہ تو تب چلتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا دین قائم نہ ہوتا۔ ہر ایک انسان کو سوچ بوجھ سے کام لینا چاہیئے۔

لوگوں کا حضرت علیؑ کو کوفہ میں قیام کا مشورہ دینا

اسی سال آپ نے لوگوں سے جنگ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا۔ اشتر نخعی، عدی بن حاتم اور شریح بن ہانی کے سوا باقی تمام نے آپ کو کوفہ میں قیام کرنے کے متعلق کہا۔ لیکن اشتر نخعی وغیرہ نے عرض کی کہ یہ لوگ آپ کو اہل شام سے جنگ کرنے سے ڈراتے ہیں۔ ان سے جنگ کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ ہمیں موت سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو موت کے منہ میں جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اہل شام سے جنگ کرنے کو تیار ہوں مگر جریر ان کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ جس کے بعد وہ شام میں نہیں رہیں گے اور اگر وہاں رہے۔ یا تو وہ دھوکے میں آجائیں گے یا میری نافرمانی کریں گے۔ میں آپ کی تجویز کو ناپسند نہیں کرتا۔

جریر نے شام میں دیر لگائی، حضرت علیؑ ملول ہو گئے۔ جب معاویہ نے جریر کو جواب دینے میں کافی تاخیر کی تو جریر نے اس کو بیعت کرنے پر کافی اکسایا۔ معاویہ نے جریر سے کہا:

"بیعت کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس کے لئے مجھے مہلت درکار ہے"

معاویہ کا با اعتماد لوگوں سے مشورہ کرنا۔

اس بارے میں معاویہ نے اپنے معتبر آدمیوں سے مشورہ کیا عتبہ بن ابوسفیان نے کہا کہ اس بارے میں عمرو بن عاص سے مدد طلب کرو وہ جانا پہچانا آدمی ہے۔ اس کو عثمان نے اپنی زندگی میں معزول کر دیا تھا۔ اگر تم نے اس کو خوش نہ کیا۔ تو وہ تم کو تمہارے موجودہ عہدے سے بالکل معزول کر دیں گے۔

معاویہ کا خط بنام عمرو عاص

معاویہ نے عمرو عاص کو خط لکھا، جو اس وقت فلسطین میں تھا۔ آپ کو حضرت علیؑ طلحہ اور زبیر کا حال معلوم ہو چکا ہو گا۔ مروان بصرہ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آ چکا ہے۔ علی علیہ السلام کی بیعت کا پیغام لیکر جریر بن عبداللہ میرے پاس پہنچ چکا ہے۔ میں اپنا معاملہ تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام سے معاویہ کا مطالبہ

معاویہ نے جریر سے کہا کہ میں نے ایک تجویز سوچی ہے۔ کہ آپ علی کو لکھ دیں کہ مجھے شام اور مصر کا علاقہ دیدیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کے بعد میری گردن پر کسی کی بیعت نہیں ہو گی میں ان کو ان شرائط پر خلیفہ تسلیم کرتا ہوں۔

جریر نے کہا جو چاہو لکھو۔ معاویہ کا مصر و شام طلب کرنا، اور آپ کے بعد کسی کی بیعت نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا تھا کہ وہ آپ کے بعد خود خلیفہ بننا چاہتا تھا۔ معاویہ نے اس مضمون کا خط آپ کو لکھا۔ جب آپ کو خط ملا تو آپ سمجھ گئے کہ یہ دھوکا ہے۔

آپ کا خط بنام جریر بن عبداللہ

اما بعد! معاویہ نے کہا ہے۔ کہ میری بیعت تو اس کی گردن پر رہے گی مگر وہ جو چاہے جو چاہے کرتا ہے۔ جب میں مدینہ میں تھا تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا۔ کہ میں معاویہ کو شام کا عامل بنا دوں، میں نے انکار کر دیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ گمراہوں کا بازو نہیں بنانا چاہتا۔ اگر معاویہ بیعت کرے تو ٹھیک ورنہ واپس آجاؤ۔ والسلام!

عمرو عاص کا اپنے بیٹوں اور غلاموں سے مشورہ کرنا

جب معاویہ کا خط عمرو کو ملا تو وہ فلسطین میں تھا۔ اپنے بیٹے عبداللہ اور محمد سے مشورہ کیا کہ مجھ سے عثمان کے بارے میں ایسی غلطیاں ہوئی ہیں۔ ایسی غلطیاں میں آئندہ نہیں کروں گا۔

جریر علی علیہ السلام کی بیعت لینے کے لئے معاویہ کے پاس پہنچ چکا ہے، اور اس نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

اس کے بڑے لڑکے عبداللہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ وفات کے وقت آپ سے راضی تھے اسی طرح دونوں خلفا کی حالت ہے۔ عثمان کے وقت آپ غائب تھے۔ اب آرام سے گھر میں بیٹھو، آپ خلیفہ بننے سے تو رہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ آپ تھوڑی سی دنیا کے لئے معاویہ کے حاشیہ بردار بنے رہیں گے۔

محمد نے کہا کہ آپ صاحب امر قریش ہیں۔ اگر خلافت کا مسئلہ طے ہو گیا اور آپ غفلت میں پڑے رہے تو اس سے آپ کی سبکی ہو گی۔ حق بات یہ ہے کہ شام والوں سے مل جائیے اور خون عثمان کا بدلہ لیجئے۔ اس سے بنو امیہ میں آپ کی عزت بڑھ جائے گی۔

عمرو عاص نے کہا اے عبداللہ تمہاری رائے میں میرے دین کی بہتری ہے۔ اور محمد سے کہا تمہاری رائے میں میری دنیا کی بہتری ہو جائے گی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر اپنے غلام وردان کو جو دھوکہ باز تھا بلا کر کہا۔ سامان باندھو اور چلو۔ وردان نے کہا جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں اگر مجھے تو آگاہ کریں۔ عمرو نے کہا بتاؤ: ——

اس نے کہا —— آپ دنیا و آخرت کے مسئلے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو اگر علی علیہ السلام کا ساتھ دو گے تو آخرت ملے گی۔ اور دنیا نہیں ہو گی اور اگر معاویہ کا ساتھ دو گے تو دنیا تو ملے گی۔ مگر آخرت نہیں ملے گی اور نہ ہی آخرت کی نیکی میں کسی کا کوئی حصہ ہو گا۔ تم ان دونوں کے درمیان معلق ہو اور سوچ رہے ہو کہ کس کا ساتھ دو؟

عمرو نے کہا —— تم نے بالکل غلطی نہیں کی۔ میرے دل میں یہی بات ہے اب وردان یہ بتاؤ کہ اس معاملہ میں تمہارا کیا خیال ہے؟

کہا —— گھر میں بیٹھ جائیے۔ اگر اہل دین غالب آ گئے تو ان کے ساتھ آرام کی زندگی بسر کیجئے گا اور اگر اہل دنیا غالب آ گئے تو تب بھی ان کو آپ کی ضرورت ہو گی۔ عمرو عاص نے کہا۔ اب بیٹھ رہنا کیسے ممکن ہے جب کہ تمام عرب میں یہ مشہور ہو چکا ہے کہ میں شام جا رہا ہوں۔

عمرو کا معاویہ کے پاس آنا

عمرو عاص معاویہ کے پاس آیا اور اسے اپنی ضروریات سے آگاہ کیا۔ لیکن عمرو دل سے معاویہ کو نہیں چاہتا تھا اسی طرح معاویہ عمرو کو اور عمرو معاویہ کو دھوکا دینا چاہتا تھا۔ عمرو نے کہا۔ اگر مجھ سے کام لینا چاہتے ہو تو مصر کا علاقہ مجھے دیدو۔

معاویہ نے چاپلوسی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ مصر شام کی مانند ہے اگر مصر تمہارے پاس ہو گا تو تب بھی میرے پاس ہو گا۔ مصر اس وقت تمہاری ملکیت میں ہو گا جب حضرت علی پر غالب ہو کر عراق پر قبضہ کر لو گے؟

عتبہ بن ابی سفیان معاویہ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ کیا تم اس بات پر رضامند نہیں ہو کہ مصر کے بدلے عمرو عاص کو خرید لو۔ اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تمہارا شام پر قابض رہنا بھی ضروری نہیں ہے۔

معاویہ نے یہ بات سنی تو اس نے عمرو عاص کو بلا کر اسے مصر کی حکومت سونپ دی۔ جب معاویہ نے مصر کی حکومت عمرو کو لکھ کر دی تو خط کے نیچے لکھا کہ اطاعت کی شرط کو نہ توڑنا۔ اور عمرو بن عاص نے نیچے لکھا کہ مشروط اطاعت کرتا ہوں۔

جب عمرو خط لیکر خوشی خوشی آیا تو اس کے ابن عم کو خوشی سے بہت تعجب ہوا۔ عمرو سے کہا کہ تم قریش میں عزت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ تم نے اپنے آپ کو غیر آدمی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاقلین عثمان مصری بن علی علیہ السلام کی زندگی میں مصر معاویہ کے حوالے کرنے والے ہیں۔ اگر مصر مستقل معاویہ کی ملکیت میں آگیا تو سابقہ دھوکا بازی کی وجہ سے تم سے نہیں لے گا۔
عمرو نے کہا بھائی کے فرزند یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ معاویہ اور علی علیہ السلام کا مصر پر کوئی حق نہیں ہے۔ اگر میں علی علیہ السلام کے پاس جاتا تو میرا گھر والوں سے بچنا اسی کے باوجود میں نے معاویہ کا ساتھ دیا ہے۔ جوان نے کہا تم دل سے معاویہ کو نہیں چاہتے بلکہ تم معاویہ کی دولت چاہتے ہو اور وہ تمہارا دین خریدنا چاہتا ہے۔ معاویہ کو جوان کی بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کو قتل کرنا چاہا۔ جب نوجوان نے سنا تو وہ بھاگ گیا۔ اور حضرت علیؑ سے مل گیا۔ آپ کو معاویہ اور عمرو کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ یہ سن کر آپ خوش ہوئے اور اس کو مقرب بنایا۔

عمرو عاص سے معاویہ کا مشورہ

معاویہ نے عمرو سے کہا مجھے ایک رات میں تین خبریں ملی ہیں۔ میں اس سے بہت پریشان ہوں۔ (۱) ابن ابی حذیفہ مصر کا قیدی فرار ہو کر بھاگ گیا ہے۔ (۲) قیصر روم شام پر غلبہ کرنا چاہتا ہے (۳) حضرت علیؑ شام پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں۔ تمہاری کیا رائے ہے؟
عمرو عاص نے کہا یہ تمام باتیں بڑی ہیں۔ ابن ابی حذیفہ کو جو لوگوں کا بھیس بدل کر فرار ہو گیا ہے۔ کسی کو بھیج کر اسے قتل کرا دیجئے۔ اگر وہ قتل ہو گیا تو اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ قیصر روم کو تحفے تحائف بھیجیں۔ روم کے نے غلام اور سونا چاندی بھیجئے۔ جس سے وہ تم سے مل جائے گا۔ حضرت علیؑ کو جنگ [illegible] ان کا ہمسر کوئی نہیں ہے اور وہ خلافت کے مستحق ہیں۔
معاویہ نے کہا تم نے سچ کہا۔ لیکن میں ان پر خون عثمان کا الزام لگا کر جنگ کروں گا۔
عمرو عاص نے کہا۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے۔ مجھے آپ تو عثمان کا نام نہیں لینا چاہیے
معاویہ ——— وہ کیوں؟
عمرو عاص: تمہارے پاس شام کے لوگ بھی موجود تھے۔ اور تم نے اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ وہ تم سے مدد مانگتے تھے۔ اور تم نے انتہائی کوتاہی سے کام لیا۔ میں جان بوجھ کر اسے چھوڑ کر فلسطین بھاگ گیا۔
معاویہ ——— ان باتوں کو چھوڑیئے اور میری بیعت کیجئے۔
عمرو ——— میں اس وقت تک تمہاری بیعت نہ کروں گا۔ جب تک اپنا دین دے کر تمہارا مال نہ لے لوں۔
معاویہ نے کہا۔ مانگو کیا مانگتے ہو۔
عمرو ——— گزارہ کے لئے مصر کی حکومت چاہیے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ سن کر مروان بن حکم ناراض ہو گیا۔ اور کہا کہ مجھے پرواہ نہیں ہے۔ میں یہ سودا نہیں خریدوں گا معاویہ نے کہا میرے چچا کے فرزند چپ رہو۔ کیا تمہارے لئے ایک آدمی نہیں کئی آدمی خرید تا ہوں۔ معاویہ نے مصر کا ملک بطور گزارہ عمرو عاص کو لکھ دیا۔

معاویہ کا خط مکہ اور مدینہ والوں کی طرف اور ان کا جواب

معاویہ نے عمرو سے کہا کہ میں اہل مکہ اور مدینہ کے پاس خط لکھ کر خون عثمان کا مطالبہ کرتا ہوں۔ ممکن ہے اس سے ہمارا مقصد پورا ہو جائے۔

عمرو عاص ——— کن کن لوگوں کے پاس خط لکھو گے؟

معاویہ ——— تین آدمیوں کے پاس خط تحریر کروں گا۔ ایک وہ شخص جو صرف حضرت علی کو چاہتا ہے دوسرا وہ جس کا جھکاؤ عثمان کی طرف ہے اور تیسرا جو جنگ نہیں چاہتا خاموش ہے

عمرو عاص ——— کن لوگوں کے پاس خط لکھو گے۔

معاویہ ——— ان!

عمرو عاص ——— لکھو! معاویہ نے اہل مکہ و مدینہ کو خط لکھا۔

"حضرت علیؑ نے عثمان کو قتل کروایا ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ قاتل ان کے پاس موجود ہیں۔ ہم اس وقت تک خون عثمان کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔ جب تک آپ قاتلان عثمان کو ہمارے حوالے نہیں کر دیتے۔ ہم کتاب خدا کے حکم کے مطابق انہیں قتل کر دیں گے اگر قاتل ہمارے حوالے کر دیئے جائیں تو پھر بھی حضرت علیؑ سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ خلافت کے مسئلہ کو ہم عمر کی طرح شوریٰ میں لے جائیں گے۔ ہم خلافت کے طلب گار نہیں ہیں ہماری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ کوسنے کوسنے سے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔"

دونوں کا جواب

اہل مکہ اور مدینہ نے متفق ہو کر اپنا نمائندہ مسور بن مخرمہ کو منتخب کیا۔ کہ وہ معاویہ کو جواب تحریر کرے۔ چنانچہ اس نے لکھا ———

"تم نے بہت بھاری غلطی کی اور اب نصرت کرنے والے سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ معاویہ تمہیں خلافت سے کیا واسطہ تم تو خود آزاد کردہ غلام ہو۔ تمہارا باپ احزاب میں سے تھا۔ ہمیں چھوڑیئے۔ ہماری طرف سے نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ ہی مددگار۔"[1]

معاویہ کا خط ابن عمر کی طرف

اہل مدینہ کے علاوہ معاویہ نے ایک خط عبداللہ

---

[1] شرح ابن ابی الحدید صفحہ ۲۵۸۔ یہ جواب عبداللہ بن عمر کی طرف منسوب ہے ۱۲۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن عمر کو لکھا کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ بات یہ تھی کہ عثمان کی وفات کے وقت تمہیں خلیفہ بنا لیتے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم حضرت علی علیہ السلام کے خلاف ہوگئے ہو۔ اور ان پر اعتراض کیا ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ اس خلیفہ مظلوم کے بارے میں ہماری مدد کرو۔ میں تمہارے ہوتے ہوئے حکومت نہیں چاہتا۔ میں اپنی تمام کوششیں تمہارے لیے صرف کرتا ہوں۔ اگر تم نے انکار کر دیا۔ تو پھر خلافت کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان مشورہ ہوگا۔ جس کو وہ چاہیں خلیفہ بنائیں۔

عبداللہ بن عمر کا جواب

"تم نے مجھے جس چیز کا لالچ دیا ہے۔ اس کے بارے میں تم نے جہاں جانا تھا جا چکے ہو۔ علی علیہ السلام کیا تھے مہاجرین و انصار تھے۔ میں نے ان کو چھوڑ دیا۔ طلحہ و زبیر اور بی بی عائشہ کو چھوڑ دیا۔ تو کیا جس کی تم اتباع کرو گے۔ میں اس کی اتباع کروں گا۔!

تمہارا یہ قول کہ میں نے حضرت علی پر اعتراض کیا ہے سراسر غلط ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم میں علی علیہ السلام کا مقابلہ ہجرت کرنے اور اسلام لانے کے بارے کیسے کر سکتا ہوں! نیز آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو رتبہ ملا ہے۔ وہ میں کہاں پا سکتا ہوں ان اتنے مرتبوں کا کہ ان سے ایک ایسا فعل ضرور سرزد ہوا ہے۔ جس کا ثبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے نہیں ملا۔ اگرچہ خوف کے باعث میں توقف سے کام لیا۔ اگر یہ کوئی نیکی ہے۔ تو میں اسے چھوڑ چکا ہوں۔ اگر گمراہی ہے تو بھی اس کے شر سے نجات پا چکا ہوں۔ مجھے اپنے معاملات میں معاف رکھیئے۔

معاویہ کا خط بنام سعد بن ابی وقاص

"اما بعد اہل شوریٰ پر زبردست فرض عائد ہوتا ہے کہ عثمان کی مدد کریں۔ اور ان لوگوں پر بھی جنہوں نے خلافت عثمان کو حق قرار دیا۔ غیر کے مقابلہ میں اسے منتخب کیا طلحہ و زبیر نے اس کی مدد کی وہ دونوں خلافت اور شوریٰ میں تمہارے شریک ہیں۔ اسلام لانے میں تمہاری مانند ہیں۔ اس سے ام المومنین نے ان کا ساتھ دیا۔ ازواج نبی نے ان کی باتوں کو برا نہیں سمجھا اور جو کچھ انہوں نے قبول کیا اس کو رد نہیں کیا۔ ہم خلافت کے لیے مسلمانوں کے درمیان شوریٰ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔

سعد بن ابی وقاص کا معاویہ کو جواب

اما بعد۔ اہل شوریٰ میں کوئی شخص بھی حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ خلافت کا مستحق نہیں ہے۔ علی علیہ السلام سابق الاسلام ہیں۔ آپ میں وہ خصوصیات ہیں جو ہم میں قطعاً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں ہیں۔ آپ ہماری خوبیوں میں شریک نہیں ہیں اور آپ ہم سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں اس معاملہ میں جھگڑے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ دیجئے۔ اے معاویہ ہم تمہاری رائے کو شروع سے آخر تک ناپسند کرتے ہیں اگر طلحہ اور زبیر گھر میں بیٹھ جاتے تو بہتر تھا۔ واللہ تعالیٰ یغفر لعائشۃ ام المومنین۔ ام المومنین عائشہ کو خدا بخش دے گا۔

معاویہ کا خط بنام محمد بن مسلمہ انصاری

آپ فارس انصار اور ان میں سے بہادر آدمی تھے معاویہ نے آپ کی طرف خط لکھا۔

اما بعد! میں خط لکھ کر تمہاری بیعت کا آرزومند ہوں۔ لیکن اس سے پہلے تمہیں اس نعمت کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں جس سے تم نکل چکے ہو۔ تم فارس انصار اور عمدۃ المہاجرین ہو۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا دعویٰ کیا تھا جس کا انکار کرنا تمہارے بس کی بات نہیں تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھنے والوں سے لڑنے کو منع فرمایا تھا۔ یہ دعویٰ تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کر دیا۔ لیکن اہل صلوٰۃ اگر رہتے ہوں تو ان کو لوٹنے سے کیوں منع نہیں فرمایا کیا عثمان اور اہل دار مسلمان نہیں تھے؟ تیری قوم انصار جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ سے محفوظ رکھا ہے۔ عثمان کی کوئی مدد نہیں کی تھی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انصار اور تم سے پوچھے گا۔

محمد بن مسلمہ کا جواب

اما بعد! تم نے اس بات کا ذکر کیا۔ جو ہو چکی ہے۔ اب تو میں نے اپنی تلوار کو توڑ دیا ہے اور گھر میں بیٹھ گیا ہوں۔ جو امر معروف اور نہی عن المنکر کی صحیح تشخیص نہ ہو تو پھر اس میں رائے زنی کرنا دین پر تہمت لگانے کے مترادف ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم کہ تم تو دنیا طلب کرتے ہو۔ اور خواہشات کی پیروی کرتے ہو۔ زندہ عثمان کی مدد نہ کی اور اب مردہ کی مدد کرتے ہو۔ ہم اور ہم سے پہلے مہاجر اور انصار حالات کو بہتر جانتے ہیں۔

جب لوگوں نے معاویہ کی امیدوں کے خلاف جواب دیئے تو عمرو عاص نے کہا اے معاویہ تمہاری اور میری رائے کا کیا نتیجہ نکلا۔ میں نے اس نتیجے سے قبل ہی تمہیں آگاہ کیا تھا۔ معاویہ نے کہا میں پشیمان ہوں۔ ڈرتا نہیں ہوں۔

معاویہ نے علی علیہ السلام کو خط لکھا جس کا مطلب یہ ہے ——

۔ اگر یہ درست ہے کہ آپ کی بیعت ان لوگوں نے کی ہے۔ جنہوں نے ابوبکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طلحہ کی بیعت کی تھی۔ اس لحاظ سے آپ پر خونِ عثمان کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ مگر آپ نے مہاجرین کو عثمان کے قتل پر آمادہ کیا اور انصار کو ان کی مدد سے روکے رکھا۔ جاہل لوگوں نے آپ کی اطاعت کی اور کمزور آپ کی وجہ سے طاقتور ہو گئے۔ اہلِ شام نے آپ کی اطاعت سے انکار کر دیا ہے۔ اور آپ سے اس وقت تک لڑیں گے جب تک آپ قاتلانِ عثمان کو ان کے حوالے نہیں کر دیں گے۔ جب آپ قاتل ان کے حوالے کر دیں گے تو پھر خلافت کے بارے میں مسلمانوں میں شوریٰ ہوگا۔ مدینہ والے جب تک حق پر رہے ان کے ہاتھ میں حق ہے۔ جب انہوں نے حق کو چھوڑ دیا ہے تو اب حق اہلِ شام کے پاس ہے۔ مجھے میری زندگی کی قسم آپ جس طرح اہلِ بصرہ پر حجت قائم کر سکتے ہیں۔ اس طرح اہلِ شام پر حجت قائم نہیں کر سکتے۔ اہلِ بصرہ نے آپ کی بیعت کی ہے لیکن انہوں نے آپ کی بیعت نہیں کی۔ طلحہ اور زبیر نے آپ کی بیعت کی تھی۔ میں نے آپ کی بیعت نہیں کی۔ جہاں تک اہلِ اسلام کے لحاظ سے فضیلت اور قرابتِ نبیؐ کا تعلق ہے۔ میں نہ تو اس کو مٹا سکتا ہوں اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہوں۔

حضرت علیؑ کا معاویہ کو جواب

حضرت علیؑ نے معاویہ کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا:

"اما بعد! مجھے آپ کا خط ملا۔ یہ ایسے شخص کا خط ہے جس کی نگاہ ہدایت نہیں پا سکتی۔ ایسا قائد جو ہدایت یافتہ نہیں اور ایسا قائد جو ہدایت نہیں پا سکتا۔ خواہشِ نفسانی نے اس کو دعوت دی۔ اس نے اس کو قبول کیا۔ گمراہی نے اس کو کھینچا اور اس نے گمراہی کو کھینچا۔ تمہارا یہ خیال ہے کہ میں نے خونِ عثمان میں کوتاہی یا غلطی کی ہے۔ مجھے میری زندگی کی قسم میں نے وہ کام کیا جو مہاجرین نے سرانجام دیا۔ جس جگہ وہ اترے میں وہیں اترا۔ جہاں سے وہ نکلے میں وہیں سے نکلا۔ اللہ تعالیٰ ان کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اور وہی ان کو اندھے پن کی وجہ سے عذاب دے گا۔ میں نے عثمان کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ جس سے میری غلطی لازم آئے۔ اور میں نے عثمان کو قتل نہیں کیا کہ جس کا مجھ سے بدلہ لیا جائے۔ تمہارا یہ کہنا کہ اہلِ شام لوگوں پر حاکم ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو قریش کے کسی ایک آدمی کو پیش کرو جس کو شوریٰ میں شامل کیا گیا ہو۔ یا وہ خلافت کا مستحق ہو۔ اگر کسی ایک کا نام لو گے تو مہاجر و انصار تمہاری تکذیب کر دیں گے۔ میں مدینہ کے قریش سے ایک آدمی ہوں جو خلافت کا مستحق ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ میں قاتلانِ عثمان کو تمہارے حوالے کر دوں۔ تم عثمان کے کیا لگتے ہو؟ تم شاید کے ایک فرد ہو جب کہ عثمان کی وارث عثمان کی اولاد ہے۔ اگر یہ خیال ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تم اس بارے میں زیادہ قوی ہو تو پہلے میری اطاعت کرو پھر یہ مقدمہ میرے سامنے پیش کرو۔ اہل شام اور بصرہ میں فرق کرنا اور تمہارا طلحہ اور زبیر کا ذکر کرنا۔ در اصل اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میری بیعت بیعت عامہ تھی۔ پھر وہ آدمی اس سے منہ نہیں موڑ سکتا۔ اس میں بیعت کرنے یا انکار کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ تم نے مجھ سے خواہ مخواہ قتل عثمان کے بارے میں بحث کی ہے۔ خدا کی قسم میں اس بارے میں مشاہدہ کے علاوہ بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تم بھی باذوق خبر ہے مجھے اس کا پتہ ہے۔ تم نے کہی ہے میری قرابت اور قریش میں میری عزت۔ خدا کی قسم اگر آپ کو اس بات کی قدرت ہوتی تو آپ میرے ان فضائل کو ضرور ختم کر دیتے۔"

عبیداللہ بن عمر کا معاویہ کے پاس آنا

عبیداللہ بن عمر شام میں معاویہ کے پاس آیا۔ اس کو دیکھ کر معاویہ خوش ہوا۔ اور اہل شام بھی بہت خوش ہوئے۔ قریش میں سب سے زیادہ خوش عمرو بن عاص تھا۔ معاویہ نے عمرو عاص سے کہا عبداللہ کو کس چیز نے منع کیا ہے کہ وہ بھی عبیداللہ کی طرح کرتا۔ عمرو ہنس پڑا اور کہا کہ تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔ عبیدہ تو تیرے پاس اسی خوف کی وجہ سے آیا ہے۔ کہ کہیں حضرت علی علیہ السلام ہرمزان کے قتل کے بدلے اسے قتل نہ کر دیں۔ عبداللہ نے تیری موافقت کی ہے نہ کہ مخالفت۔ اگر وہ تیرے ساتھ ہوتا تو تجھے فائدہ دیتا۔ اور اگر تیرے خلاف ہوتا تو نقصان پہنچاتا۔

معاویہ کا اہل شام کو حضرت علیؑ سے جنگ کیلئے تیار کرنا

معاویہ نے رؤسائے شام کو جمع کر کے کہا کہ تم صاحب فضل ہو۔ تم میں سے ایک آدمی کو بات چیت کرنی چاہیے۔

ایک آدمی نے کہا کہ اگر ہم عثمان کے جھگڑے کے وقت مدینہ میں موجود ہوتے اور اس کے قاتلوں کو جانتے۔ سنی سنائی باتوں پر ہمیں کوئی اعتماد نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک سب سے خراب آدمی وہ ہے جو علی ابن ابی طالب سے جنگ کرے گا۔ کیونکہ آپ سب سے پہلے اسلام لانے اور جنگ میں سب سے زیادہ بہادرانہ کارنامے انجام دینے والے ہیں۔

حوشب نے کہا —— خدا کی قسم ہم تمہاری مدد نہیں کریں گے۔ تمہاری خاطر نادم نہیں ہوں گے اور تمہاری حمایت نہیں کریں گے۔ گھوڑوں کو گھوڑوں سے اور مردوں کو مردوں سے بھڑ دو۔ جس طرح تم نے علم دیا ہے اسی طرح ہم نے ان کو علم دیا۔ ہم نے تم کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے۔ ہم تمہارے اور ان کے درمیان وسیلہ ہیں۔ جس بات کو تم پسند کرتے ہو۔ اسی کا حکم دو اور جس کو

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناپسند کرتے ہو۔ اس سے منع کرو۔ جب معاویہ صفین کی طرف جانے لگا تو اہل شام نے لشکر کی ترتیب یوں کی۔

مقدمہ لشکر پر ابا الاعور سلمی۔ ساقہ پر بشیر بن ارطاۃ۔ گھوڑ سواروں پر عبیداللہ بن عمر کو مقرر کیا۔ معاویہ نے اہل شام سے کہا کہ تم لڑائی کے لئے اس لئے جا رہے ہو تا کہ شام کو بچا سکے۔ اور عراق کو لے سکے۔ مجھے میری زندگی کی قسم شام میں کیا رکھا ہے۔ عراق کے مردوں اور مال کا کیا کہنا۔ اہل عراق میں اہل شام جیسی سوجھ بوجھ نہیں۔ معاویہ ۸۳ ہزار فوج لیکر صفین میں پہنچا کر پندرہ محرم کو میدانی زمین پر قبضہ کر لیا۔ فرات کے قریب حضرت علی علیہ السلام کو اپنی خبر دی۔

حضرت علی علیہ السلام کا اہل عراق کو جنگ کے لئے تیار کرنا۔

آپ کو جب معاویہ کی تیاری کا علم ہوا۔ تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اہل شام نے معاویہ کی بیعت کر لی ہے شامیوں کے علاوہ اس کا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔ تم میں حجازی، عراقی اور مصری سب قسم کے لوگ موجود ہیں۔ شامیوں نے معاویہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے دنیا اور آخرت میں اس کی بات نہیں سنی جائے گی۔ میں لوگوں کو روم بھیج رہا ہوں۔ اگر تم ان پر غالب آ گئے تو زیادہ سے زیادہ موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اللہ عزیز الحکیم کی طرف بھاگنا چاہیے۔

معاویہ کا خیال ہے کہ شامی صبر والے اور مدد والے ہیں۔ مجھے میری زندگی کی قسم اس معاملہ میں تم ان سے بہتر ہو۔ کیونکہ تم مہاجرین و انصار اور تابعین ہو۔ اتنا صبر کرو کہ کامیابی ہوگی۔

لوگ آپ کے فرمان کے بعد تیاری میں لگ گئے اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ علی علیہ السلام جب کوفہ سے صفین کی طرف روانہ ہوئے تو اس وقت آپ کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ نوے ہزار تھی۔

مقدمۃ الجیش پر اشتر نخعی، ساقہ پر شریح بن ہانی کو سردار مقرر کیا۔ بصرہ والوں کا عبداللہ بن عباس، مہاجرین و انصار کا سردار محمد بن ابی بکر، کوفہ والوں کا عبداللہ بن جعفر، گھوڑ سواروں کا عمار بن یاسر، قلب میں حسن بن علی علیہ السلام کو سردار مقرر کیا۔ آپ مع لشکر صفین پہنچے میدانی زمین پر فرات کے قریب معاویہ نے قبضہ کر لیا۔

معاویہ کا اصحاب علی علیہ السلام کا پانی بند کرنا۔

معاویہ نے صفین پر قدم رکھنے سے پہلے یہ کام کیا کہ فرات کے پانی پر قبضہ کر لیا۔ ابو الاعور کو ایک جماعت دے کر پانی کی حفاظت کرنے کے لئے کہا۔ جب اہل عراق پہنچے تو انہوں نے اپنے نوکروں کے ذریعے فرات کا پانی پینے کے لئے منگوایا۔ لیکن معاویہ کے گھوڑے ان کے اور فرات کے درمیان حائل ہو گئے۔ نوکروں نے آکر حضرت علی علیہ السلام کو ان حالات سے آگاہ کیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے اشعث سے کہا کہ معاویہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم کسی اور مقصد کی خاطر آئے ہیں پانی پر قبضہ کرنے نہیں آئے۔ اگر ہم پہلے پانی پر قبضہ کر لیتے تو پانی بند نہ کرتے۔ اگر چاہو تو پانی کو خالی کر دو، ورنہ ہم اس کو خالی کرانے کے لئے بالکل تیار ہیں۔

اشعث معاویہ کے پاس آئے اور کہا کہ تم پانی بند کرتے ہو۔ خدا کی قسم ہم ضرور بالضرور پانی پا کر دم لیں گے۔ خدا کی قسم ہم اس حالت میں ہرگز نہیں مریں گے۔ کہ ہماری تلواریں کندھوں پر ہوں اور ہم مر جائیں۔

معاویہ نے اپنے اصحاب کی رائے طلب کی۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ——

"میری رائے یہ ہے کہ ہم ان کو اسی طرح پیاسا قتل کریں۔ جس طرح انہوں نے عثمان کو ظلم سے قتل کیا ہے۔"

عمرو عاص نے معاویہ سے کہا کہ —— یہ گمان دل سے نکال دو کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس گھوڑ سواروں کی جماعت ہو اور وہ پیاسے رہ جائیں۔ وہ فرات کا پانی پئیں گے یا اس کی خاطر جان دیدیں گے۔ لشکر فرات کے کنارے سے ہٹا لو اور انہیں پانی پینے دو۔

معاویہ نے کہا خدا کی قسم یہ پہلی کامیابی ہے۔ خدا مجھے حوض رسول سے پانی نہ پلائے اگر انہوں نے فرات سے پانی پی لیا۔ ہاں اگر مجھ پر غالب آ جائیں تو پی سکتے ہیں۔ عمرو نے کہا کہ:-

"یہ پہلا ظلم ہے۔ جب کہ تمہیں مظلوم ہونا چاہیے۔ ان میں غلام، مزدور، کمزور اور بیگناہ لوگ موجود ہیں۔ بزدلی کے لئے بہادر ہیں جیسے تم جو لڑنا نہیں چاہتے ان پر حملہ کر دیا ہے۔"

حضرت علی کا پانی پر قبضہ کر لینا۔

فرات پر معاویہ کے قبضہ کے بعد لوگوں کو پیاسا دیکھ کر آپ کو بہت رنج ہوا۔ آپ رات کو باہر نکل پڑے۔ لوگ ایک دوسرے سے اس بات کی شکایت کرتے تھے کہ اہل شام نے پانی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اشعث نے امیرالمومنینؑ سے عرض کی کہ آپ کی موجودگی میں یہ لوگ ہمیں پانی پینے سے منع کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس تلواریں بھی موجود ہیں۔ ہمیں ان سے خود فیصلہ کرنے دیجئے خدا کی قسم اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک کہ انہیں گھاٹ سے دور نہ کر دوں یا خود مر جاؤں۔ اشتر نخعی کو حکم دیجئے کہ وہ فرات میں گھوڑے ڈال دے۔

آپ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے۔

اشعث نے واپس آ کر لوگوں میں اعلان کیا کہ جو شخص پانی پینا چاہتا ہے وہ جمع کر آ جائے کافی لوگوں نے ساتھ جانے کو کہا۔ اشعث پیدل فوج کی کمان کر رہا تھا۔ حتی کہ ان لوگوں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لہرایا۔ سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ: ——

میں اشعث بن قیس ہوں۔ پانی کا راستہ خالی کر دو۔

ابو الاعور نے کہا —— تم ہمیں گرفتار کرنے سے قبل پانی پر قبضہ نہیں کر سکو گے۔

تمہیں تلواریں نہیں چلانی چاہئیں۔

اشعث نے اشتر کو کہلا بھیجا کہ سواروں سے حملہ کر دو۔ اشتر نے ایسا زوردار حملہ کیا کہ گھوڑوں کی ٹاپیں فرات کے پانی تک پہنچ گئیں۔ اشتر نے پیدل فوج پر حملہ کیا۔ دشمن نے بھی تلواریں نکال لیں۔ ابو الاعور اور اس کا ساتھی گھاٹ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اشتر نے امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں کہلا بھیجا ——

مولا آکر دیکھو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبہ دیا ہے۔ اور پانی حاصل ہو گیا ہے۔

جب اہل عراق کا پانی پر قبضہ ہو گیا تو عمرو عاص نے معاویہ پر چوٹ کی کہ کل کس طرح تم نے علی پر پانی بند کر دیا تھا۔ کیا اب علی بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گے؟

معاویہ نے کہا —— یہ باتیں چھوڑئیے۔ عمرو نے کہا علی علیہ السلام تمہارے لئے وہ بات جائز تصور نہیں کریں گے۔ جو تم ان کے لئے تصور کرتے ہو۔ آپ جس مقصد کے لئے آئے ہیں وہ پانی بند کرنا نہیں ہے۔

علی علیہ السلام کا معاویہ کو مقابلہ کی دعوت دینا

چالیس روز صفین میں لوگ صبح و شام لڑتے رہے۔ درحقیقت تباہی و بربادی کی جنگ تین روز قائم رہی۔ جب حضرت علی علیہ السلام نے بہت زیادہ لوگوں کو قتل اور فنا ہوتے دیکھا تو ایک دن میدان میں تشریف لائے اور معاویہ سے باآواز بلند فرمایا۔ معاویہ اس وقت ایک ٹیلے پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہا ——

اے ابو الحسن کیا کہتے ہو؟

فرمایا —— کیوں لوگوں کو تباہ کر رہے ہو۔ اگر یہ سب کچھ ملک کی خاطر ہے اگر تم نے حاصل کر لیا۔ تو تمہارے لئے ہو گا کہ ان کے بدلے جو مر رہے ہیں۔ تم خود آؤ اور میرے ساتھ جنگ کرو۔ جو غالب آئے گا خلافت اسی کے لئے ہو گی۔

عمرو عاص نے معاویہ سے کہا کہ —— علی علیہ السلام نے انصاف سے کام لیا ہے۔ یہ سن کر معاویہ ہنس پڑا۔ اور کہنے لگا تم خود خلافت لینا چاہتے ہو؟

عمرو نے کہا خدا کی قسم خلافت تجھے اس وقت سجے گی۔ جب تم علی علیہ السلام سے مقابلہ کرو گے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ نے کہا ـــــ آپ مذاق کرتے ہیں۔ ہم زہ سے مقابلہ کریں گے

عمرو عاص کا علی علیہ السلام کے مقابلہ میں نکلنا

عمرو عاص نے معاویہ سے کہا۔ تم علی علیہ السلام سے لڑنے میں بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہو اور میری نصیحت نہیں مانتے؟ خدا کی قسم میں علی علیہ السلام کا مقابلہ ضرور کروں گا۔ اگرچہ پہلی لڑائی ہی میں ہزار بار مروں تو پرواہ نہیں ہے۔ عمرو آپ کے مقابلہ میں نکلا۔ آپ نے نیزہ مار کر پچھاڑ دیا۔ اس نے شرمگاہ ننگی کر کے جان بچائی۔ حضرت نے اس کو چھوڑ دیا اور منہ پھیر کر چل دیئے۔ آپ نے حیا اور بزرگی کی وجہ سے تمام زندگی کبھی کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔ آپ جیسے انسان کے لئے یہ بات شایانِ شان نہیں تھی۔ کرم اللہ وجہہ۔

ابوہریرہ اور ابودرداء کا علی علیہ السلام کے پاس آنا

ابوہریرہ اور ابودرداء حمص سے معاویہ کے پاس پہنچے وہ صفین میں تھا۔ دونوں نے ملے نصیحت کی کہ ـــــ

"تم علی علیہ السلام سے کیوں لڑتے ہو۔ وہ تم سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں فضیلت و سبقت اسلام میں مہاجرین اولین و سابقین میں سے ہیں۔ خدا کی قسم ہم یہ اس لئے نہیں کہہ رہے کہ ہمیں عراق، شام سے زیادہ پسند ہے۔ ہم بقا کو فنا پر، اصلاح کو فساد پر ترجیح دیتے ہیں"۔ معاویہ نے کہا ـــــ

"میں یہ تو نہیں کہتا کہ میں خلافت کا زیادہ مستحق ہوں۔ میں ان سے لڑ رہا ہوں تاکہ وہ قاتلانِ عثمان کو میرے حوالے کر دیں"

انہوں نے کہا پھر تم کیا کرو گے؟

کہا ـــــ پھر میں عام مسلمانوں جیسا ہو جاؤں گا۔ تم دونوں علی علیہ السلام کے پاس جاؤ اگر وہ قاتلانِ عثمان کو تمہارے حوالے کر دے تو پھر میں خلافت کے معاملہ میں شوریٰ منعقد کر دوں گا۔

وہ دونوں علی علیہ السلام کے لشکر میں گئے۔ ان کے پاس مالک اشتر آئے۔ اس نے ان دونوں سے کہا ـــــ

"تم دونوں معاویہ اور شام کی محبت کا دم بھرتے ہو۔ اور تمہارا یہ خیال ہے کہ وہ قاتلانِ عثمان کو جانتا ہے۔ معاویہ کا تو یہ خیال ہے کہ خود علی علیہ السلام نے قتل کیا ہے۔ تم دونوں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ہم قتل عثمان کے وقت موجود تھے اور تم غیر حاضر تھے۔ غیر حاضر کو ہم موجود حالات سے آگاہ کر سکتے ہیں"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس روز وہ واپس چلے گئے۔ دوسرے روز صبح کے وقت حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔

"ہم آپ کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے۔ معاویہ قاتلان عثمان طلب کرتا ہے اگر آپ قاتلان عثمان کو معاویہ کے حوالے کر دیں اور اس کے بعد بھی وہ آپ سے جنگ کرے تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے"

حضرتؑ نے پوچھا —— "تم قاتلوں کو جانتے ہو؟"

کہنے لگے —— ہاں جانتے ہیں۔

فرمایا —— پکڑ لو۔

دونوں محمد بن ابی بکر، عمار یاسر اور مالک اشتر کے پاس گئے۔ اور کہا تم عثمان کے قاتل ہو ہم تمہیں گرفتار کرنے کا حکم لائے ہیں۔

ابوہریرہ اور ابو درداء کے پاس دس ہزار آدمی پہنچ گئے۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم نے عثمان کو قتل کیا ہے۔

دونوں نے کہا سخت مصیبت میں پھنس گئے۔ صحیح قاتل اوجھل ہو گئے۔ دونوں واپس اپنے گھروں کو حمص چلے گئے۔ حمص میں عبدالرحمان بن عثمان ان سے ملا اور ان سے ان کے مشن کے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے بالتفصیل حالات و واقعات سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا مجھے تمہاری حالت پر حیرانی ہوتی ہے۔ تم اصحاب رسولؐ ہو۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ہاتھ رک جاتے لیکن تمہاری زبانیں باز نہ رہتیں۔ تم علی علیہ السلام کے پاس جا کر قاتلان عثمان طلب کرنے لگے۔ تمہیں علم ہے کہ اگر مہاجر و انصار عثمان کا خون بہانا حرام تصور کرتے تو ضرور عثمان کی مدد کرتے۔ انہوں نے قتل عثمان کے بعد علی علیہ السلام کی بیعت کی کیا انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تعجب یہ ہے کہ ان کی حاصل کردہ چیز واپس لینا چاہتے ہو۔ علی علیہ السلام سے معاہدہ کرتے ہو کہ خلافت کا مسئلہ شوریٰ پر چھوڑ دیجیے اور بیعت کو بھی گردن سے اتار دیجئے۔ کیا تمہیں علم ہے کہ جن لوگوں نے علی علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ ان لوگوں سے اچھے ہیں۔ جنہوں نے بیعت نہیں کی آزاد کردہ شخص کے فاصد بن کر آگئے ہو۔ جو کسی طرح بھی خلافت کا مستحق نہیں؟

جب معاویہ کو عبدالرحمٰن بن عثمان کی اس گفتگو کا علم ہوا۔ تو اس نے عبدالرحمٰن کو قتل کرنا چاہا۔ لیکن اس کے رشتہ داروں نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔

عمرو علی علیہ السلام کے قدموں میں —— جو حمدان کا بیٹا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ کے پاس آیا۔ بردنے عمرو عاص سے کہا ہمارے بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے :۔

من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ

"جس کا میں سردار ہوں اس کے علی سردار ہیں"

یہ حدیث سچی ہے یا جھوٹی؟

عمرو —— سچی ہے۔ مزید براں علی علیہ السلام کے جتنے فضائل ہیں۔ صحابہ میں سے کسی کے بھی اتنے نہیں ہیں۔

برد —— (گھبرا کر) ہیں! کیا ایسا ہی ہے؟

عمرو —— عثمان کے قتل میں علی علیہ السلام ملوث ہیں لہذا یہ فضائل ختم ہو گئے ہیں۔

برد —— علی علیہ السلام نے عثمان کے قتل کا حکم دیا یا خود قتل کیا؟

عمرو —— نہیں نہ حکم دیا اور نہ خود قتل کیا۔ بلکہ عثمان کے قاتلوں کو پناہ دی ہے اور واپس کرنے سے انکار کیا ہے۔

برد —— اس کے باوجود لوگوں نے علی علیہ السلام کی بیعت کی ہے؟

عمرو —— ہاں۔

برد —— تم نے بیعت کیوں نہیں کی؟

عمرو —— علی علیہ السلام خونِ عثمان میں ملوث ہیں۔

برد —— تم خود بھی خونِ عثمان میں ملوث ہو۔

عمرو —— آپ نے سچ کہا۔ میں فلسطین چلا گیا تھا۔

برد —— اپنی قوم میں آیا اور کہا کہ میں ایسی قوم کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ جن سے میں نے حق کو انہی کی زبان سے نکلوایا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام حق پر ہیں آپ کی پیروی کرو۔

معاویہ کا خط ابو ایوب انصاری کے نام

معاویہ نے ابو ایوب انصاری کو خط لکھا کہ

"میں تجھے تو بھول سکتا ہوں۔ لیکن شیبا کو نہیں بھول سکتا"

آپ نے خط پڑھا تو حضرت علی علیہ السلام کے پاس لیکر آئے اور آپ کو خط پڑھایا۔ حضرت نے فرمایا :۔ ——

"شیبا سے مراد شمطا عورت ہے۔ جس کے آدھے سر کے بال سفید اور آدھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیاہ ہوں جو اپنے بیٹے کی موت کو نہ بھولی ہو، معاویہ کا مقصد ہے کہ ابن عثمان کے قتل ہونے کو نہیں بھول سکتا۔

ابوایوب انصاری نے معاویہ کو لکھا :-

"ہمارا قتل عثمان سے کیا تعلق ہے۔ عثمان کا قاتل وہ ہے۔ جس نے اہل شام کو اس کی مدد سے روکے رکھا۔ اور خود کچھ نہ کیا وہ تم ہو۔ عثمان کو اور لوگوں نے قتل کیا۔ انصار نے نہیں"

قیس بن سعد سے نعمان بن بشیر نے کیا کہا

نعمان ابن بشیر نے لشکر کی صفوں کے درمیان کھڑے ہو کر قیس بن سعد سے کہا

"جس شخص نے اپنے ذاتی مقصد کی خاطر تمہیں ساتھ شامل کر رکھا ہے۔ اس نے تم سے انصاف نہیں کیا۔ اے گروہ انصار تم نے یوم دار عثمان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ عثمان کے انصار کو جمل میں قتل کر دیا۔ صفین میں اہل شام پر چڑھائی کر دی ہے۔ جب تم نے عثمان کو چھوڑ دیا تھا۔ حضرت علیؑ کو بھی چھوڑ دیتے۔ کام برابر ہو جاتا۔ تم نے حق کو چھوڑ کر باطل کی مدد کی۔ پھر عام لوگوں کی طرح آرام سے نہ بیٹھے۔ بلکہ جنگ کی آگ بھڑکا دی۔ مقابلہ کی دعوت دی۔ خدا کی قسم شام کے مرد بہت جلد تمہارے مقابلے میں آجائیں گے۔ جنگ سے ہرگز منہ نہ موڑیں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے علی علیہ السلام کی مصیبتوں کو ہلکا کر دیا۔ آپ سے فتحیابی کا وعدہ کیا۔ خدا کی قسم درحقیقت تم نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ہمارا تم سے لڑنا آسان ہے۔ اپنے آپ کو بچا نہ سکو گے جنگ کی سختی سے تم اہل شام کی نظر میں حقیر ہو۔ تمہاری جنگ جنگ ابھی کوئی چیز نہیں سمجھے۔ البتہ تمہاری تعداد اور نصرت کے مواقع زیادہ ہیں۔ خدا کی قسم ہم قلت کے باوجود تمہیں شکست دیں گے۔ اگر کثرت تم جیسے لوگوں کی ہو تو وہ بے وقعت ہے۔ جنگ میں ذلیل ہو جاؤ گے اور ہمیشہ ذلت کی زندگی بسر کرو گے۔ اگر اہل شام تمہارے ساتھ ہوں تو یہ ایسی بات نہیں ہے۔ جنگ نے تمہارے اور ہمارے کس قدر آدمی لے لئے ہیں۔ اس سے تم بخوبی آگاہ ہو۔ ہمارے باقی آدمی بہت اچھے ہیں۔ فتح ان کا مقدر بن چکی ہے۔ تم اپنے باقی بچے ہوئے قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو"

یہ سن کر قیس ہنس پڑا اور کہا :-

"اے نعمان! اس موقع پر تم ایسی جرأت کرتے ہو۔ تم نے خود اپنے نفس کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دھوکا دیا ہے۔ عثمان کے بارے میں مختصر طور پر سن لو۔ عثمان قتل ہو گیا۔ تم اس سے اچھے نہیں ہو جس نے عثمان کی مدد نہیں کی۔ ہم نے اصحاب جمل سے اس لیے جنگ کی تھی کہ انہوں نے بیعت توڑ دی تھی۔ اگر تمام عرب معاویہ کی بیعت کرتے تو تب بھی انصار ان سے لڑتے.....

ہم علی علیہ السلام کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم تو اس جنگ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگ کی مانند خیال کرتے ہیں۔ تلواروں کو چہروں پر اور تیروں کو سینے پر لیں گے۔ جب تک حق کامیاب اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب نہیں ہوتا۔ دیکھو نعمان معاویہ کیسا ہے صرف آزاد کردہ غلام دیہاتی بدو یا یمن کے کرایہ کے لوگ ہیں جبکہ علی کے ساتھ مہاجرین، انصار اور تابعین ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے۔ معاویہ کے پیچھے چلنے والے تم جیسے ہیں صرف اور تمہارے ساتھ کوئی بدری یا عقبی صحابی نہیں ہے۔ نہ ہی تم دونوں کو سبقت اسلام کا شرف حاصل ہے۔ قرآن مجید کی ایک آیت بھی تمہاری شان میں نازل نہیں ہوئی۔

عمرو کا خط بنام ابن عباس

معاویہ نے عمرو سے کہا ——————

اہل عراق کے سردار اور عبداللہ ابن عباس علی علیہ السلام کے ساتھ تو ہیں۔ اگر تم ان کے پاس نرم خط لکھو تو امید ہے کہ وہ علی علیہ السلام سے کوئی بات منوا سکیں۔ جنگ نے ہمارا کچومر نکال دیا ہے۔ ہم اہل عراق کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اہل شام اس جنگ سے ہلاک ہو جائیں گے۔

عمرو نے کہا —————— ابن عباس کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ اگر ابن عباس دھوکہ کھا گئے تو سمجھنا کہ علی علیہ السلام دھوکہ کھا گئے۔

معاویہ نے کہا —————— درست کہتے ہو۔

عمرو نے ابن عباس کی طرف خط لکھا ——————

"یہ پہلی مصیبت نہیں ہے۔ جس میں ہم اور آپ مبتلا ہوئے ہیں۔ جس سے اب ہمارا سکون جاتا رہا ہے۔ آپ علی علیہ السلام کے بعد اس قوم کے سردار ہیں۔ دیکھو تھوڑے لوگ باقی رہ گئے ہیں اور کتنے مر چکے ہیں۔ خدا کی قسم جنگ نے ہمیں اور آپ [illegible] کے آثار مٹا دیئے ہیں۔ اور صبر ختم ہو چکا ہے۔ اہل عراق اہل شام کو ہلاک کر کے ہلاک ہوں گے اسی طرح اہل شام اہل عراق کو ہلاک کر کے ملائے گا۔ اور مجھے ڈر ہے کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہاری نفری کم کردی اس میں ہماری خیر نہیں ہے سوائے آپ نے ہماری نفری کم کردی
اس میں آپ کی بھلائی نہیں ہے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جنگ میں جو کچھ کھویا ہے وہ
واپس ہو سکتا ہے ان پر ضرور صدمہ ہے پیارا کاش جنگ شروع ہی نہ ہوئی ہوتی۔ ہم میں
اور آپ میں ایسے لوگ ضرور موجود ہیں جو زندگی کو ناپسند کرتے ہیں اور جنگ کے نالاں
کی فطرت بن چکی ہے۔ یہ تین قسم کے لوگ ہیں امیر، معاملات یا مامور، مطیع اور مشاورت دون
نافرمان کسی شمار و قطار میں نہیں ہیں لہذا وہ ثقاہت اہل شوریٰ اور ذہنی خواص
اہل نجویٰ میں انہیں بلایا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عباس کا عمرو کو جواب

ابن عباس کو جب عمرو عاص کا خط ملا تو وہ اسے لیکر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں
حاضر ہوئے آپ نے خط پڑھ کر سنایا۔ فرمایا:۔ ———
"خدا عمرو کا قتل کرے اس کو جواب لکھو"
آپ نے لکھا ——— "عرب میں کوئی شخص تم سے زیادہ بے حیا نہیں ہے
خواہش نفسانی نے تجھے معاویہ کا گرویدہ بنا دیا ہے۔ تم نے تھوڑے سے لیکر اپنا
دین بیچ دیا ہے۔ پھر لوگوں کو ملک کی لالچ دیکر گمراہی میں مبتلا کر دیا ہے جب
دونوں طرف مقابلہ ہونے لگا تو جنگ کرنا گوارا تھا کہ اہل دین کی عظمت کی پرہیزگاروں
کی طرح جنگ کو ناپسند کیا۔ اس سے تمہارا مقصد جنگ کو طول دینا ہے اور اہل دین
میں تفرقہ پیدا کرنا ہے۔ اگر تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہے تو ملک مصر چھوڑ دے اور
گھر چلا جا۔ اس جنگ میں معاویہ کی وہ پوزیشن نہیں ہے جو علی علیہ السلام کو حاصل ہے
آپ نے اس جنگ کی ابتدا حق پر کی ہے اور انتہائی مجبوری سے کی ہے۔ معاویہ نے
جنگ کی ابتدا بغاوت سے اور انتہا گھاٹے میں کی ہے۔ شامی عراقیوں کی طرح
نہیں ہیں۔ عراقیوں نے علی علیہ السلام کی بیعت کی ہے اور وہ ان سے بہتر ہیں شامیوں
نے معاویہ کی بیعت کی ہے شامی معاویہ سے افضل ہیں۔ تم اور میں اس جنگ
میں برابر نہیں ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے اور تو ملک مصر چاہتا ہے
مجھے یہ تو معلوم ہے کہ تو مجھ سے کیوں دور ہے لیکن مجھے اس کا علم نہیں کہ تو معاویہ
کے کیوں قریب ہے۔ اگر اس سے تمہارا مقصد برائی ہے تو ہم اس میں نہ ذلیل اور
اگر بھلائی ہے تو تو ہم سے سبقت نہیں کر سکے گا"

معاویہ کا مروان کو اشتر سے لڑنیکا حکم دینا۔ ——— معاویہ نے مروان کو بلا کر کہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اشتر سے مجھے شکست ہوئی ہے۔ مجھے ہزار سواروں کو ساتھ لیکر اس سے جنگ کرنے دو۔"

مروان نے کہا ——— اس کام کے لئے عمرو عاص کو بھیجو۔ وہ آپ کا خاص چمچہ ہے۔"

معاویہ نے کہا ——— تم میری جان ہو۔ وزیر تو تم ہی ہو۔"

مروان نے کہا ——— اگر یہ بات ہوتی تو تم نے جس طرح عمرو کو بخشش سے نوازا ہے اسی طرح مجھے بھی نوازتا۔ لیکن تم نے مجھے محروم رکھا۔ جو کچھ تیرے پاس تھا وہ اسے دیدیا۔ اور پھر مصر وہ ہے جو غیر کے قبضہ میں ہے۔ اگر غالب آگئے تو آرام سے رہیں گے اور اگر شکست کھا گئے تو بھاگنا آسان ہوگا۔"

معاویہ نے کہا ——— اللہ تعالیٰ مجھے تمہارا محتاج نہ کرے۔ مروان آج تمہیں ضرورت نہیں ہے۔ معاویہ نے عمرو کو اشتر سے لڑنے کا حکم دیدیا۔

عمرو نے کہا ——— تمہیں مصر کا غم کھائے جا رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ عمرو کو مصر کی حکومت کیوں دی۔ اگر تم ان کو صرف اس صورت میں خوش رکھ سکتے ہو تو مصر مجھ سے لے لو۔ مجھے مصر کی ضرورت نہیں۔ خدا مصر پر لعنت کرے۔ خدا کی قسم، مروان تم کو مجھ سے دور کرنا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے وہ ہمیں ایک دوسرے کے قریب کرنا چاہتا ہے۔"

معاویہ کا خط ابن عباس کے پاس

معاویہ نے عبداللہ ابن عباس کو خط لکھا ———:

"اما بعد! اے گروہ اولاد ہاشم آپ لوگوں نے عثمان کے مددگاروں کو تکلیف دینے میں جلدی کی ہے۔ خلافت بنو امیہ کا حق تھا۔ جس کے مالک عدی اور تیم بن گئے۔ آپ کو حالات کا بخوبی علم ہے۔ جنگ میں ہم نے ایک دوسرے کو بہت ستایا۔ ہم اس میں برابر ہیں جو آپ ہم سے چاہتے ہیں۔ وہی ہم آپ سے چاہتے ہیں۔ آپ کو جو امید ہم سے ہے، وہی ہمیں آپ سے ہے۔ ہم گزشتہ باتوں کو نہیں چاہتے جو کچھ ہوا۔ اس سے ڈرتے ہیں۔ جن سے کل جنگ ہوئی آج بھی ان سے ہوگی۔ ہم شامیوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ عراقیوں کی۔ قریش کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ قریش کے تو صرف چھ آدمی باقی رہ گئے ہیں۔ دو شام میں۔ دو عراق میں اور دو حجاز میں۔ ——— حجاز میں سعد اور عبداللہ ابن عمر۔ شام میں، میں اور عمرو۔ عراق میں حضرت علی علیہ السلام اور آپ۔ وہ مجھ سے جنگ کر رہے ہیں اور دو نے توقف کیا ہے۔ آپ آج بھی بالکل اسی گروہ کے سردار ہیں۔ اگر عثمان کے قتل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے بعد آپ بیعت کرلیتے تو علی علیہ السلام سے پہلے آپ کی بیعت کرتے۔

ابن عباس کا جواب

جب معاویہ کا خط ابن عباس کو ملا تو آپ ہنس پڑے۔ فرمایا معاویہ اس وقت تک میرا سر کھاتا رہے گا۔ جب تک میں اپنے دل کا غبار نہ نکال دوں۔ آپ نے تحریر کیا۔ ——

"تمہارا خط ملا۔ تم نے تحریر کیا ہے کہ میں نے عثمان کے مددگاروں کو بیعت دینے میں جلدی سے کام لیا ہے۔ بنو امیہ کی حکومت میں بے بصیرتی کی قسم تم نے عثمان کے وسیلے اپنی حاجت پوری کی ہے۔ اس نے تمہیں مدد کے لئے بلایا۔ لیکن تم نے اس کی مدد نہ کی۔ جو راہ تم نے اختیار کی ہے۔ فرکوں نے اپنائی ہے۔ عثمان تمہارا ابن عم تھا اور عثمان کا بھائی ولید بن عقبہ تھا۔ تمہارا یہ کہنا کہ قریش میں صرف چھ آدمی باقی رہ گئے ہیں۔ وہ آدمی بہت بڑے ہیں۔ جن سے باقی لوگ اچھے ہوں قریش کے بہترین آدمیوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم کو ان لوگوں نے چھوڑ دیا۔ جنہوں نے تم کو چھوڑا ہے۔ تم کئی ہوں اور تم کے خلاف بڑھ گئے جو حالانکہ ابوبکر اور عمر صرف تم سے بہتر تھے بلکہ عثمان سے بھی۔ اسی طرح علی علیہ السلام تم سے بہتر ہیں۔ تیرا یہ کہنا کہ اگر لوگ میری بیعت کرتے تو تو بھی میری بیعت کرتا تو لوگوں نے علی علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ جو مجھ سے افضل ہیں۔ تم علی علیہ السلام کی بیعت کیوں نہیں کرتے۔ خلافت اس کا حق ہے جو شوریٰ میں شامل تھا۔ تیرا خلافت سے کیا تعلق ہے۔ تم اسلام کے آزاد کردہ غلام ہو۔ تمہارا باپ احزاب کا سردار تھا۔ تم بدر کی جنگ میں شہداء کے جگروں کو چبانے والی کے بیٹے ہو۔

علی علیہ السلام کا خطبہ

"ہر شخص کے مقسوم میں جو کم یا زیادہ ہوتا ہے اسے بکر فرشتگان تقدیر یہ پاس طرح اترتے ہیں۔ جس طرح بارش کے قطرات۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے اہل و مال میں اور نفس میں فراوانی و وسعت پائے۔ یہ چیز اس کے لئے کبیدگی خاطر کا سبب نہ بنے۔ بے شک مال و اولاد دنیا کی کھیتی اور نیک عمل آخرت کی کشت زار ہیں اور بعض لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ ان دونوں چیزوں کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ اس لشکر میں وہ شخص بھی شامل ہے جس کو معاویہ کی طرف سے بلایا آیا ہے۔ دنیا کی خواہشات کو چھوڑ دو۔ اور آنے والی فتنوں کے مقابلہ کو تیار رکھو۔ اگر تمہارے نفس اس چیز کو برداشت نہ کریں۔ تو ان کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری طرف لوٹاؤ۔ تسلی اور تسکین ان کا شعار بناؤ۔ اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرو، وہ ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا، جس کا تمہیں گمان نہیں ہے۔ انہیں مصقلہ بن ہبیرہ چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ آخرت کے بدلے دنیا کو خرید لیا ہے۔ بسر بن ارطاۃ بھی چھوڑ کر چلا گیا ہے اس کی پشت خون کے بوجھ سے بھاری ہو چکی ہے۔ مال سے پیٹ بھر لیا ہے۔ زید بن عدی بن حاتم بھی چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ وہ واپس آنا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ معاویہ کے آدمی میرے ساتھ ہوتے۔ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا خرید لی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھی معاویہ کے ساتھ ہوتے جنہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا ہے۔

ابن ابی محجن کا معاویہ کے پاس آنا

عبداللہ بن ابو محجن ثقفی معاویہ کے پاس آیا اور کہا: ———

"یا امیر المومنین! میں کند ذہن، بزدل اور بخیل ابو طالب علیہ السلام کے فرزند سے مل کر آ رہا ہوں۔"

معاویہ نے کہا۔ خدا کی قسم تم جھوٹے ہو۔ تم نے کیا کہا؟ تیرا قول کہ علی علیہ السلام غبی ہیں۔ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے۔ اگر تمام لوگوں کی زبانیں اکٹھی کر کے ایک زبان بنا دی جائے۔ تو صرف علی علیہ السلام کی اکیلی زبان ان سب کے لیے کافی ہے۔

تیرا یہ قول کہ علی علیہ السلام بزدل ہیں۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے۔ علی علیہ السلام کا جس سے بھی مقابلہ ہوا۔ وہ قتل نہیں ہوئے۔ تیرا یہ قول کہ علی علیہ السلام بخیل ہیں۔ خدا کی قسم اگر علی علیہ السلام کے دو گھر ایک سونے کا اور دوسرا تنکوں کا ہو تو آپ سونے کے گھر کو پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں گے۔

ثقفی نے کہا: ———

پھر تم علی علیہ السلام سے جنگ کیوں کرتے ہو؟

معاویہ نے کہا ——— خون کا قصاص لینے کے لئے اور اس (خلافت) کی خاطر۔ جس کے ہاتھ میں یہ ہوتی ہے۔ اس کا حکم نافذ ہوتا ہے اور اپنے اہل و عیال کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اور ان کے لئے کچھ جمع کر سکتا ہے

ثقفی ہنس پڑا اور حضرت علی علیہ السلام سے مل گیا۔ اور عرض کیا یا امیر المومنین میرے سابقہ جرم کو معاف کر دیجئے۔ نہ تو میں نے دنیا کو پایا۔ اور نہ ہی آخرت کو۔ علی علیہ السلام ہنس دیئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اہلِ شام کا قرآن مجید کو اٹھانا

فریقین نے لیلۃ الہریر اضطراب و مصیبت میں گزاری۔ علی علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی وہ اپنے اپنے علم لے کر تیار ہو گئے۔ جب معاویہ نے دیکھا کہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے ہیں تو عمرو عاص سے کہا ——

تم جانتے ہو کہ ہم ایک ایسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ جس سے نکلنا مشکل ہو گیا ہے کیا اب نکلنے کی کوئی تدبیر ہے؟

عمرو نے کہا —— ہاں! خدا کی قسم میں اب انہیں ایک ایسے امر کی دعوت دوں گا۔ جس سے ان میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اپنی جمعیت زیادہ ہو جائے گی اگر تیری اطاعت کریں گے۔ تب بھی پھوٹ پڑ جائے گی۔ اگر تیری مخالفت کریں گے تو تب بھی پھوٹ پڑ جائے گی۔

معاویہ نے کہا —— وہ کیا تجویز ہے؟

عمرو نے کہا —— لشکر کو حکم دو کہ قرآنوں کو نیزوں پر بلند کریں اور پھر علی علیہ السلام کے لشکر کو قرآن مجید پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔ اگر حضرت علی علیہ السلام نے اس بات کو قبول کر لیا۔ تو تب بھی ان کی ایک جماعت ان سے الگ ہو جائے گی۔ اگر اسے رد کر دیا۔ تو ان کے ساتھی ان کو کافر سمجھیں گے (نعوذ باللہ)

معاویہ نے قرآن مجید منگوایا۔ ایک آدمی کو بلایا۔ جس کا نام ابن سعید تھا اس نے قرآن مجید کو دونوں صفوں کے درمیان پھیلا کر آواز دی: ——

"اللہ اللہ ہمارا اور تمہارا خون۔ ہمارے باقی اور تمہارے باقی لوگوں کا کتاب خدا کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ جب لوگوں نے سنا تو غصے کی حالت میں علی علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا کہ معاویہ نے آپ کو حق کی دعوت دی ہے اور کتاب خدا کی طرف بلایا ہے۔ اس بات کو قبول کیجیے۔

معاویہ کے ساتھی نے قرآن مجید بلند کر کے کہا: ——

"تمہارے اور ہمارے درمیان قرآن مجید فیصلہ کرنے والا ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی: ——

الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یدعون الی کتاب اللہ لیحکم بینھم ثم یتولی فریق منھم وھم معرضون۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر علی علیہ السلام نے جنگ کو روک دی۔
"وہ ہم کو [illegible] ہے۔"
اشعث نے کہا ـــــ "یہ بات ہرگز نہیں ہوگی۔ ہم آپ سے خوش نہیں ہیں اور آپ کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے۔" اشعث کا افراد یمن نے ساتھ دیا۔ صلح کے لئے تیار ہو گئے۔ اور جنگ کو ناپسند کیا۔

اہل عراق سے عبداللہ بن عمرو عاص کی بات چیت

معاویہ نے عبداللہ بن عمرو عاص کو بلا کر کہا کہ ـــــ
"تم اہل عراق سے جا کر بات چیت کرو۔" اس نے دونوں صفوں کے درمیان جا کر کہا کہ ـــــ

"میں عبداللہ بن عمرو عاص ہوں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان دینی اور دنیاوی رشتہ مشترک ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ جھگڑا دین کی خاطر ہے تو اس میں ہم نے اور تم نے زیادتی کی ہے۔ اگر دنیا کی خاطر ہے تو اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ ہم نے آپ کو ایک نیک امر کی دعوت دی ہے اگر یہی دعوت آپ ہمیں دیتے تو ہم ضرور قبول کر لیتے۔ اگر ہم ایک نکتہ پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہوگا۔ اس موجودہ کشمکش کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ زندہ آدمی کو زندگی عطا کرے اور مقتول کو بھلا دے۔ کیونکہ جنگ والوں کے حق میں بقا بہت کم ہے۔"

علی علیہ السلام نے سعید بن قیس سے کہا کہ اس کو جواب دو۔ عبداللہ بن عمرو عاص نے صفین کی جنگ میں دو تلواروں سے جنگ کی تھی۔ جب لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو جواب دیا ـــــ
"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں اپنے باپ کی اطاعت کرتا رہوں؟"
سعید بن قیس نے صفوں میں پہنچ کر شامیوں کو آواز دی اور کہا ـــــ
"ہمارے اور تمہارے درمیان دینی اور دنیاوی رشتہ کا باعث بنے"

---

۱ روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا کہ تم کو حق کی آواز صداقت پر قائم رہتے ہوئے دشمن سے جنگ کرو۔ معاویہ، عمرو بن عاص اور دوسرے ساتھی قرآن کو مانتے ہیں۔ میں ان کو زیادہ جانتا ہوں۔ تم پر ان کا فریب ہے۔ خدا کی قسم انہوں نے قرآن کو صرف دھوکا اور جنگ کی وجہ سے بلند کیا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے ہیں۔ عراقی اور شامی اسی طرح اپنے موقف سے باز نہیں آئیں گے۔ بہتر ہے کہ حکم خدا کے مطابق فیصلہ کر لیا جائے اب جنگ پانی سر سے اونچا نہیں ہوا ہے [illegible] جلدی جنگ ختم ہو گی [illegible]
عبداللہ بن عمرو عاملی کے کلام سے [illegible] حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ:

"ان لوگوں کی دعوت کو قبول کریں جس طرح ہم نے عثمان سے معاہدہ کیا تھا۔ اسی طرح ہم آپ سے معاہدہ کرتے ہیں۔ عثمان نے ہمارا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے ہم نے اسے قتل کر دیا تھا۔"

علی علیہ السلام نے اشعث بن قیس کو شامی لشکر کے پاس بھیجا اور انہیں ان کے شکوک پر [illegible] کہا تا کہ وہ قطعی فیصلہ کر سکیں۔

عتبہ بن ابی سفیان نے اشعث بن قیس سے کہا

معاویہ نے عتبہ کو بلا کر کہا:

"اشعث کے پاس جاؤ۔ اس سے نرم باتیں کرو۔ اور اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر وہ صلح پر راضی ہو جائے۔ اگر وہ صلح پر راضی ہو گیا تو سارے لوگ بھی راضی ہو جائیں گے۔"

عتبہ نے دونوں صفوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دی۔ عتبہ نے اشعث سے کہا:

"اگر معاویہ تیرے سوا کسی سے ملتا تو علی علیہ السلام سے ملتا۔ تم عراقیوں اور یمنیوں کے سردار ہو۔ آپ کا عثمان کا خسر ہونا بھی مسلم ہے۔ میں آپ کے اصحاب جیسا نہیں ہوں۔ اشتر نے عثمان کو قتل کیا اور عدی نے اسی بات کا اہتمام کیا۔ سعید بن قیس نے علی علیہ السلام کے ہاتھوں دین بیچ دیا۔ شریح بن ہانی اور زحر بن قیس [illegible] ہوائے نفس کے بندے ہیں۔ آپ نے [illegible] اہل عراق کی مدد کی ہے اور غیرت کی وجہ سے اہل شام سے جنگ کی ہے۔ لیکن آپ کے خیالات کا علم ہو چکا ہے اور ہم آپ کے خیالات کی تائید کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ملتے ہیں۔ ہم آپ سے یہ نہیں کہتے کہ آپ علی علیہ السلام کو چھوڑ دیں اور معاویہ کی مدد کریں۔ ہم تو آپ کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ اب اور سب لوگوں کا خیال کریں۔ جس میں آپ کا اور ہمارا بھلا ہے۔"

اشعث نے عتبہ سے کہا:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"تیری یہ بات کہ اگر معاویہ میرے جیسا کسی سے بہتر ہوتا تو علی علیہ السلام سے بہتر نہ
ملا ہو سے بے گا تو میرے لئے یہ کوئی عزت کی بات نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی میرے نزدیک
اس کی کوئی عظمت یا ذلت ہوگی۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں معاویہ اور علی علیہ السلام
کی صلح کرا دوں۔ اور تیرا یہ کہنا کہ میں اہل عراق کا امیر اور اہل یمن کا سردار ہوں تو اس
امیر کہتے ہیں اور سیّد مطلق اس کی اطاعت کی جانے والا کہتے ہیں۔ یہ دونوں
خصوصیات علی علیہ السلام کے لئے ہیں۔ اور یہ جو تم نے عثمان کے خون بہانے کا ذکر کیا ہے
تو اس کے خون بہانے نے تیری عزت میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ تم نے میرے اصحاب
پر عیب لگایا ہے یہ بات مجھے تیرے قریب نہیں کرنے گی۔ معلوم ہوا تیرا
مدد کا جو تذکرہ ہے اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

خط معاویہ بنام حضرت علی علیہ السلام

روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ صبح میں معاویہ سے جنگ کروں گا جب
معاویہ کو اس بات کا علم ہوا تو اہل شام خوف زدہ ہوئے۔ جنگ کو ٹالنے کے لئے جوڑ توڑ
کرنے لگے۔ معاویہ نے عمرو عاص سے کہا کہ ——

"میں نے ایک تجویز سوچی ہے میں دوبارہ علی علیہ السلام کے پاس خط لکھتا ہوں۔
اور ان سے ملک شام دوبارہ مانگتا ہوں۔"

ابن عاص نے معاویہ سے کہا —— تم علی علیہ السلام کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

معاویہ نے کہا —— کیا ہم عبد المناف کی اولاد نہیں ہیں؟

عمرو عاص نے کہا —— یہ ٹھیک ہے۔ لیکن نبوت ہاشم میں آگئی۔ تم میں
نہیں۔ مگر خط لکھنا ہے تو ضرور لکھو۔

معاویہ نے آپ کی طرف خط لکھا ——

"مجھے اس بات کا خیال ہے کہ اگر آپ کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا کہ جنگ
نے جو حشر برپا کیا ہے تو ہم ہرگز جنگ نہ کرتے۔ جب ہماری عقلیں ختم ہو گئی تھیں
بلکہ ہم کو شرمندہ ہونے کا وقت نہیں ہے پیش آنے والے واقعات سے قبل صلح
کر لینی چاہیے۔ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ میں نے آپ کی اطاعت کرنا چاہا
و بیعت سے تم نے مجھے انکار کیا؟
جو آپ نے نہیں دی مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی تھی یہ بات کا مطالبہ کل
کیا تھا اسی کا آج کرتا ہوں۔ آپ کو بقا کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ہے۔
آپ کو ... خدا کی قسم ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آدمیوں کا کچومر نکل گیا۔ ہم عبد مناف کی اولاد ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے پر فضیلت نہیں ہے۔

آپ کا جواب

جب معاویہ کا خط آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے اپنے کاتب عبیداللہ بن رافع کو بلا کر خط لکھوایا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ ——

"تمہارا خط ملا تم نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر ہمیں جنگ کے انجام کا علم ہوتا تو ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کرتے۔ حالانکہ ہم ایک ایسی انتہا پر پہنچ چکے ہیں جس کی آگے انتہا نہیں ہے۔ تم نے شام کا مطالبہ کیا ہے میں تمہیں وہ چیز کبھی نہیں دوں گا جو کل تمہیں نہ دی تھی۔ خوف و امید میں برابری کا ذکر جو تم نے کیا ہے، جتنا مجھے یقین ہے۔ اس سے زیادہ تم شک میں مبتلا ہو۔ اہل عراق اہل شام سے زیادہ آخرت کے طلب گار ہیں۔ تیرا یہ کہنا کہ ہم عبد مناف کی اولاد ہیں یہ ٹھیک ہے لیکن امیہ ہاشم کا، حرب عبدالمطلب کا اور ابوسفیان ابوطالب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مہاجر آزاد کردہ غلام کی مانند نہیں ہو سکتا۔ ہم میں فضیلت نبوت موجود ہے جو ہم میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کی ہے!

والسلام

جب معاویہ کو خط ملا۔ اس نے عمرو عاص کو پڑھایا۔ تو اس نے معاویہ کو برا بھلا کہا۔ جس روز سے عمرو نے علی علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا اسی روز سے وہ آپ کی عزت کرنے لگا تھا۔ معاویہ نے عمرو عاص سے کہا۔ ——

"جس روز سے علی علیہ السلام نے تمہیں رہا کیا ہے۔ تم اسی روز سے ان کی عزت کرتے ہو"

عمرو نے کہا —— "وہ شخص رسوا نہیں ہوا جس نے آپ سے مقابلہ کیا ہو۔ رسوا تو وہ ہوتا ہے جس کو مقابلہ کے لئے بلائیں اور وہ نہ جائے۔"

اہل عراق کا صلح میں اختلاف

جب پانی سر سے اونچا ہو گیا اور جنگ کی آگ بھڑک اٹھی۔ اہل عراق کے سرداروں نے کہا جنگ نے ہمارا کچومر نکال دیا ہے۔ مرد ختم ہو گئے ہیں۔ میرے خیال میں صلح کر لینی چاہیئے۔ انہیں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ کل تک جس بات پر اڑے ہوئے تھے۔ آج بھی اسی بات پر اڑیں گے۔ ایک جماعت نے صلح کی خواہش ظاہر کی۔ علی علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہا۔ ——

"میں نے ہمیشہ وہی کام کیا جس کو پسند کیا۔ خدا کی قسم جنگ سے تم کو ... الا اللہ کہ تم تھک کر بیٹھ گئے۔ اور پھر کچھ نہ رہا۔ تمہاری بزدلی تباہی کا باعث ہے کل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہارا حاکم تھا۔ اور آج محکوم ہوں۔ کل تک میں منع کرنے والا تھا۔ آج لوگ مجھے منع کرتے ہیں۔ جو بات تم پسند کرتے ہو۔ میں اس کے کرنے پر تمہیں مجبور نہیں کر سکتا۔

کردوس بن ہانی کا بیان

کردوس بن ہانی نے لوگوں سے کہا:

"خدا کی قسم جس وقت سے ہم نے معاویہ پر تبرا کیا۔ پھر کبھی اس سے تولا نہیں کیا۔ جب سے علی علیہ السلام سے تولا کیا۔ پھر کبھی آپ سے بیزاری نہیں کی۔ ہمارے ساتھی جو جنگ میں قتل ہو چکے تو شہید ہوں گے۔ اگر زندہ بچ گئے تو کامیاب رہیں گے۔ علی علیہ السلام اپنے رب کی دلیل پر قائم ہیں تو ہم نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ جو حق پر قائم ہوتا ہے وہ انصاف والا ہوتا ہے۔ جس نے حق کو تسلیم کیا وہ نجات پا گیا۔ جس نے حق کی مخالفت کی وہ گمراہ ہو کر ہلاک ہو گیا۔"

سفیان بن ثور

سفیان بن ثور نے لوگوں سے کہا:

"ہم نے اہل شام کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اس کے بعد ہم نے ان سے جنگ کی۔ اب انہوں نے کتاب خدا کی طرف دعوت دی ہے۔ اگر ہم اس کو منظور کریں تو ان کے لئے ہم سے وہ چیز جائز ہو جائے گی جس کو ہم نے ان سے جائز کیا تھا۔ ہم کو جنگ نے بھنور میں ڈال دیا ہے۔ اپنی سلامتی صلح میں پا چکے ہیں۔"

حریث بن جابر

حریث بن جابر نے لوگوں سے کہا:

"اگر علی علیہ السلام منع نہیں کرتے تو ہمارے ہتھیار چلے ہوئے ہیں۔ کل جس بات کی دعوت ہم نے دی آج وہی بات قبول نہیں کرتے۔ یہ تعجب کی بات ہے۔ اس کلام کا انکار کرنا الٹے پاؤں پھرنے والے کی طرح ہے۔ جو ہم سے خلاف ہو گیا۔ اس کا فیصلہ تلوار کرے گی۔"

خالد بن معمر

خالد بن معمر نے امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ:

"ہم سلامتی اس بات میں تصور کرتے ہیں۔ جس بات کی قوم نے آپ کو دعوت دی ہے۔ اگر آپ اس کو بہتر خیال کرتے ہیں۔ ورنہ آپ کی رائے بہتر و افضل ہے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حصین بن منذر

حصین بن منذر نے کہا:

"اے لوگو! دین کی بنیاد تسلیم اور صلح سے قائم ہوتی ہے۔ اس کو قیاس اور شبہات سے تباہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر قابل قبول وہی امور ہوں جن کی تہ کو ہم سمجھتے ہیں۔ تو حق بہت کم رہ جائے گا۔ اگر ہم نے جلد جیری کی اور چھوڑ دی تو ہمارا باطل کا ہی تقاضا دیں رہے گا۔ ہمارا گمان ایسا ہے۔ جس کی سوچ پہ کہ ہم سب معترف ہیں۔ اس کو اپنے حال پر تسلی اور اطمینان ہے۔ پس ان کی ہاں میں ہاں اور نہ میں نہ ملانا چاہیئے"

عثمان بن حنیف

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں اور بصرہ پر علی علیہ السلام کی طرف سے بطور عامل مقرر تھے۔ یہ اس کے لئے فضیلت ہے انہوں نے لوگوں سے کہا:

"اپنے خیالات پر دوبارہ غور کرو ہم لوگ یوم الجندل کے موقع پر حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم کفار مکہ سے جنگ کرنا چاہتے تھے اور صلح سے انکار کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جنگ سے باز رکھا۔ اہل شام نے مجبوراً ہمیں کتاب خدا کی طرف دعوت دی ہے۔ ہم نے بھی مجبوراً اس کو قبول کر لیا جیسے لوگ ہمارے برابر نہیں ہیں۔ خدا کی قسم زندہ، زندہ کا اور مردہ، مردہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شامی عراقی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ معاویہ حضرت علی علیہ السلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا صلح کرنا غیر مفید ہے۔ صلح کرنے سے نقصان ہے۔ جن حقائق کی بنیاد پر ابھی جنگ کر رہے تھے۔ ان میں شک یقین پر غالب آگیا۔ وہ لحاظ سے ختم ہو گیا جس پر قائم تھے۔ صلح کے سارے ہی امور خیر و عافیت میں سالم ہو جاؤ۔ اور جنگ کرتے تو انہی دو باتوں پر کرتے۔ جن پر کل کر رہے تھے۔ افسوس ہے کہ کل والی بات ختم ہو گئی اور آئندہ آنے والی بات پر رحم ہونے لگی"

حضرت علی علیہ السلام نے اس کی بات کو حیران کن تصور کیا انصار نے اس پر فخر کیا کہ ایسی اچھی بات کوئی نہیں کہہ سکتا۔

عدی بن حاتم

آپ نے [illegible] کہا:

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

”اگر حضرت علیؑ کے علاوہ کوئی اور شخص بھی اہل صلوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنے کا کام کرتا ہم اس کی بات منظور نہ کرتے۔ علی علیہ السلام کی بات کے لئے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل تھی۔ عثمان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک سبب تھا۔ آپ نے عثمان کی جانب سے ایک سفیر کی وجہ سے توقف کیا۔ اہل جمل سے اس لئے جنگ کی کہ انہوں نے بیعت کر کے توڑ دی۔ اہل شام سے بغاوت کی وجہ سے لڑے۔ حضرت کے حکم کو بنظر غائر مطالعہ کرو۔ اگر آپ تم سے افضل ہیں اور تم میں آپ جیسا کوئی آدمی نہیں ہے تو آپ کی بات کو تسلیم کرو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو تمہیں اختلاف کرنے کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر علم کے لحاظ سے دیکھا جائے کہ کتاب خدا اور سنت رسول کا سب سے بڑا عالم کون ہے تو پھر تم جان لو گے کہ آپ سے زیادہ ان دونوں کو جاننے والا اور کوئی نہیں ہے۔ اگر اسلام کے لحاظ سے غور کرو تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔ اسلام کے سر ہیں اگر زہد و عبادت میں دیکھو تو تمام لوگوں سے نمایاں ہیں۔ اگر عقل کے لحاظ سے دیکھا جائے تو سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ اگر قرابت و نجابت میں ملاحظہ کرو تو شرف و نجابت میں سب سے آگے ہیں اگر رضامندی میں دیکھو تو ابوبکر و عمر آپ سے خود ہی راضی تھے۔ عثمان نے جبکہ آپ کی بیعت کی۔ جنگ جمل اور اہل شام سے جنگ میں آپ کی مدد کی۔ فضیلت تم کو جستجو کی طرف اور نقص نہیں گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ خدا کی قسم اگر امر واحد میں اختلاف کرو تو آپ کے لئے اللہ تعالیٰ گذشتہ بات اور آئندہ والی بات کو جائز قرار دے گا۔“

اہل صفین نے مری کی بات کا اعتراف کیا اور جو لوگ حضرت علی علیہ السلام سے الگ ہو گئے تھے واپس آ گئے۔

عبداللہ بن حجل

آپ نے امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے جنگ جمل کے بعد ہمیں مختلف امور کا حکم دیا۔ ہمارے نزدیک وہ ایک بات تھی۔ ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ یہ بات بھی ان باتوں کی طرح ہے۔ ہم آپ کے پہلے صحابی ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں دنیا اور آخرت کے ... والوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جنگ نے ہمیں ... ایک ہی امید باقی رہ گئی ہے اگر آپ تم ... آپ بیعت کے لئے ہم ... آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ... اگر آپ جنگ کرنا چاہتے ہیں تو ہم ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ان میں عبادت کا غرور برباد ہو جاتا ہے دل سے انکے جنون و نیند دور ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی مدد کا آپ کو پورا یقین دلاتے ہیں۔ اگر آپ کو جنگ چھیڑنا ہو تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کس قدر نیک اطاعت کا جذبہ موجود ہوگا۔ جو آپ کے دشمن ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہیں۔ آپ ہماری بصیرت کو زیادہ پائیں گے۔ آپ ہمارے سردار ہیں آپ کی اطاعت ہم پر فرض ہے۔ ہم آپ کی ولایت اللہ پر اقرار کرتے ہیں۔ آپ جب سے حق کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں آپ جانتے نبی کے ہم سے زیادہ قریب ہیں۔ دین میں ہم سے اچھے ہیں آپ اپنے مجھ سے مطلع فرمائیں۔ اگر فیصلہ کیجئے تاکہ ہم عمل کریں۔"
یہ سن کر علی علیہ السلام خوش ہوئے اور اس کی بات کی تعریف فرمائی۔

صعصعہ بن صوحان

نے عرض کیا
"یا امیرالمومنین جب خدا امر پر کرے تو ہم نے آپ کے حکم پر لبیک کہا۔ آپ کے عامل عثمان بن حنیف کی مدد کے لئے بھیجے گئے ہم نے ان کی بات مان لی۔ دشمن سے جہاد فرمایئے۔ حتیٰ کہ قوم میں ایسی حالت پیدا ہو جیسی قیس کی طرح ہو جائے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ ان کے پیشانیوں پر اونٹ کے پاؤں کی مانند ان کے چہروں پر اس قدر محراب پڑ گئے۔ جن کو لکڑی کے گھٹنے۔ نہ کہ گرفتار فرمایئے۔ مقتول کا اسباب لوٹنے میں پہل اسیران مقتول ہوگا۔ آپ نے مصیبتوں میں ہمارا امتحان دیکھ لیا تھا۔ حقائق زمین سے صبر جاتا رہا حق درماندہ ہو کر رہ گیا موجودہ مسئلہ کی پیچیدگی آپ بہتر جانتے ہیں۔ فیصلہ کرنے سے کہ آپ مجاز ہیں اللہ تعالیٰ جس طرح آپ کی رہنمائی کرے۔ ہمیں حکم دیں۔

منذر بن جارود

نے کہا
"یا امیرالمومنین میرے خیال میں اہل شام مطیع نہیں ہوں گے۔ جب تک عراق والے ہلاک نہ ہو جائیں۔ عراق والے مطیع نہ ہوں گے جب تک اہل شام ہلاک نہ ہو جائیں۔ میرے خیال میں ان کی ہماری موافقت نہیں ہوگی۔ اور ہماری ان کی ابتداء ہمیشہ کی یہ دنیا نہیں ہے۔ اگر کوئی اور بات ہے تو آگاہ فرمایئے۔ خدا کی قسم اس سے تو بہتر کوئی چیز ہمیں نہ ملے گی۔ اور نہ ہی اس سے کم کیا جا سکتا۔ ہم آپ کے معاملہ میں دخل نہیں دے سکتے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احنف بن قیس

احنف بن قیس نے کہا۔

"یا امیر المومنینؑ لوگوں کی حالت یہ ہے کہ بعض تو مدت سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور بعض توقف سے کام لیتے ہیں بعض باتیں بناتے ہیں اور بعض خاموش ہیں لیکن ہم وہی بات کہتے ہیں جو کل کہہ چکے ہیں ایک حق فیصلہ تھا۔ ہم اگر ایسے ہیں یا آپ کی خاطر نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر رہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہو جائے تو اسے قبول کریجیے۔ آپ اول بالحق اور فیض کے زیادہ قریب ہیں۔ میری رائے جنگ کے سوا کچھ نہیں ہے"

عمیر بن عطارد

عمیر بن عطارد نے کہا۔ یا امیر المومنین طلحہ زبیر اور عائشہ معاویہ کے بہ نسبت ہم سے نزدیک ہیں بصرہ بہ نسبت شام کے ہم سے زیادہ قریب ہے۔ اصحاب رسولؐ کے وہ لوگ جو آپ کے خلاف بھاگے ہیں۔ معاویہ کے لوگوں سے اچھے ہیں، خدا گواہ ہے۔ ہم نے آپ کے جنگ کرنے والوں کو قتل کرنے سے منع نہیں کیا اور توقف کرنے والے کا عیب نکالنے سے قوم سے جہاد کیجیے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام

آپ نے صفین کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ

"تمہارا اور تمہارے دشمن کا جو حشر ہوا ہے تم نے دیکھ لیا ہے۔ دشمن کا کوئی آدمی نہیں بچا بجز آخری نفس۔ جب حالات درپیش ہوتے ہیں تو آخر اہل کے لئے عبرت کا باعث ہوتے ہیں یہ وہ قوم ہے جن کا کوئی دین نہیں ہے۔ لیکن اس نے صبر سے کام لیا ہے اور قوم سے جو تکالیف پہنچائی تھیں وہ پہنچ چکیں۔ کل میں بذات خود ان پر حملہ کروں گا اور اپنی تلوار کے ذریعے ان کو خدا کے پیش کروں گا؟"

اہل شام کا علی علیہ السلام کو آواز دینا اور فریاد کرنا

جب معاویہ کو آپ کی یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے عمرو عاص کو بلا کر کہا کہ یہی ایک رات باقی ہے کل علی علیہ السلام بذات خود ہم پر حملہ کریں گے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ عمرو نے کہا۔

"تیرے مردان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم ان کی مثل ہو۔ جس مقصد کے لئے تم علی علیہ السلام سے لڑتے ہو وہ اس مقصد کے لئے تم سے نہیں لڑتے۔ تم بقا چاہتے ہو۔ وہ فنا چاہتے ہیں۔ تجا کی کل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہ السلام سامنے خوفزدہ نہیں ہیں اگر وہ ان پر کامیاب ہو جائیں۔ جتنا کہ عراق والے تم سے خوفزدہ ہیں۔ تم انہیں کتاب خدا کی طرف بلاؤ تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اس سے قبل کہ علی علیہ السلام تم تک اپنے گھوڑے پہنچا دیں معاویہ نے شامیوں کو آواز دینے لگا انہوں نے رات کی تاریکی میں چیخ و پکار شروع کر دی۔

"اے ابو الحسن! ہماری عورتیں اور بچے کس کی غلام بن جائیں گی۔ اگر آپ نے ہمیں قتل کر دیا۔ خدا کا خوف کیجئے باقی آدمیوں کے بارے میں خدا سے ڈرو اور آپ کے درمیان کتاب خدا فیصلہ کرے گی!"

صبح کو انہوں نے قرآن مجید نیزوں پر بلند کیا۔ گھوڑوں کی گردنوں میں باندھا۔ جھنڈوں پر لٹکایا اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

عدی بن حاتم نے آپ سے کہا:

"یا امیر المومنین۔ باطل والے حق والوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جب سے آپ بذات خود جنگ کے لئے تیار ہوئے ہیں ان لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ اس خوف و ہراس میں آپ کی کامیابی ہو گی۔ قوم کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔"

اشتر نے کہا

"یا امیر المومنین ہم نے دنیا کے لئے آپ کا ساتھ نہیں دیا اور نہ ہی باطل پر آپ کی مدد کی ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آپ کا ساتھ دیا ہے۔ حق کے لئے آپ کی مدد کی ہے۔ اگر آپ کے سوا ہمیں کوئی اور دعوت دیتا تو اس کو کافی محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی اور وہ مدد مانگ کر غیروں سے کام لینا پڑتا۔ حق انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ ہم آپ کے معاملہ میں دخل نہیں دے سکتے۔"

اشعث بن قیس

آپ نے کہا:

"یا امیر المومنین میں آج بھی آپ کا ساتھ دینے کے لئے اسی طرح تیار ہوں۔ جس طرح کل دیا تھا۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے کہ کل کیا ہوگا۔ مجھ سے زیادہ اہل عراق کی کوئی تعریف نہیں کرتا۔ اور مجھ سے زیادہ اہل شام سے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔ قوم کو کتاب خدا کی طرف دعوت دیجئے۔ کیونکہ ان سے زیادہ آپ اس دعوت کے حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری بقا پسند ہے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبدالرحمن بن حارث

آپ نے کہا ——— "یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کے حکم کو جاری کیجئے۔ کہیں آپ کو وہ لوگ بد دل نہ کر دیں جن کو حق نہیں ہے۔ ظلم کے بعد حکم اور احسن کے جبار و فرمائیے۔ ہمارا خون بہے گا اور ان کا بہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا حکم ان میں اور ہم میں جاری کرے گا:"

عمرو بن حمق نے کہا ———

"یا امیر المومنین! ہم نے دنیا کے لئے آپ کا ساتھ نہیں دیا اور نہ ہی باطل پر آپ کی مدد کی ہے۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے آپ کا ساتھ دیا ہے۔ حق نے آپ کی مدد کی ہے۔ اگر آپ کے سوا کوئی اور دعوت دیتا تو اس کو کافی منت سماجت کرنا پڑتی اور دور دراز تک سرگشیوں سے کام لینا پڑتا۔ حق تمہارا کر پہنچ چکا ہے۔ ہم آپ کے مسئلے میں دخل نہیں دیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام کی رائے[1]

آپ نے اشعث بن قیس اور اہل یمن کی رائے سے اتفاق کیا۔ ایک شخص سے فرمایا کہ اعلان کر دو ہم نے معاویہ کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ معاویہ نے آپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ جب یہ بات طے ہو گئی ہے تو ہمیں اپنا اپنا آدمی مقرر کر دینا چاہیے۔ تاکہ وہ کتاب خدا کے مطابق فیصلہ کریں۔ آپ نے کہا مجھے منظور ہے۔

عمار بن یاسر

جب عمار یاسر کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے کہا ———

"یا امیر المومنین! خدا کی قسم معاویہ نے آپ کو صاف جواب دے دیا ہے۔ جو اس بات کا اقرار کرے گا۔ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ جو اس بات کا انکار کرے گا۔ وہ مالک بن جائے گا۔

اے ابوالحسن! آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ نے ہمارے دین میں شک ڈال دیا ہے۔ ہمیں اسلئے پاؤں پھیر دیا ہے باوجود اس کے کہ ہمارا اور ان کا ایک لاکھ آدمی قتل ہو گیا ہے کیا تلوار چلانے سے پہلے یہ بات نہیں ہو سکتی تھی۔ طلحہ، زبیر اور عائشہ نے

---

[1] حضرت علی علیہ السلام کو آپ کے بعض اصحاب نے معاویہ سے صلح کرنے پر مجبور کیا تھا، ورنہ آپ میدان جنگ ہی میں معاویہ سے فیصلہ کرنا چاہتے تھے۔ ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی اس بات کی دعوت دی گئی لیکن آپ نے انکار کر دیا تھا آپ فرماتے تھے کہ میں اہل باطل میں
جو میری مخالفت کریگا وہ گروہ ہے اس کا خون بہانا جائز ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس بات کا
حکم دیا ہے کہ یہ قبیلہ تو مشرک ہے۔ تو پہلے ان سے تلوار سے فیصلہ کریں گے۔ اور اسی وقت تک
نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ الامر پورا نہ ہو جائے فتنہ ختم ہو جائے اور اللہ کا دین
مکمل نہ ہو جائے۔ خدا کی قسم ہم نے اسلام نہیں چھوڑا نہ جزیہ نہیں دیا۔ فتنہ ختم نہیں ہوا۔
آپ نے فرمایا ——— میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں۔

عمار بن یاسر کا قتل ہونا

جب حضرت علی علیہ السلام نے آپ کی بات کو منظور کیا تو عمار نے لوگوں سے کہا ———
"کیا تم میں سے کوئی جنت کی خوشبو سونگھنا چاہتا ہے؟"
پانچ سو آدمی یاسر کے اٹھے انہوں نے اعلان کیا کہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے ان میں ابو الہیثم خزیمہ بن ذوالشہادتین
تھے۔ عمار نے پانی طلب کیا۔ غلام نے ایک پیالے میں دودھ پیش کیا۔ آپ نے دودھ دیکھ کر تکبیر کہی اور کہا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ تمہاری اس دنیا کی آخری غذا دودھ ہے۔ پھر
عمار نے کہا کہ ———
"کل میں اپنے دوستوں سے ملوں گا (محمد اور ان کے گروہ سے)"
پھر عمار اور ان کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا۔ دو آدمیوں نے آپ سے مقابلہ کیا اور آپ کو قتل کر دیا اور
آپ کا سر لئے ہوئے معاویہ کے پاس آ گئے اور جھگڑا کرنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا ہے
دونوں سے عمرو عاص نے کہا کہ ———
"تم جہنم میں جانے کا جھگڑا کرتے ہو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
تھا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا۔"
معاویہ نے کہا ——— خدا تجھے غارت کرے جو اپنی قوم کو پھسلاتا ہے کیا
ہم نے عمار کو قتل کیا ہے۔ ان کو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو ان کو لے کر آئے ہیں پھر
اہل شام کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ کیا ہم باغی گروہ ہیں۔ جو کہ عثمان کا بدلہ لینا چاہتے
ہیں۔ جب عمار قتل ہو گئے فوراً ادھر ادھر ہل گئے۔ حضرت ہاشم والا نے بھی ... شہید ہو گئے
شامی عمار شہید ہونے کے آخری وقت کی بات ہے۔ اگر حضرت علی علیہ السلام سے الگ ہو گئے۔ عدی
نے کہا ———
"یا امیر المومنین یہ بات ہمارے اور ان کے درمیان باقی نہیں رہے گی۔ اس وقت
تک ان سے لڑیں گے جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے۔ ہم میں کوئی ایسا نہیں" آپ نے عدی
سے فرمایا عمار قتل ہو گئے! اس نے کہا ہاں۔ یہ سن کر آپ رو پڑے اور فرمایا ———

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"اے عمارؓ! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ تم نے دائمی زندگی اور رزقِ کریم حاصل کیا تم میرے کتنے ہیں جو عمار جیسی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں؟"

کہا ———— "تم سے زیادہ ہیں۔"

اہل شام کی شکست

اشتر نخعی نے امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ: ————

"دشمن کے گھوڑوں کے مقابل ہمارے گھوڑے ہیں اور دشمن کے مردوں کے مقابل ہمارے مرد ہیں۔ ہمیں اس وقت تک دشمن پر برتری حاصل ہے۔ آپ میدان جنگ میں تشریف لے چلئے۔ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

آپ نے رسول اکرمؐ کا گھوڑا اور نیزہ طلب فرمایا اور آپ کا عمامہ سر پر باندھا۔ اس کے بعد اعلان فرمایا کہ: ————

"جو شخص آج اپنی جان فروخت کریگا۔ کل اس کا نفع پائیگا۔ ایسا دن پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ دشمن کا برا حال ہو چکا ہے۔ آگے بڑھو۔"

پھر آپ نے اور لشکر نے یک دم حملہ کر دیا۔ اہل شام کی صفیں الٹ گئیں، فوج معاویہ تک پہنچ گئی۔ حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار سے جہاد کر رہے تھے۔ جو دشمن آپ کے مقابلہ میں آ جاتا دم دبا کر بھاگ جاتا معاویہ نے گھوڑا منگوا کر بھاگنا چاہا۔ جب پاؤں رکاب میں ڈالنا چاہا تو عمرو عاص کی طرف دیکھا اور اس سے کہا۔ "اے عاص کے فرزند آج صبر کا دن ہے۔ کل فخر کریں گے۔" اس نے کہا تم نے ٹھیک کہا۔ پاؤں رکاب سے نکال لیا خود صبر سے کام لیا۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی صبر کیا۔ رات تک فریقین نے ذوق کی جنگ نہ کی۔ جنگ کو ناپسند کیا۔ جس روز حضرت عمار شہید ہوئے وہ دن بڑی مصیبت کا دن تھا۔ ہر ایک کو اپنی تباہی کا خیال تھا فریقین نے لڑائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسلام میں کبھی اس قدر مصیبت اور بے پناہ قتل کا دن نہیں گزرا تھا۔ جس قدر ان تین دنوں میں کشتوں کے پشتے لگ گئے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے آدھی رات کو اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ معاویہ نے جب اونٹوں کی آواز کو سنا تو عمرو عاص کو بلا کر کہا۔ ————

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

عمرو نے کہا ———— معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بھاگ رہے ہیں۔

صبح کو علی علیہ السلام ان کے پہلو میں موجود تھے اور لوگ ان کو گھیرے ہوئے تھے۔ جب معاویہ نے دیکھا تو عمرو سے کہا ایسا نہیں ہے۔ علی علیہ السلام تو نہیں بھاگے۔ یہ سن کر عمرو ہنس پڑا۔ اور کہا خدا کی قسم علامات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا۔

اس کے بعد معاویہ کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو چکا تھا۔ اہل شام نے اعلان کیا کہ کتاب خدا ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گی۔ اس وقت اہل شام کی ذلت آمیز شکست دنیا پر ظاہر ہو گئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہوں نے قرآن مجید کو نیزوں پر بلند کیا پھر چیخ کر کہنا شروع کیا :۔

"اے ابا الحسن کتاب خدا کو رد نہ فرمایئے ۔ آپ ہم سے زیادہ اس حقیقت کو جاننے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں"۔

اشعث بن قیس

اشعث بن قیس اہل یمن سے کثیر آدمی لیکر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے آپ سے کہا :۔

"لوگوں کی استدعا کو رد نہ فرمایئے ۔ لوگوں نے آپ سے انصاف کیا ہے۔ اگر آپ نے ان کی بات کو قبول نہ کیا۔ تو ہم آپ سے وفا نہیں کریں گے نہ ہی آپ کے ساتھ رہ کر کسی کو تیر اور پتھر ماریں گے اور آپ کا ساتھ نہیں دیں گے"۔

قراء نے کہا

جب حضرت علی علیہ السلام نے اشعث کی بات کو سنا، فیصلہ کن جنگ سے پہلے لوگوں کی حالت کو ملاحظہ فرمایا تو صلح پر تیار ہو گئے۔ آپ کی خدمت میں قاریوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ جن میں عبداللہ وہب راسبی بھی شامل تھا جن کے ساتھ کافی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ جنہوں نے تلواروں کو میانوں سے نکال کر کندھوں پر رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے علی علیہ السلام سے کہا :۔

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس نے وعدہ کیا ہے اور ہم نے وعدہ لیا ہے کہ ہم اپنے نفسوں کو فنا کر دیں گے یا اپنے دشمن کو فنا کر دیں گے یا اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ اس امر کی طرف جھک گئے ہیں۔ جس میں اختلاف اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہے۔ اور دنیا میں ذلت کا باعث ہے۔ دشمن سے لڑنے کے لئے تیار ہو جایئے اور تلواروں کے ذریعے انہیں اللہ کے پاس پہنچا دیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کرے وہ سب سے بڑا فیصلہ کرنے والا ہے۔ لوگوں کے لئے حکومت نہیں ہے"۔

عثمان بن حنیف

عثمان بن حنیف نے لوگوں سے کہا :۔

"اپنے خیالات کو درست کرو۔ حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اگر ہم جنگ کرنا بہتر سمجھتے تو جنگ کرتے۔ چونکہ آپ کے اور اہل مکہ کے درمیان صلح بہتر تھی اس لئے صلح مان لی گئی اور یہ صلح بہتر ہے"۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مالک اشتر و قیس بن سعد

اشتر اور قیس بن سعد نے صلح کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور تمام لوگوں سے زیادہ علی علیہ السلام کو صلح نہ کرنے پر مجبور کرنے والے یہی دو آدمی تھے۔

صلح کے حق میں مندرجہ ذیل آدمی تھے۔

اشعث بن قیس، عدی بن حاتم، شریک بن ہانی، عمرو بن حمق زجر بن قیس اور اہل شام میں صلح کے حق میں یہ آدمی تھے۔ زید بن اسد، مخارق بن حارث مرثد بن مالک۔ جب اس بات کو ابو الاعور نے دیکھا تو معاویہ کے پاس آ کر کہا:۔ ——————

"اس قوم نے ہماری دعوت کو مجبوراً تسلیم کیا ہے اگر یہ اس سال چلے جائیں اور اگلے سال آ کر لڑیں۔ تو اس وقت تک زخمی ٹھیک ہو چکا اور مقتول بھول چکا ہو گا۔ جنگ نے ہمارے اور دشمن کے کافی آدمی تباہ کر دیئے ہیں۔ علی علیہ السلام کے ساتھی ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اختلاف قتل سے بُرا ہے۔"

بشر بن ارطاۃ نے کہا —————— شامی معاویہ کے لئے بہتر ہیں بہ نسبت عراقیوں کے جو علی علیہ السلام کے لئے ہیں۔ جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ تمہارا ہے۔ جو علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لئے ہے۔ اگر تم تیاری کے لئے کچھ مہلت مانگو اور مدد کا انتظار کرو تو بہتر۔ اگر جنگ کا ارادہ ہے اور بقایا اہل شام کو لڑانا ہے تو وہ یہ بات نہیں مانیں گے۔"

صلح اور حکمین پر اتفاق

جب ایک مدت کے لئے صلح قرار پائی اور فریقین کی جانب سے حکم مقرر ہو نے تو معاویہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا:۔ ——————

"تمہارا کیا خیال علی علیہ السلام کس کو اپنا حکم مقرر کریں گے۔ ہم نے تو اپنا حکم عمرو بن عاص کو مقرر کیا ہے۔"

عتبہ بن ابی سفیان نے کہا کہ —————— تم علی علیہ السلام کو ہم سے بہتر جانتے ہو۔

معاویہ نے کہا —————— علی علیہ السلام کے پاس ان کے معتمد پانچ اشخاص ہیں، عدی بن حاتم، عبداللہ بن عباس، سعد بن قیس، شریح بن ہانی اور احنف بن قیس، جہاں تک ابن عباس کا تعلق ہے انہیں زیر کرنا مشکل ہے۔ عدی بن حاتم عمرو کی کوئی بات نہ چلنے دیگا۔ شریح بن ہانی عمرو کے قبضہ میں نہیں آنے کا۔ احنف بن قیس کا ظاہر اور باطن ایک ہے سعد بن قیس اگر قریشی ہوتا تو عرب اس کی بیعت کر لیتے ان باتوں کے باوجود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آگ جنگ کو ناپسند کرتے ہیں۔ دیکھو کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کون سا ایسا شخص ہو سکتا ہے جس سے شامی مطمئن اور عراقی خوش ہوں تو جسے کہا کہ وہ ابو موسیٰ اشعری ہے۔

اہل عراق کا تحکیم کے بارے میں اختلاف

حضرت علی علیہ السلام نے اپنا حکم عبداللہ بن عباس کو اور معاویہ نے عمرو عاص کو مقرر کیا۔ اشعث بن قیس، شریح بن ہانی، عدی بن حاتم اور سعد بن قیس حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ ابو موسیٰ اشعری بھی تھا۔ انھوں نے عرض کی کہ ——————

"یا امیر المومنینؑ آپ اپنا حکم ابو موسیٰ کو بنائیں۔ کیونکہ یہ اہل یمن کا وفد بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا۔ ابو بکر کے لئے مال غنیمت وصول کرتا تھا اور عمر کا عامل ہے۔ آپ نے جانے اپنا حکم عبداللہ بن عباس کو بنایا ہے۔ چونکہ آپ کا یہ قریشی رشتہ دار ہے اور آپ کے معاملہ میں نہایت پختہ خیال رکھتا ہے۔ خدا کی قسم اگر آپ نے عمرو کے مقابلے میں ابن عباس کو بنایا تو یہ اس کی آنکھیں نکال دے گا اور بنیز کو غمگین کر دے گا اگر ایک ایسے شخص پر اتفاق کرتے ہیں جو اہل شام اور اہل عراق کے نزدیک معتبر ہے اور وہ ابو موسیٰ اشعری ہے:

شبیب بن ربعی نے کہا —————— میں ابو موسیٰ سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ عمرو کے دھوکے میں نہ آجائیں جب کہ شامیوں کو اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ عمرو ابو موسیٰ کے قبضہ میں آجائے گا۔ ممکن ہے کہ ہمارا یہ خوف درست نہ ہو اور ممکن ہے کہ شامیوں کی توقع پوری نہ ہو اگر آپ یہ فرمائیں کہ عمرو کے مقابلہ میں ابو موسیٰ کمزور آدمی ہے تو اس کی کمزوری اور اس کی پرہیزگاری عمرو کی قوت اور اس کے فسق و فجور سے بہتر ہے اس سے آپ مصیبت کے دروازے بند کریں اور خیر و عافیت کے دروازے کھولیں۔

ابن الکواء نے کہا یا امیر المومنینؑ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور ہم نے آپ کی بات مانی۔ لیکن ہم اپنے اور آپ کے درمیان اللہ تعالیٰ کو ضامن قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ کو موسیٰ کی عاجزی اور کمزوری کا ڈر ہے تو یمانی کا ذمہ دار وہ ہے جو خائن اور عاجز کو حکم بنا کر بھیجے گا۔ آپ کو اس سے کیا واسطہ آپ کو تو صرف ایک ہی حرف کی ضرورت ہے۔ آپ اپنا حق کسی غیر کو نہ دیجئے۔ وہ آپ اپنی مطلب برآری کر سکے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ معاویہ اسلام کا آزاد کردہ ہے۔ اس کا باپ رئیس احزاب ہے۔ اس نے بغیر مشورہ کے خلافت کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر آپ کی بات کی تصدیق کرے تو اس کا خلافت سے الگ ہو جانا جائز ہے اگر آپ کی بات کی تکذیب کرے تو آپ کا اس سے کلام کرنا حرام ہے اگر یہ دعویٰ کرے کہ عمر اور عثمان نے شام کا عامل مقرر کیا ہے تو یہ بات ٹھیک ہے عمر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے اس کو عامل مقرر کیا تھا۔ لہذا وہ طبیب کی مانند ہوتا ہے۔ عثمان نے اس کو عامل مقرر کیا تھا اور ان کے زمانے میں اس نے خلافت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کر عمرو کے پاس ہر قسم کی چیز موجود ہے۔ خوشخبری بھی اور بری خبر بھی آپ اس سے لاپرواہ نہ ہو۔ ابن الکوا نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام کی بیعت ان لوگوں نے کی ہے۔ جنہوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی۔ ہدایت کی بیعت تھی۔ علی علیہ السلام سے جنگ نافرمان اور بیعت توڑنے والا کرے گا۔

ابوموسیٰ نے کہا ——— اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ خدا کی قسم علی علیہ السلام کے سوا میرا کوئی امام نہیں۔ میں اپنی رائے سے دستبردار ہوتا ہوں۔ میرے اللہ کی رضامندی لوگوں کی رضامندی سے بہتر ہے۔ میں اور تم دونوں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے پابند ہیں۔

شامیوں نے عراقیوں سے کیا کہا

شامیوں نے عراقیوں سے کہا کہ اپنے آدمیوں سے آگاہ کیجئے۔ تاکہ ہم ان کو مقرر کریں۔ اور وہ آپ کے اور ہمارے حکم پر گواہ رہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان صحیفہ خدا کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ——— "جن حضرات کو تم پسند کرتے ہو انہیں نامزد کر دو۔"

انہوں نے مندرجہ ذیل حضرات کو نامزد کیا ———

عبداللہ بن عباس، اشعث بن قیس، زیاد بن کسفہ، شریح بن ہانی، عدی بن حاتم، حجر بن عدی، عبداللہ بن طفیل، سفیان بن زر، عمرو بن عامر، عبداللہ بن حجر اور خالد بن معمر۔

عراقیوں نے شامیوں کے مندرجہ ذیل افراد نامزد کئے ———۔

عتبہ بن ابوسفیان، عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید، یزید بن اسید، ابوالاعور، حصین بن نمیر، حمزہ بن مالک، بسر بن ارطاۃ، نعمان بن بشیر اور مخارق بن حارث۔ جب عراقی شامیوں کے اور شامی عراقیوں کے آدمی نامزد کر چکے تو معاویہ نے کہا کہ دونوں حکم ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص فیصلہ کہاں سنائیں گے۔ لوگوں نے بمقام دومۃ الجندل پر اتفاق کیا۔

احنف بن قیس

احنف بن قیس نے علی علیہ السلام سے کہا:- ———

"یا امیرالمومنین! ابوموسیٰ یمن کا رہنے والا ہے۔ اس کی قوم معاویہ کے ساتھ ہے۔ مجھے ابوموسیٰ کے ساتھ بھیج دیجئے۔ میں جو بات بھی کروں گا وہ آپ کے حق میں مفید ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پائیدار ہو گی۔ اگر آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی نہیں ہوں تو پھر عبداللہ بن عباس کو بھیج دیں۔

حضرت علی علیہ السلام

آپ نے فرمایا ــــــــــ

"اشعث اور قاری میرے پاس ابوموسیٰ اشعری کو لائے تھے۔ اور کہنے لگے کہ ابوموسیٰ کو حکم بنایئے ہم اس پر اتفاق کرتے ہیں۔ میں اسے اسی منظور نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہی ہو گا۔"

صلح کی عبارت میں اختلاف

فریقین کے لشکروں نے ہتھیار اتار دیئے۔ جب صلح نامہ کی کتابت کا وقت آیا تو حضرت علی علیہ السلام نے کاتب سے فرمایا ــــــــــ

"لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ فیصلہ ہے۔ جس کو علی بن ابی طالب امیرالمومنین اور معاویہ بن سفیان نے طے کیا ہے۔"

معاویہ نے کہا ــــــــــ "اگر میں آپ کو امیرالمومنین مانتا تو آپ سے لڑائی کیوں کرتے۔"

اپنے کاتب سے کہا صرف علی بن ابی طالب کا لفظ لکھو۔ اشعث نے آپ سے کہا امیرالمومنین کا لفظ حذف فرما دیجئے اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ سن کر آپ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ ــــــــــ

"صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا۔ جب کہ مشرکین مکہ نے آپ کو مکہ جانے سے روک دیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ یا علی لکھو یہ صلح نامہ محمد رسول اللہ اور مشرکین قریش نے کیا ہے۔ سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانیں اور آپ سے جنگ کریں تو یہ آپ پر ظلم ہو گا۔ آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد بن عبداللہ لکھو۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بات کا حکم دیتے میں اُسے بجا لانے میں جلدی کرتا تھا۔ لیکن مشرکین قریش نے رسول اللہ کے لفظ کو نہ لکھنے کو کہا تو میں نے تاخیر سے کام لیا۔ آپ نے فرمایا اس کو مٹا دو۔"

حضرت علیؑ نے معترض ہو کر امیرالمومنین کا لفظ کاٹ دیا۔ اور اس طرح لکھا ــــــــــ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ نوشتہ ہے۔ جس کا علی بن ابی طالب اور معاویہ بن سفیان نے فیصلہ کیا ہے۔ ابوالاعور نے کہا کہ پہلے معاویہ کا نام ہونا چاہیئے۔ بعد میں علی۔ اشعث نے کہا کہ ایسا نہیں ہو گا۔ پہلے اس کا نام ہونا چاہیئے۔ جو پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی۔"

معاویہ نے کہا ــــــــــ میرا نام خواہ پہلے لکھو یا بعد میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن یہ بات ضرور تحریر کرو کہ اس بات کے پابند حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے شیعہ اہل عراق، معاویہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اس کا ساتھ دینے والے شامی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ سورہ فاتحہ سے لیکر قرآن کے خاتمہ تک جو چیز قرآن کو زندہ رکھے گی ہم اس کو زندہ کریں گے اور جو چیز قرآن ہٹائے گا ہم اس کو مار دیں گے۔ جو حکم عبداللہ بن قیس اور عمرو بن عاص قرآن میں نہ پائیں گے تو سنت عادلہ اور غیر متفرقہ کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ پر ان دونوں کے حکم کی پابندی ضروری ہے۔ مقررہ مدت کے ختم ہونے سے پہلے ہتھیار نہیں اٹھائے جائیں گے۔ جنگ نہ کرنے کی مدت ایک رمضان سے آئندہ رمضان تک ہے۔ عبداللہ بن قیس اور عمرو بن عاص کا خون، مال اور عزت محفوظ ہوگی اور تمام امت ان کی مددگار رہے گی اور ان پر واجب ہوگا کہ کتاب خدا کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ اگر کتاب خدا میں حکم نہ پائیں تو اس حکم کے مطابق فیصلہ کریں گے جو سنت میں موجود ہوگا۔ اس مدت کے اندر فیصلہ کریں۔ تاخیر نہ کریں۔ اگر چاہیں تو اس سے پہلے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ عراقی عراق کو اور شامی شام کو واپس چلے جائیں۔ سال کے بعد اجتماع بمقام دومۃ الجندل میں ہوگا۔ اگر دونوں حکم کسی اور جگہ اجتماع منعقد کرنا مناسب خیال کریں تو ان کو اس بات کا اختیار ہے۔ جس کو وہ پسند کریں ان کے پاس جا سکتا ہے۔ کوئی آدمی اپنی مرضی سے ان کے پاس نہیں جائیگا۔ عراق اور شام کے باشندے مقررہ مدت صلح امن و امان کے پابند ہوں گے۔

فریقین نے ایک دوسرے کو اس بات کا عہد لکھ کر دیا۔ تحریر عمرو بن عبادہ معاویہ کے کاتب نے تحریر کی۔ اہل عراق کے عہد نامہ پر شامیوں نے اور اہل شام کے عہد نامہ پر عراقیوں نے بطور گواہ دستخط کئے۔

جب دونوں عہد نامے تحریر ہو چکے تو بنو لشکر کا ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر دونوں کے درمیان کھڑا ہوا اور حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہوا۔

"یا علی! اسلام لانے کے بعد کفر کرنا۔ عہد پکا کر کے توڑ دینا اور معرفت کے بعد مرتد ہو جانا جائز ہے۔ میں ان دونوں عہد ناموں سے بری الذمہ ہوں۔ جس نے اس کا اعتراف کر لیا۔ اس سے بھی لاتعلق ہوں۔ میں نے اصحاب معاویہ پر حملہ کر کے ان کو تیر سے زخمی کیا۔ جب پیاسا ہوا تو علی علیہ السلام کے لشکر میں آیا اور پانی طلب کیا۔ مجھے پانی پلایا گیا۔ پھر علی علیہ السلام کے لشکر پر حملہ کیا۔ ان کو تیر سے زخم لگائے۔ جب پیاسا ہوا تو معاویہ کے لشکر میں گیا، پانی طلب کیا۔ اس کو پانی پلایا گیا

شریح بن ہانی کی ابوموسیٰ کو وصیت

شریح بن ہانی نے ابوموسیٰ اشعری کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"تم ایک عظیم امر طے کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہو۔ اگر تم سے تھوڑی سی بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فیصلہ کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ معاویہ کا حق ثابت ہو جائے گا۔ اور اس کے باطل پر پردہ پڑ جائے گا۔ اگر خلافت پر معاویہ قابض ہوگیا۔ تو اس میں اہل عراق کی خیر نہیں اور اگر علی علیہ السلام خلیفہ ہو گئے تو شامیوں کے لئے خوف کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس معاملہ میں سوچ بچار سے کام لینا اور حق کا ساتھ دینا۔

احنف بن قیس کی ابو موسیٰ کو وصیت

احنف بن قیس نے ابو موسیٰ سے کہا۔ ———

اس امر کی نزاکت کا خیال رکھنا اور اس کے عواقب پر اچھی طرح غور کرنا اگر تم نے عراقیوں کے حقوق کا خیال نہ رکھا تو عراق تمہارے خلاف ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو الہی تمہیں دنیا اور آخرت کا لحاظ نہ ہوگا۔ عمرو عاص سے جب کل ملو تو اس کو پہلے سلام کرنا۔ وہ سلام کا مستحق نہیں چاہے اس سے ہاتھ بھی ملانا۔ کیونکہ یہ ایک امانت ہے معاویہ تمہیں صدر مجلس میں بٹھائے گا تم بالکل نہ بیٹھنا۔ یہ ایک دھوکا ہوگا۔ اس سے اکیلے ملنا۔ ایسے مکان میں بھی معاویہ سے بات نہ کرنا۔ جہاں خفیہ دروازہ یا خفیہ کوٹھڑی ہو۔ جس میں لوگ چھپے ہوئے ہوں۔ اگر عمرو عاص حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ ہونے پر رضامند نہ ہو تو اسے اس بات کا اختیار دینا کہ اہل شام کے جس قریشی کو چاہیں خلیفہ منتخب کریں۔ اگر انہوں نے انتخاب کا حق دے دیا تو عراقی جس کو چاہیں گے خلیفہ منتخب کریں گے۔ اگر یہ بات نہ مانے تو پھر شامیوں کو اس بات کا اختیار دینا کہ وہ عراق کے جس قریشی کو چاہیں خلیفہ منتخب کریں۔ اگر وہ یہ منظور کریں تو پھر خلافت کا فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہوگا۔

معاویہ نے عمرو سے کیا کہا

معاویہ نے عمرو عاص سے کہا کہ ———

"اہل عراق نے حضرت علی علیہ السلام کو ابو موسیٰ کے حکم مقرر کرنے پر مجبور کیا ہے میں اور اہل شام نے آپ کو خوشی سے حکم مقرر کیا ہے۔ میں کسی ترکیب سے اس جنگ کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ اور اہل شام کے لئے ترتیب، اہل عراق میں نفاق اور اہل یمن کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ تمہارا مد مقابل ایک ایسا شخص ہے جو باتونی اور کم عقل ہے اس کے باوجود کہ وہ صاحب دین اور فضل ہے۔ اس کو باتیں کرنے دینا اور خود خاموش رہنا۔ اپنا مطلب وہ نکال سکتا ہے۔ جس کی عقل زیادہ ہو۔ اگر تمہیں اہل عراق کی دوستی جتائے تو اس پر تم اہل شام کا رعب ڈالنا۔ اگر اہل مصر کا رعب ڈالے تو تم اہل یمن کا رعب ڈالنا۔ اگر علی علیہ السلام کا خوف دلائے۔ تو تم معاویہ کا خوف دلانا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر کوئی نرمی سے پیش آئے تو تم بھی خوب نرمی سے پیش آنا۔ عمرو عاص نے معاویہ سے کہا قبل از مرگ واویلا نہ کر۔ جس مقصد کے لیے مجھے بھیج رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ یہ کام تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ جنگ میں تم اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے۔ جن خطرات سے دوچار ہو ان سے بے پرواہ مت ہونا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں بہتری کرے گا۔ تم نے یہ جو ذکر کیا ہے۔ کہ ابوموسیٰ صاحب دین ہے تو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ دین منسوب ہے کسی کا محتاج نہیں اگر ابوموسیٰ حضرت علی علیہ السلام کے حق میں یہ دلیل دے کہ وہ تم سے پہلے اسلام لائے اور ہجرت کی اور لوگوں نے ان کی بیعت پر اجماع کیا ہے تو پھر میں کیا جواب دوں گا

معاویہ نے کہا —— جو مناسب سمجھو وہی جواب دینا۔

عمرو اپنے گھر چلا گیا اور اپنے اصحاب سے کہا کہ ——

”معاویہ کا مقصد ابوموسیٰ کی توہین تھا۔“

انہوں نے کہا —— ”بلکہ مطلب یہ تھا کہ کل تم اسے دھوکہ دو گے“

شرجیل نے عمرو سے کہا

”شرجیل نے کہا تم قریشی آدمی ہو۔ معاویہ نے تمہیں معتبر شخص سمجھ کر حکم مقرر کیا ہے۔ اس بارے میں کمزوری نہ دکھلانا۔ اس جھگڑے کا بہتر فیصلہ تمہارے اور تمہارے صاحب کے حق میں مفید ہو گا۔ ہماری توقعات پر پورا اترنا۔“

ابوموسیٰ اور عمرو کا اکٹھا ہونا

ابوموسیٰ اور عمرو دومۃ الجندل میں اکٹھے ہوئے۔ سارے گروہ کے لوگ جمع ہوئے تاکہ دونوں کی بات چیت سن سکیں۔ جب دونوں اکٹھے ہوئے تو ابوموسیٰ کا عمرو نے استقبال کیا۔ ابوموسیٰ نے عمرو سے ہاتھ ملایا عمرو نے ابوموسیٰ کو سینے سے لگایا اور کہا ——

”اے میرے بھائی خدا اس جھگڑے کا ستیاناس کرے جس نے ہمارے درمیان پھوٹ ڈال دی ہے“

ابوموسیٰ صدر مجلس میں بیٹھا اور عمرو کی طرف چہرہ کر لیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ دونوں کچھ دیر بیٹھ کر چلے گئے۔ چند یوم تک ظاہری اور خفیہ ملاقاتیں ہوتی رہیں اور بات چیت ہوتی رہی۔ اشعث بن قیس جو سب لوگوں سے زیادہ صلح کا حامی تھا اور جنگ سے جان چھڑوانا چاہتا تھا۔ دونوں کے پاس آیا اور کہا ——

”ہم جنگ نہیں چاہتے۔ کہیں تم ہم پر دوبارہ جنگ مسلط نہ کر دینا“

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعید بن قیس

سعید بن قیس جو کہ حضرت علی علیہ السلام کو نصیحت کرنے والا تھا۔ آیا اور حکمین سے کہا کہ ـــــ تم نے فیصلہ کرنے میں دیر کر دی ہے تو قوم تم سے مایوس ہو چکی ہے۔ اگر تم نے کسی مفید نتیجہ پر اتفاق کر لیا ہے۔ تو بیان کرو۔ تاکہ ہم سن کر اس پر گواہی دے سکیں۔ اگر کسی بات پر اتفاق نہیں کیا تو پھر سے ہم جنگ شروع کر دیں۔"

عدی ابن حاتم نے عمرو سے کہا

عدی نے عمرو سے کہا کہ ـــــ

"خیانت کی وجہ سے تم پر بھروسہ نہیں ہے۔ اور ابو موسیٰ سے کہا کہ ـــــ

"تم عقل کی کمی کے باعث بے اعتبار ہو۔ ہم تو صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم کیا کہتے ہو ورنہ تم دونوں کو تو ابھی خدا کی ابجد تک کا پتہ نہیں۔"

ابو موسیٰ نے کہا ـــــ میری جان چھوڑیئے۔ ہم گزشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط پر عمل کریں گے۔

عمرو نے ابو موسیٰ سے کہا

عمرو صبح کو ابو موسیٰ کے پاس آیا اور کہا ـــــ

"آپ کو علم ہے کہ معاویہ کی پوزیشن قریش میں کیا ہے۔ اولادِ عبدالمناف میں اس کے شرف سے بھی آپ آگاہ ہیں۔ ہندہ نامی عورت کا بیٹا اور ابوسفیان کا فرزند ہے۔ کیا یہ فضیلت کم ہے

ابو موسیٰ نے کہا ـــــ قریش میں معاویہ علی علیہ السلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر خلافت جاہلیت کی بندگی کی بزرگی کی وجہ سے ملتی (اصل کتاب دیکھو۔ حاشیہ کتاب پر شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید صفحہ ۹۹ کے حوالے سے تحریر ہے کہ) ابو موسیٰ نے کہا کہ اگر شرف کی بنا پر خلافت حق تو سب لوگوں سے زیادہ ابرہہ بن صباح خلافت کا مستحق تھا۔ معاملہ کی نزاکت سے میں خود و نیز تم باخبر ہو۔ ابو موسیٰ نے عمرو کو دور کر دیا۔ اگلے روز صبح کو عمرو پھر ابو موسیٰ کے پاس آیا اور کہا ـــــ

"اگر لوگ تجھے یہ کہیں کہ معاویہ آزاد کردہ غلام ہے۔ اس کا باپ رئیس الاحزاب ہے۔ مہاجرین و انصار نے اس کی بیعت نہیں کی تو یہ ٹھیک ہے اور اگر یہ کہیں کہ حضرت علی نے قاتلین عثمان کو پناہ دی ہے اور اس کے مددگاروں کو جمل کے روز قتل کیا ہے اور صفین کے مقام پر اہل شام سے لڑائی کی ہے تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ میں اور تم کو ان لوگوں کی فکر کرنا چاہیئے جو باقی بچ گئے ہیں اگر جنگ دوبارہ شروع ہوئی تو بچے کھچے بھی ختم ہو جائیں گے۔

www.ziaraat.com jabir.abbas@yahoo.com Sabeel-e-Sakina

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ دونوں کو خلافت سے الگ کر دیں اور عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنا دیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ہے اور موجودہ جنگ میں وہ کسی طرح کا ذمہ دار نہیں ہے۔ تجھے اس بات کا علم ہے کہ وہ کون ہے۔ بزرگی، زہد، پرہیزگاری اور عمر میں اس کا کیا مقام ہے

ابوموسیٰ نے کہا ——— اللہ تعالیٰ تجھے اس چیز پر جزائے خیر دے۔ کیونکہ ابوموسیٰ عبداللہ بن عمر کے متعلق یہی کہتا کہ اس کا ہمسر خیال نہیں کرتا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے باپ سے کافی منزلت حاصل تھی۔ عبداللہ بذات خود بھی صاحب فضیلت تھا۔ اس پر دونوں نے اتفاق کر لیا اور چلے گئے۔ پھر صبح کو عمرو موسیٰ کے پاس آیا اور گواہوں کی ایک جماعت بھی ساتھ تھی عمرو نے موسیٰ سے کہا کہ ———

میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ خلافت کا مستحق کون ہے۔ کس نے وعدہ وفا کیا اور کس نے غداری کی؟

ابوموسیٰ نے کہا ——— کس نے وفا کی؟

عمرو نے کہا ——— میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ عثمان کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

ابوموسیٰ نے کہا ——— مظلوم مارا گیا

عمرو ——— قاتل کے متعلق کیا حکم ہے؟

ابوموسیٰ ——— کتاب خدا کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

عمرو ——— اس کو کون قتل کرے؟

ابوموسیٰ ——— عثمان کے ورثاء قتل کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب عزیز میں فرماتا ہے کہ جو شخص مظلوم کو قتل کرے ہم اس کے وارث کو قاتل سے بدلہ لینے کا پورا اختیار دیا ہے:

عمرو نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ معاویہ اس کے ورثاء میں سے ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ——— ہاں!

عمرو نے لوگوں سے کہا ——— اس بات پر گواہ رہنا جو کچھ ابوموسیٰ نے کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے عمرو سے کہا کہ جس بات پر تو نے اور میں نے اتفاق کیا ہے۔ اٹھ اور لوگوں سے بیان کر۔ عمرو نے کہا ———

سبحان اللہ! یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے ایمان اور ہجرت میں مجھ سے مقدم رکھا ہے۔ تم اہل یمن کا وفد لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لہٰذا تحریک کا وفد لیکر یمنیوں کے پاس گئے تھے۔ تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی۔ شرع دین اور سنت نبوی سے تم نے انہیں آگاہ کیا۔ ابوبکر اور عمر کے قیمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مال غنیمت تمہارے پاس جو باقی تھا۔ تم اٹھو اور بیان کرو۔ اس کے بعد میں اٹھوں گا اور بیان کروں گا۔"

ابو موسیٰ اٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے کہا کہ: ———

"بہترین آدمی وہ ہے جو بذاتِ خود بہتر ہو۔ میں اپنے دین کو غیر کی اصلاح کی خاطر برباد نہیں کروں گا۔ اس فتنہ نے عرب کو تباہ کر دیا ہے۔ میں نے اور عمرو نے کافی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ کو خلافت سے الگ کر دیا ہے اور عبداللہ بن عمر کو خلیفہ مقرر کرتے ہیں۔ کیونکہ اس نے اس جنگ میں کسی قسم کا حصہ نہیں لیا۔"

عمرو نے کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ: ———

"ابو موسیٰ شیخ المسلمین ہیں۔ اہل عراق کے حکم ہیں۔ یہ وہ شخص ہے جو دین کو دنیا کے عوض فروخت نہیں کرتا۔ اس نے حضرت علی علیہ السلام کو خلافت سے الگ کر دیا ہے۔ میں خلافت پر معاویہ کو قائم رکھتا ہوں۔"

ابو موسیٰ نے کہا: ——— "خدا تم پر لعنت کرے تم نے یہ کیا کیا۔ تم تو کتے جیسے ہو کتے کی مانند زبان نکالتے ہو۔" عمرو نے کہا: ———

"تم اس گدھے کی مانند ہو جس پر کتابیں لاد دی جائیں۔"

لوگوں میں گڑبڑ پھیل گئی۔ حاشیہ پر بحوالہ شرح نہج البلاغہ تحریر ہے کہ سعد بن قیس ہمدانی نے کہا کہ: ———

"اگر تم نے ہدایت پر اتفاق کر لیا ہے تو ہم اس پر پہلے ہی قائم ہیں۔ تمہاری گمراہی پر عمل کرنا ہمارے لئے لازم نہیں ہے۔ اگر تم حق سے انحراف کرتے ہو تو اس کی پابندی ہم پر لازم نہیں ہے۔"

لوگوں نے کہا ——— "خدا کی قسم اگر تم نے ہدایت سے انحراف کیا ہے تو تمہارے فیصلے پر عمل کرنا ہمارے لئے لازم نہیں ہے۔ ہماری آج بھی وہی پوزیشن ہے جو کل تھی اس چیز کے تنازعہ کو ہم خود دیکھیں گے۔ تم دونوں کی بات نہ تو حق کو ثابت کر سکتی ہے اور نہ ہی باطل کو رد کر سکتی ہے۔"

ابو موسیٰ اور عمرو ایک دوسرے کو سخت گالیاں دینے لگے۔ عمرو معاویہ کے پاس چلا گیا اور ابو موسیٰ مکہ چلا گیا۔ لوگ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آ گئے۔ عدی بن حاتم نے کہا: ———

"یا امیر المومنین! آپ نے قرآن کو حکم مقرر کر کے لوگوں کو موخر کر دیا تھا۔ اور اس کے نتائج آپ نے دیکھ لیا۔"

آپ نے فرمایا کہ ——— "میں نے تو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ یہ بات ہوگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے پوری کوشش کی تھی کہ ابو موسیٰ کے عہدے کی بجائے کسی اور کو حکم مقرر کرو۔ لیکن تم نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اب جنگ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔"

آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ ابو موسیٰ اور عمرو کے متعلق بیان کرو۔ امام حسن اٹھے اور لوگوں سے فرمایا۔

"تم نے ابو موسیٰ اور عمرو کے بارے میں بار بار اصرار کیا تھا کہ انہی کو حکم مقرر ہونا چاہیے اصل میں ان کو اس لئے بھیجا گیا تھا کہ یہ دونوں نفسانی خواہشات کو چھوڑتے ہوئے قرآن کے مطابق فیصلہ کریں۔ لیکن انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا اور خواہشات کی پیروی کی۔ جو شخص اس قسم کا ہو وہ حکم نہیں بلکہ محکوم ہوتا ہے۔ ابو موسیٰ نے تین غلطیاں کیں۔ پہلی یہ کہ اس نے عبداللہ بن عمر کو خلیفہ مقرر کیا۔ اسی طرح اس نے عبداللہ کے باپ عمر کی مخالفت کی ہے۔ یہ عمر اس کا باپ اسے خلافت کا مستحق نہیں سمجھتا تھا۔ وہ اس کو بہتر سمجھتا تھا اور عمر نے اس کو شوریٰ میں بھی شامل نہیں کیا تھا۔ بلکہ حضرت علی علیہ السلام کو شامل کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ شوریٰ میں شامل ہونے کے قابل نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مہاجرین و انصار نے اس کی بات پر اجماع نہیں کیا۔ جو کہ امامت کا انعقاد کرتے ہیں۔ جو لوگوں پر حکم رہے ہیں اور تیسری بات یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو حکم نہیں بنایا جاتا۔ جس کے بارے میں یہ علم بھی نہ ہو کہ آیا یہ اس بات کو قبول کرے گا یا رد کرے گا۔"

پھر آپ بیٹھ گئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا کہ تم بیان کرو۔ عبداللہ نے لوگوں سے کہا:

"کچھ لوگ حق کے طلبگار ہوتے ہیں جو توفیق و رضائے حق کو پالیتے ہیں۔ پھر لوگوں کی دو اقسام بنتی ہیں۔ کچھ حق پر راضی ہو جاتے ہیں اور کچھ حق سے انحراف کرتے ہیں۔ ابو موسیٰ ہدایت سے گمراہی کی طرف دراز ہوا۔ اور عمرو گمراہی سے ہدایت کی طرف۔ جب یہ دونوں اس بات کا فیصلہ قرآن کے مطابق کرنے پر تیار کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے قرآن کے خلاف اپنی مرضی سے فیصلہ کیا۔"

اس کے بعد وہ بیٹھ گئے۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے عبداللہ بن جعفر سے فرمایا کہ تم اٹھو اور بیان کرو۔ انہوں نے لوگوں سے کہا:

"حضرت علی علیہ السلام تو اس مسلک کی باریکی کو جانتے تھے۔ اور آپ کسی اور کو حکم مقرر کرنا چاہتے تھے اور تم ابو موسیٰ کو لے آئے۔ اور کہا کہ ہم اس کو اپنا حکم بنانا چاہتے ہیں آپ اس کو حکم بنائیں۔ خدا کی قسم ان دونوں نے شام کے لئے کوئی تعمیری کام نہیں کیا۔ اور نہ ہی اہل عراق کے لئے تخریبی۔ انہوں نے نہ ہی حضرت علی علیہ السلام کے حق کو مردہ اور نہ ہی معاویہ کے باطل کو زندہ کیا ہے۔ حکم ماننے کی وجہ سے حق ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیعوں کی پیر نک سے حق ادا کرتا ہے ہم تو حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ آج بھی اسی طرح دیتے ہیں جیسے کہ کل دیا تھا۔ پھر بچھڑ گئے۔

ابن عمر کا خط ابوموسیٰ کے نام

جب ابن عمر کو ابوموسیٰ اشعری کی رائے کا علم ہوا تو اس نے ابوموسیٰ کو خط لکھا کہ:
"تم نے اس بات سے میرا تقرب حاصل کرنا چاہا جس میں تم کو میری مرضی کا علم نہیں تھا تمہارا خیال یہ ہے کہ میں اس امر کی خاطر ہاتھ بڑھا دوں گا۔ جس کے لئے مجھے عمر نے منع کیا تھا۔ کیا تیرا خیال تھا کہ میں حضرت علی سے آگے بڑھوں گا۔ جو مجھ سے بہتر ہیں اگر میں یہ بات قبول کر لیتا تو یقیناً میں گھاٹے اور نقصان میں رہتا۔ اس حدیث یافتہ لوگوں میں نہ رہتا۔ تیرے عمل اور فعل سے حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ بری بات تو یہ ہے کہ تو عمرو بن عاص کے دھوکے میں آ گئے ہو۔ حالانکہ تم عاقل تو نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کے پاس یمن کا وفد لیکر آنے والے ہو اور صاحب مناقب ابوبکر و عمر ہو۔ عمرو نے تمہیں دھوکہ دینے کے لئے بات کرنے کو کہا۔ تاکہ تم حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ سے پہلے خلافت سے الگ کر دو مجھے میری زندگی کی قسم مجھے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں وہ بات جائز نہ تھی جو عمرو کو معاویہ کے حق میں جائز تھی۔ ہیں حضرت علی علیہ السلام کے خلاف فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ حاکم تو وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم لوگوں میں نافذ کرے"

ابوموسیٰ کا خط عبداللہ بن عمر کے نام

عبداللہ بن عمر کے خط کا جواب ابوموسیٰ نے یوں دیا کہ
"میں تجھے خلافت اور تمہاری بیعت تقرب کی وجہ سے نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ مجھے اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب تھی۔ میں نے ثالث کا یہ کام خوشی سے قبول کیا تھا تاکہ قوم کی انتہائی نازک پوزیشن کو درست کر سکوں۔ میرے ہاتھ میں اس فتنہ کو زندہ رکھنا اور ختم کرنا تھا۔ میں نے اس کو ختم کیا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قوم نے میری بات منظور کر لی تو بہتر ہو گا۔ ورنہ پہلے سے بھی زیادہ عظیم امر میں گرفتار ہو جائیں گے۔ یہ جو حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ کو تم سے ناراض کیا ہے تو وہ اس سے پہلے بھی تم سے ناراض ہیں۔ تمہارا یہ کہنا کہ مجھے عمرو نے دھوکا دیا۔ خدا کی قسم عمرو کی دھوکا بازی حضرت علی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ ہی اس سے معاویہ کو فائدہ ہو گا۔ یہ ایک شرط تھی جس پر اتفاق کر لیا میں نے اس کی مخالفت نہ کی۔ جہاں تک خلافت تمہارے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سپرد کرنے کا مسئلہ تھا۔ اگر یہ تجویز عمل ہو جاتی تو سب سے زیادہ مجھے اس بات سے تکلیف ہوتی۔

معاویہ کا خط ابوموسیٰ کے نام

معاویہ نے حکومت سنبھالنے کے بعد ابوموسیٰ کو خط لکھا۔

"اہل عراق کی نفرت کا جواب نفرت ہے دو میرے پاس شام آجاؤ۔ میں تمہارے لئے علی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ والسلام"

ابوموسیٰ کا جواب

مجھے علی علیہ السلام سے کوئی طمع حاصل نہیں کرنا تھا۔ جیسا کہ عمرو کی تم سے غرض وابستہ تھی۔ میں نے جو کچھ کیا اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب تھی۔ اور عمرو نے جو کام کیا وہ تم سے مال و منال کے حصول کے لئے تھا۔ عمرو اور میرے درمیان بھی رضامندی سے چند شرائط طے پائے تھے۔ جب عمرو شرائط سے منحرف ہو گیا تو میں بھی منحرف ہو گیا ہوں۔ اگر حکمین کوئی فیصلہ صادر کریں تو تمام ملک کو چون و چرا کا کوئی حق نہیں۔ یہ بکری اور اونٹ کے حق میں ہے لیکن اس امت کا معاملہ مختلف ہے۔ ان پر زبردستی کوئی فیصلہ مسلط نہیں کیا جا سکتا۔ کسی عاجز کی عاجزی مکار کی مکاری اور بدکار فاجر کی کوئی چال ان پر مسلط نہیں کی جا سکتی۔ تم نے مجھے شام آنے کی دعوت دی ہے تو شام کہاں ابوالانبیاء ابراہیم کے فرزند کی قبر کہاں۔ لہٰذا میں مکہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت علی علیہ السلام کا خط ابوموسیٰ کے نام

حضرت علی علیہ السلام کو جب ابوموسیٰ کا خط ملا تو آپ کو ابوموسیٰ کی حالت پر رحم آیا اور چاہا کہ خط کو سینہ سے لگائیں۔ جواب میں لکھا۔

"تم ایسے آدمی ہو جس کو خواہش نے گمراہ کر دیا۔ تکبر نے تیرا بیڑا غرق کیا۔ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنا کہ وہ تیری لغزش کو معاف کر دے۔ جو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے وہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بخش دے گا ناراض نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پرہیزگار بندے زیادہ پسند ہیں۔"

جب ابوموسیٰ کو آپ کا خط ملا تو چاہا کہ آپ کی خدمت میں آجائے۔ مگر ساتھیوں سے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ کس منہ سے علی علیہ السلام کے پاس جاؤں۔ جس میں ذرا برابر بھی حیا ہوگا وہ ایسی جرأت نہیں کرے گا۔ ابوموسیٰ کا جواب جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں اب مکہ میں رہوں گا اب میرا کوئی یار و مددگار نہیں ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوارج کا بیان

حکمین کے فیصلے کے بعد خوارج عبداللہ بن وہب راسبی کے گھر جمع ہوئے۔ عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے کہا کہ جو قوم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی اور قرآن کو مانتی ہے وہ امر بالمعروف نہی عن المنکر اور حق بات کو چھوڑ کر اگرچہ کتنی ہی کڑوی اور نقصان دہ ہو۔ دنیا کو حاصل کرے دنیا میں تو انسان تکلیف برداشت کرتا ہے۔ قیامت کے روز ثواب حاصل کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور بہشت میں ہمیشہ رہتا ہے۔ میرے ساتھ اس بستی سے نکل چلو جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔ بعض اور شہروں کی طرف بدعت اور ناجائز احکام کا ماننے سے انکار کر دو۔

حرقوص بن زہیر نے کہا ——— دنیا کی زندگی بہت کم ہے جلد چھوڑ کر جانا ہوگا۔ دنیا کی خوبصورتی اور جاذبیت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔ کہیں تمہیں حق سے روگردان کر دے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں۔ وہ لوگ نیک کام کرتے ہیں اے لوگو! میں آپ کی رائے سے متفق ہوں یا حق بات وہی ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ اپنا سردار منتخب کرو۔ اس کی اتباع ضروری ہے۔ سہارے کا ہونا ضروری ہے۔ جھنڈے کی ضرورت ہے۔ جس کے گرد جمع ہو سکو اور جس کی طرف لوٹ سکو۔ پھر زید بن حصین طائی کے مکان میں جمع ہوئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے عہد اور میثاق لئے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور حق بات کہنے کے لئے اور راستے کو سیدھا کرنے کے لئے جہاد کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ

یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض

یا داؤد ہم نے تمہیں زمین پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ لوگوں میں حق فیصلہ کرو۔ خواہش کی پیروی نہ کرو۔ یہ تمہیں راہ خدا سے گمراہ کر دے گی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک گئے ان کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نازل شدہ چیز کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ ان لوگوں کی حالت دیکھو جنہوں نے ہمیں دعوت دی ہے۔ انہوں نے خواہش کی پیروی کی ہے۔ حکم قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ حکم اور عمل میں ظلم کیا ہے۔ ان سے جہاد کرنا مومنین پر فرض ہے میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ جس کے سامنے چہرے جھک جاتے ہیں اور آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اگر میرا کسی نے ساتھ نہ دیا تو میں منکر تبدیلی رستے والے اور ظالموں سے اکیلا جنگ کروں گا۔ حتیٰ کہ مر کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا۔

میرے بھائیو! ان لوگوں کی پیشانیوں اور چہروں کو تلوار سے کھولی کرنا یکہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو۔ آپ کو اطاعت گزاروں کا ثواب ملے گا۔ اگر تم قتل کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت سے بڑی اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ آپ لوگوں کو علم ہونا چاہیے کہ ان لوگوں نے ظلم کی انتہا کر دی ہے۔ میرے ساتھ آ ملو اور اکٹھے ہو کر ان کے خلاف جنگ کی تیاری کریں۔ تم نے اللہ تعالیٰ کی نصرت کو پا لیا ہے۔ تم اہل حق ہو۔ تم لوگوں کے درمیان جب تم حق بات کہتے ہو۔ سچی بات کی نصرت پر کمربستہ ہو گئے ہو۔ میرے ساتھ مدائن چلو۔ وہاں کے رہنے والوں کو نکال کر خود سکونت اختیار کریں۔ بصرہ میں رہنے والے اپنے بھائی کو بلائیں تاکہ وہ ہمارے پاس آ جائیں۔

زید بن حصین طائی نے کہا۔ ——— مدائن کے لوگ تمہیں وہاں نہیں گھسنے دیں گے۔ بہتر تجویز یہ ہے کہ یہاں اہل بصرہ کو بلاؤ۔ انہیں اپنے خروج سے آگاہ کر دو۔ مدائن کی راہ لو۔ نہروان کے پل پر اتر جاؤ۔ سب نے سن کر کہا کہ یہ تجویز قوی ہے۔ انہوں نے اہل بصرہ کو خط لکھا۔ ———

"اہل دعوت نے خدا کے حکم میں لوگوں کو حکم بنایا۔ ظالمین کے حکم کو مان لیا۔ ہم کتاب کے فیصلہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کو پس پشت ڈال دیا ہے اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا وسیلہ مطلوب ہے۔ ہم ان کے پل پر ٹھہر جائیں گے۔ تمہاری اطلاع کا سخت منتظر ہوں گا۔ تاکہ تم بھی اپنے حصہ کا اجر لے سکو۔ والسلام

جواب

"آپ کا خط ملا۔ ہم آپ کے پیغام کو سمجھ گئے ہیں اور آپ سے اتفاق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ اپنے حکم میں اخلاص اور ہمیں اتفاق بخشے ہم نے تمہارے پاس جلدی آنے کا فیصلہ کر لیا ہے"

انہوں نے اپنے خروج کی ابتدا حرقوص بن زہیر کے گھر جمعہ کی رات اکٹھے ہو کر کی۔ انہوں نے کہا کہ کب خروج کرو گے۔ کہا کہ اس سال جمعہ کی رات کو۔ حرقوص نے کہا کہ جمعہ کی رات قیام کرو۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اس میں وصیتیں کرو۔ پھر ہفتہ کو ایک ایک کر کے نکلو۔ تاکہ کسی کو علم نہ ہو سکے۔

حضرت علی علیہ السلام کا خطبہ

تمام خارجی اکٹھے ہو کر نہروان پہنچ گئے۔ آپ کو خبر ملی تو منبر پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ ———

"نصیحت کرنے والے عالم کی نافرمانی حسرت اور ندامت لاتی ہے۔ حالانکہ میں نے تمہیں ان دو آدمیوں کے بارے میں حکم دیا تھا اور اس حکومت کے بارے میں اپنی رائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اٹھایا تھا۔ تم نے میری بات کا انکار کر دیا تھا۔ اور انہی من مانی کی۔ جنہوں نے اس چیز کو زندہ کیا جس کو قرآن نے مردہ کر دیا تھا۔ اور اس چیز کو مردہ کیا جس کو قرآن نے زندہ کیا تھا ہر ایک نے بغیر دلیل اور سنت ظاہرہ کے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ اپنے حکم اور امر میں اختلاف کیا، دونوں باتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی نہ کی۔ اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور نیک مومن ان کی دونوں باتوں سے بری ہیں۔ جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ اور چلنے کے لئے کمر باندھو۔ سوموار کے دن لشکر گاہ نخیلہ کے مقام پر پہنچ جاؤ۔ ہم نے ان کو حکم بنایا تھا اگر وہ دونوں کتاب خدا کے مطابق فیصلہ کرتے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ انہوں نے کتاب خدا اور سنت رسول کے خلاف حکم دیا ہے۔ خدا کی قسم میں ان سے ضرور جنگ کروں گا۔ اگر چہ مجھے اکیلا ہی کیوں نہ لڑنا پڑے۔ میں خود جہاد کروں گا۔ لوگوں نے عطیات دیئے اور آپ نے جہاد کا ارادہ کیا۔

حضرت علی علیہ السلام کا خط خوارج کی طرف

جب حضرت علی علیہ السلام اور لوگوں میں اتفاق ہو گیا کہ معاویہ کے پاس جنگ کے لئے جانا جانا چاہیئے جو صفین میں مقیم تھا۔ معاویہ لشکر تیار کر کے صفین میں آ گیا۔ جب حضرت علی علیہ السلام کا لشکر تیار ہو چکا تو کسی نے آپ سے کہا یا امیر المومنین ہم میں سے ایک گروہ نافرمان ہو کر نکل گیا ہے۔ آپ نے ان کی طرف خط لکھا ہ ———

"اما بعد! یہ دونوں آدمی ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص فیصلہ کرنے والے حکم تھے۔ جن کو تم نے منتخب کیا تھا۔ دونوں نے کتاب خدا کی مخالفت اور اپنی خواہشات کی پیروی کی ہے سنت رسول پر عمل نہ کیا۔ قرآن کے حکم کو نافذ نہ کیا۔ ان دونوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور صالح مومنین بری ہیں۔ جب میرا خط تمہیں ملے تو میرے پاس آجاؤ۔ ہم اپنے اور تمہارے مشترک دشمن کے پاس جا رہے ہیں اور ہم پہلے امر پر قائم ہیں۔ والسلام

انہوں نے جواب میں لکھا کہ ———

"اما بعد! آپ اللہ کے لئے نہیں بلکہ اپنی ذات کے لئے ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی چال کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

آپ نے جب ان کے خط کو ملاحظہ فرمایا تو سخت مایوس ہوئے اور یہ مناسب خیال کیا کہ انہیں چھوڑ دیں اور لوگوں کو لے کر معاویہ کے پاس جائیں اور شامیوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں۔ آپ نے خطبہ دیا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا ———

"جس نے جہاد کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کھڑا ہوا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے بچا لے۔ اللہ کے بندو! اللہ سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈرو، مگر خدا سے (ڈرو) جو اللہ کے نور کو بجھانا چاہتا ہے۔ خطاکاروں سے لڑو جو اولیاء اللہ کے قاتل ہیں۔ اور اللہ کے دین میں تحریف کرنے والے ہیں۔ جو کہ یہ خدا کے تارک ہیں۔ نہ فقہاء دین اور نہ علماء تفسیر ہیں۔ دین کے لحاظ سے خلافت کے اہل نہیں اور نہ ہی انہیں سبقت سے اسلام حاصل ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ تم پر حاکم بن گئے تو وہ تم میں قیصر و کسریٰ کا عمل کریں گے۔ چلو جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے بھائی اہل بصرہ کو خط بھیجا ہے تاکہ وہ تم سے پہلے جمع ہو جائیں۔ جب وہ آجائیں گے اور تم اکٹھے ہو جاؤ گے تو انشاء اللہ ہم دشمن کی طرف کوچ کریں گے۔"

حضرت علی علیہ السلام کا ابن عباس کی طرف خط

آپ نے ابن عباس اور اہل بصرہ کی طرف خط لکھا۔

"اما بعد! ہم اپنے دشمن سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔ تم اپنی طرف سے کچھ آدمی میرے پاس بھیج دو اور خود میرے آنے کا انتظار کرو۔ والسلام"

ابن عباس نے اہل بصرہ سے کہا

جب آپ کا خط ابن عباس کو پہنچا تو آپ نے بصریوں کو سنایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ احنف بن قیس کے ساتھ روانہ ہو جائیں۔ احنف کے ساتھ پندرہ سو آدمی روانہ ہوئے۔ ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا۔

"اے اہل بصرہ میرے پاس امیرالمومنین علی علیہ السلام کا خط پہنچا ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کے پاس بھیجوں۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم احنف بن قیس کے ساتھ ان کے ساتھ جاؤ۔ تم میں سے صرف پندرہ سو آدمی جا رہے ہیں۔ حالانکہ تمہاری تعداد رجسٹر حاضری میں ساٹھ ہزار ہے۔ تمہارے بیٹوں اور غلاموں کو چھوڑ کر تم جہاد کے لئے کیوں نہیں جاتے۔ کسی کو اپنی ذات پر اختیار نہیں ہے۔ میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ جو حضرت کی خدمت میں نہیں جائے گا۔ وہ اپنے امام کا نافرمان ہوگا۔ خبردار اور مجرم ہوگا۔ میں ابو الاسود کو حکم دیتا ہوں کہ وہ تمہیں اس بات پر آمادہ کرے۔ وہ آدمی ملامت کے قابل ہے جو نفس کی پیروی کرے۔"

حضرت علی علیہ السلام نے اہل کوفہ سے کیا فرمایا

جب ابو الاسود نے اہل بصرہ کو جمع کیا تو سترہ سو آدمی اور جمع ہوئے۔ خود لوگ احنف بن قیس کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام سے ملے۔ جب آپ نے دیکھا کہ اہل بصرہ میں سے تین ہزار دو سو آدمی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جمع ہو کر آپ کی خدمت میں آ گئے ہیں۔ جن میں ایک لاکھ زرہ پوش سوار، اشراف کے لشکر اور قبائلیوں کے سردار ہیں تو آپ نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

"اے اہل کوفہ تم میرے بھائی اور مددگار ہو اور حق پر میری امداد کرنے کے لئے میرے قوت بازو ہو۔ جن سے جہاد کا ارادہ ہے۔ ان سے جنگ کرنے کے لئے میرا ساتھ دو میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ذریعے باغیوں کو مار بھگاؤں اور اطاعت کرنے والوں کو تمہارے ذریعے مکمل اطاعت میں داخل کر سکوں گا۔ میں نے اہل بصرہ کو جہاد کی دعوت دی تھی۔ ان میں سے تین ہزار دو سو آدمی میرے پاس آ گئے ہیں۔ تم خلوص دل سے میری مدد کرو۔ میں اس طرح کا حکم نہیں دیتا ہوں کہ تم میں سے ہر قوم کا سردار اپنے رشتہ داروں کو جہاد کا حکم دے۔ اور میرے پاس لکھ بھیجے۔ ان کے غلام، موالی اور اولاد جہاد میں شریک ہونا یہ بات میرے پاس تحریر کرے۔ انشاء اللہ میں اس بارے میں غور کروں گا۔"

سعد بن قیس ہمدانی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ ہمیں آپ کا حکم ہر طرح منظور ہے۔ میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔ پھر عدی بن حاتم، حجر بن عدی اور دیگر قبائل کے اشراف نے اسی قسم کی گفتگو کی اور خطوط لکھ کر آپ کے حوالے کئے۔ یہ چالیس ہزار خطوط تھے جو آپ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ سترہ ہزار آزاد مرد، آٹھ ہزار غلام اور موالی ان دونوں لشکروں میں ستاون ہزار عرب بستے تھے۔ ان کے غلام اور موالی تعداد میں آٹھ ہزار تھے۔ اہل بصرہ کے تین ہزار دو سو آدمی تھے۔ آپ نے انہیں خطبہ دیا اور فرمایا:

"تمہاری بات مجھے معلوم ہوئی ہے کہ امیر المومنینؑ ہمیں پہلے اس خارجی گروہ سے لڑنے جانا چاہیے جس نے ہم پر خروج کیا ہے۔ لیکن مناسب یہی ہے کہ اس خارجی گروہ سے جنگ نہ کی جائے۔ بلکہ اس قوم سے جنگ کرو جو زمین پر جابر حکمران ہیں مومنین ان کو خدا سمجھتے رہیں تاکہ انہوں نے اللہ کے بندوں کو غلام بنا رکھا ہے۔ خوارج کو چھوڑ دو۔"

جب کچھ لوگوں نے یہ بات سنی تو چاروں طرف سے لوگ پکار اٹھے:

"یا امیر المومنینؑ! جہاں آپ جانا پسند فرمائیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپ کے پیروکار اور مددگار ہیں۔ آپ کے دشمن کو دشمن سمجھتے ہیں۔ جو آپ کی طرف آ جائے اسے آپ کا شیعہ سمجھتے ہیں۔ کوئی بھی آپ کا دشمن ہو ہمیں لیکن اس کے پاس چلیں۔ آپ کو ہرگز قلت اور کمزوری کا سامنا نہیں ہوگا۔ آپ کے تمام شیعوں کے دل آپ کی نصرت اور کامیابی کے لئے ایک شخص کے دل کی مانند دھڑکتے ہیں لہٰذا آپ کے دشمن سے جہاد کرنے کے لئے چلیں۔"

یا امیر المومنینؑ! آپ کی نصرت کی خاطر ہم جس گروہ سے آپ لڑنا چاہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو آپ کے شیعہ ہیں وہ آپ کی اطاعت کے باعث سعادت کے حامل ہیں۔ آپ کے دشمن بے وفا ملامت زدہ ہیں۔ جو آپ کو چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ سے دور رہتے ہیں۔ جو آپ کا ساتھ چھوڑے گا وہ قیامت کے روز سخت عذاب میں ہوگا۔

انہوں نے آپ کی بیعت تسلیم و رضا سے کی۔ آپ نے ان پر کتاب خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پابندی کی شرط عائد کی۔

حضرت علی علیہ السلام نے خثعمی سے فرمایا

حاشیہ پر لکھا ہے کہ خثعمی سے مراد ربیعہ بن ابی شداد خثعمی ہے۔ یہ حضرت کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوا تھا۔ یہ شخص آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ——

"کتاب خدا اور سنت نبیؐ کے مطابق بیعت کرو۔"

اس نے کہا —— نہیں بلکہ میں تو کتاب خدا، سنت نبیؐ اور سنت ابوبکر اور عمر کے مطابق بیعت کروں گا۔

آپ نے فرمایا —— سنت ابوبکر و عمر کتاب خدا اور سنت نبویؐ میں داخل نہیں ہے۔ وہ تو صرف حق پر عمل کرتے تھے۔

خثعمی نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو سنت ابوبکر و عمر کے مطابق ہی بیعت کروں گا۔

آپ نے فرمایا کہ —— میں تم سے بیعت کتاب خدا اور سنت نبویؐ کے مطابق لوں گا۔ جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا بیعت کر لو۔ تو اس نے کہا کہ میں تو انہی کی شرط کے مطابق بیعت کروں گا۔ آپ نے فرمایا —————

"خدا کی قسم میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اس فتنے میں شامل ہو گئے ہو جس میں گھوڑے کے سموں نے تیرے چہرے کو روند دیا ہے۔"

وہ شخص چلا گیا اور خارجیوں سے مل گیا۔ نہروان کی جنگ میں قتل ہوا۔ قبیصہ نے کہا:

"میں نے نہروان کی لڑائی میں اس کو اس حالت میں قتل ہوتے دیکھا کہ گھوڑے نے اس کے چہرے کو کچل دیا تھا۔ اس کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اور چہرہ بگڑ گیا تھا۔ اس کو دیکھ کر مجھے حضرت علی علیہ السلام کا فرمان یاد آیا اور دل میں کہا اللہ تعالیٰ ابوالحسن علیہ السلام کا بھلا فرمائے۔ وہ جو بات منہ سے نکالتے ہیں پوری ہو جاتی ہے۔"

حضرت علی علیہ السلام کا صفین جانے کیلئے اجتماع

آپ اور لوگ صفین جانے کے لئے جمع ہوئے۔ معاویہ لشکر لے کر صفین میں پہنچ گیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام لوگوں کو ساتھ لے کر پل نہروان پر پہنچے اور دیر ابی موسیٰ میں قیام پذیر ہو گئے۔ جو کہ فرات کے کنارے پر واقع ہے۔ پھر انبار کی طرف سفر شروع کیا۔ خارجی جنہوں نے آپ کے خلاف خروج کیا تھا، وہ جا رہے تھے تو ان کی ملاقات ایک ایسے آدمی سے ہوئی جو اپنی عورت کو ایک گدھے پر سوار کر کے جا رہا تھا۔ انہوں نے جب ملاقات ہوئی تو اس شخص سے ملاقات ہوئی۔

خارجی —— تم کون ہو؟

شخص —— میں مومن ہوں۔

خوارج —— علی علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

مومن —— آپ امیر المومنین اور اول المسلمین ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

خوارج —— تمہارا نام کیا ہے؟

مومن —— میرا نام عبداللہ بن خباب بن ارت صاحب رسول اللہ ہے۔

خوارج —— ہم نے تمہیں ڈرا دیا؟

مومن —— ہاں

خوارج —— ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اب ضروری ہے کہ اپنے باپ کے حوالے سے ہمیں رسول اللہ کی ایک حدیث سنائیے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہمیں کوئی فائدہ دے۔

مومن —— اچھا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ آنحضرت نے فرمایا تھا:

"عنقریب میرے بعد ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا۔ جس میں آدمی کا دل اس کے بدن کی موت کی طرح مر جائے گا۔ شام کو مومن ہوگا۔ صبح کو کافر۔"

خوارج —— یہی حدیث ہم نے پوچھی تھی۔ خدا کی قسم ہم تم کو اس طرح قتل کریں گے کہ ایسے کسی کو قتل نہیں کیا گیا ہوگا۔

انہوں نے اس کو پکڑا اور اس کی مشکیں باندھ لیں۔ اور اس کی حاملہ عورت کو لے کر ایک کھجور کے نیچے پڑاؤ ڈال دیا۔ ایک شخص نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ ایک خارجی نے کہا ——

"بغیر اجازت اور بغیر قیمت لیے کیسے کھا گیا؟"

یہ سن کر اس نے کھجور باہر نکال دی۔ ایک نے تلوار نکالی اور اہل ذمہ کے خنزیر کو مار دیا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا —— یہ تو زمین میں فساد کا باعث ہے۔ وہ شخص ان کے مالک سے ملا اور خنزیر کی قیمت دے کر راضی کر لیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جب عبداللہ بن خباب نے مصاحف دیکھا تو کہا کہ:

"جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں۔ اگر تم اس میں سچے ہو تو مجھے تم سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ خدا کی قسم میں نے اسلام میں کوئی نئی بات ایجاد نہیں کی۔ میں مومن تھا۔ تم نے مجھے امان دی ہے اور تم نے اپنے لیے کہا کہ تم کو خوف نہیں کرنا چاہئے"

وہ انہیں اور ان کی عورت کو لے گئے اور انہیں [illegible] کے کنارے ذبح کر دیا۔ اس کا خون پانی میں بہہ گیا تھا۔ پھر اس کی عورت کو ذبح کرنے لگے۔ وہ کہنے لگی:

"میں عورت ہوں۔ تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟"

انہوں نے اس عورت کا پیٹ چاک کر دیا۔ انہوں نے تین عورتیں ذبح کر دیں جن میں ام سنان بھی تھیں جو رسول اللہ کی صحابیہ تھیں۔ جب حضرت علی علیہ السلام کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے حارث بن مرہ کو عبداللہ بن خباب اور عورتوں کے حالات کی تحقیق کے لئے روانہ کیا۔ تاکہ وہ آپ کی خدمت میں صحیح حالات تحریر کریں۔ جب حالات معلوم کرنے کے لئے حارث ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسے بھی قتل کر دیا۔

لوگوں نے عرض کیا: "یا امیر المومنین! آپ اس قوم کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں؟ ہمارے اہل و عیال اور اموال انہی کے رحم و کرم پر رہ جائیں گے۔ پہلے ان کا خاتمہ کریں۔ ان سے فارغ ہونے کے بعد ہم شامی دشمن سے جہاد کے لئے چلیں گے!"

حضرت علیؑ کا خوارج کے پاس جانا اور انہیں نصیحت کرنا

حضرت علی علیہ السلام سوار ہو کر [illegible] روانہ ہوئے [illegible] نہروان پہنچے۔ آپ نے ایک آدمی کے ذریعے خارجیوں کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ:

"ہمارے ساتھیوں کے قاتلین کو ہمارے سپرد کر دو۔ ہم انہیں قتل کریں گے اور پھر چلے جائیں گے۔ ہمارا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا"

اسی دوران خارجیوں نے ایک آدمی بھیجا اور کہا:

"ہم تمام ہی تمہارے ساتھیوں کے قاتل ہیں اور ہم تمہارا اور ان کا خون بہانا جائز سمجھتے ہیں"

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں ان کو بچپن اور جوانی سے جانتا ہوں۔ یہ بچپن اور جوانی میں کیسے تھے۔ یہ مکار اور غدار ہیں۔ تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ میری بات سننے کی پرواہ نہ کی۔ تم نے مجھے چھوڑ دیا اور احتیاط کی پرواہ نہ کی۔ میری نافرمانی کی اور مجھے تحکیم کے ماننے پر مجبور کیا۔ میں نے ان کو شرائط کے ساتھ تمہارے کہنے کے مطابق مان لیا۔ اور میں نے تحکیم پر یہ شرط عائد کی کہ وہ دونوں اس چیز کو زندہ کریں گے جس کو قرآن نے زندہ کیا اور اس چیز کو ماریں گے جس کو قرآن نے مارا۔ انہوں نے شرائط کی خلاف ورزی کی۔ خدا کی کتاب اور سنت رسول کی مخالفت اور خواہشات کی پیروی کی ہم ان کی تجویز کو ٹھکراتے ہیں ہم اپنے پہلے موقف پر قائم ہیں تمہاری کیا حجت ہے تم کہاں سے آگئے ہو؟

انہوں نے کہا کہ ——— جب ہم نے دو آدمیوں کو حکم بنایا تو غلطی کی اور کافر ہو گئے ہم نے اس بات سے توبہ کر لی ہے۔ آپ بھی توبہ کریں کہ ہم کافر ہو گئے ہوں۔ اگر آپ نے یہ اقرار کر لیا کہ ہم نے کفر کیا تھا اور اسی طرح توبہ کریں جس طرح ہم نے کی تو پھر ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ ورنہ آپ سے الگ ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے اس بات سے انکار کیا۔ تو ہم آپ کو ختم کر دیں گے۔

آپ نے فرمایا ——— کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لا کے ہجرت کرنے اور رسول اللہ کے ساتھ جہاد کرنے کے بعد اس بات کا اقرار کر دوں اور اپنے نفس کے لئے کفر کی گواہی دوں کہ میں گمراہ ہو گیا ہوں اور میں ہدایت یافتہ نہیں ہوں تمہاری عقلوں پر افسوس ہے۔ اس کے بعد تم نے اسے ناجائز سمجھا اور ہماری جماعت سے نکل گئے۔ دو آدمیوں کو ہم نے پنچ بنایا تھا اور ان سے کہا تھا کہ مفاد عامہ کے مطابق حق فیصلہ کرنا اور ایک آدمی کو معزول کیا جائے اور دوسرے کو برقرار رکھا جائے۔ کیا یہ تمہارے لئے جائز ہے۔ تلواریں کندھوں پر اٹھا لو اور لوگوں کی گردنیں اڑاؤ اور ان کا خون بہاؤ۔ یہ تو کھلا ہوا گھاٹا ہے۔ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اور جنت کی طرف کوچ کرو۔

خوارج کو قتل کرنا

حضرت علی علیہ السلام واپس تشریف لائے اور اصحاب کو جنگ کے لئے تیار کیا۔ لشکر کے دائیں حصے پر حجر بن عدی اور بائیں حصے پر شیث بن ربعی گھوڑ سواروں پر ابو ایوب انصاری۔ پیادہ پر ابو قتادہ اور اہل مدینہ جن کی تعداد آٹھ سو تھی ان پر قیس بن سعد بن عبادہ کو مقرر کیا۔ قلب لشکر کی کمان آپ نے خود سنبھالی [illegible] آپ نے ابو ایوب انصاری کو جھنڈا [illegible] ——— ابو ایوب نے آواز دی [illegible] اس جھنڈے کے نیچے آنے والا امان میں ہے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گمان میں ہو گا۔ ہمیں تمہارا خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ ——— گھوڑوں والی فوج آگے بڑھی۔ لوگوں نے گھوڑوں کے پیچھے صفیں بنائیں۔ تیر اندازوں نے صفوں کے پیچھے صف بنائی۔ حضرت نے اپنے اصحاب سے کہا کہ

"ان سے اس وقت تک جنگ نہ کرو۔ جب تک یہ ابتداء نہ کریں۔"

خوارج جب قریب آئے تو انہوں نے باآواز بلند کہا ———

"اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں ہے۔"

کتاب کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ جب آپ نے ان کی آواز سنی تو فرمایا کہ ———

"اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں ہے۔ یہ کلمہ انصاف والا ہے۔ لیکن اس سے مراد ان کا ظلم کرنا ہے۔ یہ حکومت کے لئے کہتے ہیں کہ حکومت کسی کی نہیں ہوگی یا ٹھیک۔"

خارجیوں نے آواز دے کر دوسروں سے کہا ———

"جنت کی طرف چلو۔"

حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب نے ایک کڑی کی مانند بھرپور حملہ کر دیا۔ گھوڑوں والا لشکر پیدل لشکر کے آگے تھا۔ تیر اندازوں نے ان کے چہروں پر تیروں کی بارش کر دی اور انہیں ٹھنڈا کر دیا۔

ثعلبہ کا بیان ہے کہ ———

"میں نے خوارج کو دیکھا کہ جب نیزوں اور تیروں کا استقبال کر رہے تھے۔ گویا کہ وہ بکری کی مانند تھے۔ جس نے اپنے سینگوں سے بارش سے بچاؤ کی۔ پھر حضرت کے گھڑ سواروں نے دائیں بائیں سے انہیں گھیر لیا۔ آپ نے قلب لشکر میں تلواروں اور نیزوں سے حملہ کر دیا۔ [illegible] سے ایک بھی نہ بچا۔ تمام کو اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔ گویا کہ ان سے کہا جاتا تھا کہ مر جاؤ اور وہ مر جاتے تھے۔"

حضرت علی علیہ السلام نے ان کے لشکر کا تمام مال لے لیا۔ ہتھیار اور جانور بھی تقسیم کر دیئے۔ سامان غلام اور لونڈیاں جب کوفہ آئیں تو مالکوں کو تقسیم کر دیں۔ جب آپ نہروان سے کوفہ تشریف لائے تو خطبہ ارشاد فرمایا کہ ———

"اللہ تعالیٰ نے تمہارا اچھی طرح امتحان لیا اور تمہیں نصرت کی عزت دی۔ اب جلدی معاویہ اور اس کے تمام ساتھیوں سے جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے اور بہت زیادہ کم قیمت لے لی ہے۔"

عرض کیا ——— یا امیر المومنین ہمارے نیزے ختم ہو گئے ہیں اور ہماری کمانیں ڈھیلی ہو گئی ہیں۔ تلواریں کند ہو گئی ہیں اور تیروں سے پھل نکل گئے ہیں۔ واپس تشریف لے چلیے تاکہ ہم اچھی طرح تیاری کر لیں۔ ممکن ہے کہ آپ ہماری تیاری میں مزید اضافہ کریں [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے فوراً ایک نخیلہ میں قیام فرمایا۔ اور لشکر وہیں جمع کیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جائیں اور جہاد کے لئے تیار ہو جائیں۔ اپنے بیوی بچوں سے مل لیں۔ پھر شامی دشمن کی طرف کوچ کریں۔ کچھ روز تک وہاں قیام کیا۔ بہر حال کچھ روز میں ٹھہرے۔ لوگ پہلے بیوی بچوں میں گھل مل گئے اور حضرت علی علیہ السلام کو اکیلا چھوڑ دیا۔ آپ کے پاس چیدہ لوگ ہی رہ گئے اور چھاؤنی خالی ہو گئی۔

حضرت علی علیہ السلام کا خطبہ

آپ منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا۔ دشمن سے جہاد کرنے کے لئے تیار ہو چلو۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور وسیلہ حاصل کرنے کی خاطر

فاعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل

استطاعت بھر عمل کرو۔ اس کا وسیلہ ہونا کمال ہے۔ لیکن پھر لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ ان کے سردار اور سرداروں کو بلایا۔ انہیں حکم دیا تو معلوم ہوا کہ لوگ ان میں ثابت قدم رہنے والے نہیں۔ کچھ حیلہ بہانہ کرنے والے کچھ ناپسند کرنے والے اور بہت کم لوگ ہی تھے جو دشمن سے جہاد کے لئے تیار تھے۔

آپ نے فرمایا — اللہ کے بندو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ جب بھی تم کو اللہ کی راہ میں جہاد کی دعوت دیتا ہوں تو تم زمین پر جم کر بیٹھ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی زندگی کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو۔ کیا تم عزت کے بدلے ذلت اور رسوائی کی زندگی پر راضی ہو۔ جب میں تمہیں جہاد کی دعوت دیتا ہوں تو تمہاری آنکھیں اس طرح گھومنے لگ جاتی ہیں کہ جس طرح تم پر سکرات کی موت طاری ہو جائے۔ گویا تمہارے دل حیران ہو جاتے ہیں اور تم عقل سے محروم ہو۔ تمہاری آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں کہ تم کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ خدا نے تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم لوگوں کے نزدیک ... بغیر چرواہے کے اونٹوں کی طرح ہو کہ جب تم ایک طرف سے سمیٹے جاتے ہو تو دوسری طرف سے بکھر جاتے ہو۔ تمہارے لئے ... ہیں۔ اور تم دیکھتے نہیں ہو۔ تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو۔ جنگ ... ہوشیار رہتا ہے۔ میرے تم پر اور تمہارے مجھ پر کچھ حقوق ہیں۔ تمہارے حقوق جو مجھ پر ہیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں نصیحت کروں۔ مال غنیمت تمہیں پورا دوں۔ تم کو تعلیم دوں تاکہ تم جاہل نہ رہو۔ اور تمہیں ادب سکھاؤں تاکہ تم مہذب بنو۔ میرا حق تم پر یہ ہے کہ تم بیعت پر قائم رہو۔ جب میں تم کو دعوت دوں تو اس کو بجا لاؤ۔ جو حکم دوں اس کی پیروی کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بھلائی چاہے۔ اور اس بات کو چھوڑ دو جس کو میں ناپسند کرتا ہوں۔ اس بات کی طرف رجوع کرو جس کو میں پسند کرتا ہوں۔ ... پورا کرنا چاہتے ہو۔ اور وہ حاصل کرو۔ جس کے تم طالب ہو ... تم کرتے ہیں۔ لیکن خواہشات مختلف ہیں۔ تمہاری بات ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ور رہی ہے۔ اور لوگو! تمہارا ایسا ہوتا ہے کہ [illegible] سے تمہارا دشمن تم پر حملہ آور ہوتا ہے۔ جب میں تم کو جہاد کے لئے چلنے کا حکم دیتا ہوں تو تم ایسے ویسے بہانے کرتے ہو۔ اور بیہودہ باتیں بناتے ہو۔ افسوس کا مقام ہے کہ حق کوشش اور صبر سے حاصل ہوتا ہے۔ اس گھر کے بعد تم کس گھر کی حفاظت کرو گے اور میرے بعد کس امام کی معیت میں جہاد کرو گے۔ خدا کی قسم جس کو تم دھوکا دیتے ہو۔ وہ دھوکا کھاتا ہے۔ جو تمہارے ذریعے کامیاب ہوا اس نے گھاٹے کا سودا کیا۔ [illegible] اس حالت میں کرتا ہوں کہ تمہاری باتوں کا یقین نہیں ہوتا۔ مجھے تمہاری مدد کا یقین نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اور میرے درمیان جدائی ڈال دے۔ مجھے بدلہ میں وہ افراد دے جو میرے لئے بہتر ثابت ہوں۔ اور میرے بعد تم کو وہ حاکم دے جو تمہارے لئے بہت برا ہو۔ میرے بعد تم ذلت و رسوائی میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ تلوار سے قتل کئے جاؤ گے [illegible] جس کو میرے بعد ظالم سنت قرار دیں گے۔ تمہارا اتفاق ختم کیا جائے گا۔ تمہاری آنکھیں روتی رہیں گی۔ تمہارے گھروں میں غربت داخل ہو جائے گی۔ خدا کی قسم [illegible] دیکھو گے [illegible] تمہیں [illegible] اس کی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔ میں تم کو جہاد کے لئے بلاتا ہوں تم آمادہ نہیں ہوتے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں تم قبول نہیں کرتے۔ میں تمہارے کانوں میں باتیں ڈالتا ہوں تم سن نہیں سکتے [illegible] ہونا چاہیے۔ تم کان تو رکھتے ہو لیکن بہرے ہو۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں تم قبول نہیں کرتے۔ میں تمہیں مفید موعظہ حسنہ کی نصیحت کرتا ہوں۔ میں تمہیں ان کے خلاف جہاد پر آمادہ کرتا ہوں۔ جن سے جہاد کرنا واجب ہے۔ وہ ظالم اور باغی ہیں۔ میری ابھی بات پوری نہیں ہوتی کہ تم منتشر ہو جاتے ہو جب میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں تو تم اپنے مشغلوں میں چلے جاتے ہو۔ [illegible] بن جاتے ہو۔ [illegible] بیٹھتے ہو۔ تمہارے [illegible] تم جنگ اور اس کی تیاری کو بھول گئے ہو۔ تم اس حالت میں صبح کرتے ہو کہ تمہیں جنگ کی تیاری کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ تم [illegible] مشغول ہو جاتے ہو۔ افسوس ہے تم پر کہ دشمن تم پر حملہ آور ہو [illegible] کرنے سے قبل تم دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ خدا کی قسم جو قوم اپنے گھروں میں پکڑی جاتی ہے ذلیل ہو جاتی ہے

خدا کی قسم میرے [illegible] نہیں تھا کہ تمہارے ساتھ [illegible] لیکن وہ بات تمہارے ساتھ [illegible] خدا کی قسم [illegible] [illegible] کرنا چاہتا ہوں [illegible] [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور وہ دوسری جانب منتشر ہو جائیں گے۔ خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ جنگ کی چکی گرم ہو چکی ہے تم اُن سے اس طرح الگ ہو گئے ہو جس طرح سر جسم سے الگ ہو جاتا ہے یا بچہ ماں سے جدا ہو جاتا ہے۔"

اشعث بن قیس کندی نے کہا کہ جب ایسا ہے تو آپ کیوں نہیں کرتے جو عثمان نے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ:— تم پر افسوس ہے کہ میں ویسا کروں جیسا عثمان نے کیا۔ وہ تو ذلت کا باعث ہے جیسا کہ کوئی بے دین ہو۔ اور جس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔ میں عثمان کا کام کیسے کر سکتا ہوں۔ میرے پاس تو میرے رب کی دلیل موجود ہے۔ اور حق میرے ساتھ ہے قسم ہے۔ خدا کی قسم جس شخص نے اپنے پر دشمن کو قدرت دی تو وہ اس کی ہڈیاں توڑ دے گا اور اس کا خون بہائے گا۔ یہ اس کی بڑی عاجزی اور کمزوری کی علامت ہوگی۔ اے قیس کے بیٹے تم ایسے بن جاؤ۔ لیکن میں تو خدا کی قسم تیز دھار تلوار کے ذریعے فیصلہ کروں گا جس کے ذریعے سر کٹیں گے۔ جس سے ہاتھوں کی انگلیاں کٹ جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ جو چاہے گا۔ کرے گا۔ خدا کی قسم اے اہل عراق میرا یہ خیال ہے کہ شامی تم پر غالب ہوں گے۔

انہوں نے کہا —— یا امیر المومنین کس علم کے ذریعے کہہ رہے ہیں۔ فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا۔ میں ان کا معاملہ بلند ہوتے دیکھ رہا ہوں اور تمہارے کاموں کو سست۔ وہ باطل کو پروان چڑھا رہے ہیں اور تم حق میں سستی دکھا رہے ہو۔ ان کی آراء متحد ہیں اور تمہاری آراء مختلف ہیں۔ وہ اپنے ساتھی معاویہ کے اطاعت گزار ہیں۔ اور تم میرے نافرمان ہو۔ خدا کی قسم وہ میرے بعد تم پر غالب آ گئے۔ تم انہیں برے حاکم پاؤ گے۔ گویا کہ وہ عنقریب تمہارے شہروں میں شریک ہو جائیں گے اور تمہارے شہر تم سے چھین لیں گے

گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہو۔ جس طرح کہ کبڑ یا کوئی اپنے پاؤں ملتا ہے۔ اور تم اللہ کا حق ادا نہیں کرتے اور نہ اس کی حرمت کی حفاظت کر رہے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے نیک لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور عام لوگوں کو ڈرایا جا رہا ہے کہ انہیں حق سے محروم کر دیا جائے۔ اور تمہارا حق نہیں دینے سے گریز کرتے ہیں۔ تمہیں دور رکھتے ہیں۔ اور دوسروں کو قریب کرتے ہیں۔ تم بد نصیبی میں گرفتار ہو۔ ذلت اور رسوائی تم پر مسلط ہو چکی ہے اور تلوار تمہارے سروں پر لٹک رہی ہے۔ خوف تم پر نازل ہو چکا ہے۔ تم رسوا ہو چکے ہو۔ اور تمہیں اس بات پر افسوس ہے کہ تم نے دشمن سے جنگ کرنے میں کیوں کوتاہی کی۔ تمہیں بار بار یاد کرنے لگو گے تمہارا اس وقت کا واویلا تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لوگوں نے عرض کیا —— آپ کی تمام باتیں اور تمام الفاظ حق ہیں کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ معاویہ ہمارا امیر ہوگا؟

آپ نے فرمایا —— تم معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہیں کرتے کیونکہ اس کی حکومت عافیت کی حکومت ہے۔ اگر وہ مر گیا تو تم لوگوں کے سروں کو بدنوں سے اس طرح الگ دیکھو گے گویا وہ حنظل ہے۔ یہ وعدہ ہے۔ یہ بات ہو کر رہے گی۔ مجھے معاویہ کی حکومت کے شر کا خوف نہیں ہے۔ لیکن اس کے بعد جو واقعات ہوں گے نہایت خطرناک اور تکلیف دہ ہوں گے۔

ابو ایوب انصاری کا کلام

ابو ایوب انصاری نے عرض کیا ——

اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین علیہ السلام کو عزت بخشی ہے اور ان کی بات وہ شخص قبول کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے یاد کرنے والا کان اور محفوظ رکھنے والا دل عطا کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو آپ کے ذریعے ایسی عزت و عظمت عطا کی ہے جس کو تم نے اچھی طرح قبول نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد اور تمہارے ہاں موجود ہیں تمام مسلمین سے افضل اور ان کے سردار ہیں وہ تمہیں دین کی باتیں بتائیں گے اور جہاد کی دعوت دیں گے۔ خدا کی قسم تم بات نہیں سنتے اور تمہارے دلوں پر پردے پڑ چکے ہیں۔ اس لئے تم بات قبول نہیں کرتے۔ اللہ کے بندو کیا تمہارا گذشتہ زمانہ ظلم و نافرمانی میں نہیں گزرا جس میں اللہ کے بندے قتل ہوتے اور اسلام میں یہ بات پھیل گئی کہ صاحب حق محروم ہوا۔ اس کی عزت کا کوئی لحاظ نہ ہوا۔ صحابیہ عورت کی بے حرمتی ہوئی۔ جس کی لات کر زخمی کیا گیا۔ چہرے پر طمانچے مارے گئے اس کا پیٹ شگافتہ کیا گیا۔ اور اسے لق و دق میدان یا کھلے میدان میں پھینک دیا گیا۔ جب امیر المومنین علیہ السلام آئے اخلاق حق کیا، انصاف کو پھیلایا۔ کتاب خدا پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرو۔ مجرموں کی طرح پشت نہ پھیرو اور ذہن والوں کی مانند ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات کو سنتے ہیں حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ تلواروں کو تیز کرو، جنگ کا سامان کرو اور جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جب تمہیں بلایا جائے تو آ جاؤ اور جب تمہیں حکم دیا جائے تو اطاعت کرو۔ ان خصوصیات کی بنا پر تمہارا شمار صادقین میں ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے کچھ اصحاب کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا امیر المومنین ان لوگوں کو مال عطا کیجئے۔ پھر ان میں سے کسی کی جدائی کا خوف نہیں رہے گا۔ معاویہ ایسا ہی کرتا ہے کہ جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے وہ اسے مال دیتا ہے۔ عرب کے لوگوں کی خواہشات دیکھ رہے ہیں اور اس کے لئے دنیا میں پھسلتے ہیں۔ اشراف عرب کو مال دیجئے۔ جب آپ کا معاملہ ٹھیک ہو جائے تو حق ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہاں پہنچا کر لایا جائے۔

آپ نے فرمایا —— میں ظلم کے ذریعے مدد طلب کروں کیا اسلام کی یہی خصوصیت ہے؟ خدا کی قسم میں ہرگز ایسا نہ کروں گا جب تک کہ آسمان پر ایک ستارہ بھی چمکتا رہے گا۔ خدا کی قسم اگر یہ مال میرا ہوتا تو میں ان میں برابر تقسیم کر دیتا کیونکہ یہ تو اللہ کا مال ہے۔

ایک شخص نے عرض کی —— یا امیر المومنینؑ! مدت طویل ہو گئی حالانکہ یہ حال ہے کیا بتانا نہیں ہے آپ کے بعد خلیفہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا —— میں اپنے دل کی بات نہیں بتاتا ہوں کہ امام حسن علیہ السلام صاحب سخاوت اور نوجوان ہیں۔ اگر وہ بہادروں کی زندگی پاس میں لے جائیں تو انہیں جنگ میں چھوڑ دیا کہ گھوڑے کا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ جہاں تک حسینؑ اور محمدؐ کا تعلق ہے وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ میرا بھتیجا عبداللہ بن جعفر امیر ازمزاح کا شخص ہے۔ خدا کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کاش تمہارے مقابلے میں تم سے تبدیل کر لئے جائیں کہ وہ تو اپنی زمین کی اصلاح کرتے ہیں اور تم اپنی زمین میں فساد کرتے ہو۔ وہ معاویہ کی امانت کو ادا کرتے ہیں اور تم میرے ساتھ خیانت کرتے ہو۔ وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور تم میری نافرمانی کرتے ہو۔ وہ باطل پر متحد ہو گئے ہیں اور تم حق پر رہتے ہوئے پراگندہ ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم میرے بعد تمہاری حرمت محفوظ نہیں رہے گی۔ کوئی گھر کچا اور پکا ایسا نہیں ہوگا جس میں ظلم داخل نہ ہو چکا ہو گا۔ حتیٰ کہ ایسا وقت آ جائے گا کہ تم لوگ اپنے دین و دنیا کی خاطر روتے رہو گے۔ تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تم ایک دوسرے کی ایسی مدد کرو گے جیسے غلام اپنے مالک کی کرتا ہے۔ جب مالک موجود ہوتا ہے تو اس کی اطاعت کرتا ہے اور جب مالک چلا جاتا ہے تو گالیاں دیتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا —— یا امیر المومنینؑ! کیا آپ کا گمان ہے کہ یہ بات ضرور ہو کر رہے گی؟

فرمایا —— گمان نہیں بلکہ یہ بات یقیناً ہوگی۔

حضرت علی علیہ السلام نے اہل عراق کو خط لکھا

حجر بن عدی، عمرو بن حمق اور عبداللہ بن وہب راسبی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابوبکر اور عمر کے بارے میں پوچھا کہ آپ کا ان کے متعلق کیا اعتقاد ہے۔ ان لوگوں نے عثمان کے بارے میں بھی اپنا نظریہ ظاہر کیجئے۔

آپ نے فرمایا —— کیا تم ان کاموں سے فارغ ہو گئے ہو اور مصر کا شہر فتح ہو گیا ہے جہاں میرے شیعہ قتل کئے گئے ہیں۔ میں تمہارے سامنے ایک مکتوب پیش کرتا ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو بھی تمہارے سوال کا جواب ہوگا۔ دیکھو میرے شیعوں پر پڑھو۔ انہوں نے ایک کتاب نکالی جس میں یہ عبارت تحریر تھی ـــــــ

"اما بعد: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالم کے لئے ڈرانے والا، تنزیل کا امین اور اس امت کا نگران بنایا۔ اے گروہ عرب اس وقت تمہاری حالت یہ تھی کہ تم بدترین دین پر تھے۔ تم سنگلاخ زمینوں میں آباد تھے۔ اپنا خون بہاتے تھے۔ اپنی اولاد کو قتل کرتے تھے۔ قطع رحمی کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا کہ محمدؐ کو تمہاری زبان میں مبعوث فرمایا۔ تم مومن تھے رسول تم میں سے تھے۔ تم ان کے حسب نسب کو جانتے تھے۔ انہوں نے تمہیں کتاب حکمت سنت اور فرائض کی تعلیم دی۔ صلہ رحمی کا حکم دیا۔ خون بہانے سے منع کیا۔ تمہیں آپس میں صلح کرائی اور یہ کہ مستحقین کو ان کی امانت ادا کرو، وعدہ پورا کرو۔ آپس میں مہربانی سے پیش آؤ۔ اور ایک دوسرے سے نیکی کرو اور آپس میں رحم کرو۔ ایک دوسرے پر ظلم کرنے، حسد کرنے، تہمت لگانے، بغاوت کرنے، حرام پینے اور کم تولنے سے منع فرمایا اور تمہارے سامنے وہ چیز پیش کی جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کی۔ زنا نہ کرو، ناجائز طور پر یتیموں کا مال نہ کھاؤ۔ ہر بھلائی جو تمہیں دوزخ سے بچانے والی کی پاس لے جائے اس کا تمہیں حکم دیا اور ہر برائی جو تمہیں جنت سے دور رکھے گی۔ اس سے منع فرمایا۔ جب آنحضرتؐ نے دنیا میں رہنے کی اپنی مدت پوری کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی۔ وہ ان سے اور ان کے عمل سے راضی تھا۔ بہترین جگہ پر ان کو اتارا۔ آپ کی وفات کے بعد مصائب ٹوٹ پڑے۔ خاص طور پر قریبی رشتہ داروں اور عام طور پر مومنین پر۔ خدا کی قسم آپ کے انتقال کے بعد خلافت کے معاملہ میں ایسا جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عرب والے خلافت کو مجھ سے لے جائیں گے۔ میرے خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ لوگ ابوبکر کے پاس چلے گئے اور اس پر ٹوٹ پڑے۔ میں نے ابوبکر کی بیعت نہ کی اور میں جانتا تھا کہ جس شخص کو خلافت دی گئی میں محمدؐ کے واسطے سے خلافت کا زیادہ حق دار ہوں۔ جتنا خدا کو منظور ہوا میں نے اس کی بیعت نہ کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ آخر لوگوں نے منہ موڑ لیا تو اسلام سے منہ موڑنے کے مترادف ہے جو دین محمدؐ اور ملت ابراہیمؑ کو مٹانے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں ڈر گیا کہ میں اسلام اور اہل اسلام کی کوئی مدد نہ کر سکوں گا کہ میں اسلام کو برباد ہوتا ہوا دیکھوں۔ یہ مصیبت حکومت کے فوت ہونے سے زیادہ تھی۔ دنیاوی حکومت تو چند روز رہنے کی ہوتی ہے اور پھر اس طرح گم ہو جاتی ہے جیسے سراب۔ اس سلسلہ میں ابوبکر کے پاس گیا اور اس کی بیعت کر لی۔ اور تمام حوادث میں آپ کا ساتھ دیا حتیٰ کہ باطل مٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہوا۔ کافروں کی رسوائی ہوئی۔ حتیٰ کہ معمور ہو گیا۔ ابوبکر یہ کام سرانجام دیتا رہا۔ میں اسے نصیحت دراز سے آگاہ کرتا رہا۔ میں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صرف ان باتوں میں اس کی ہاں میں ہاں ملائی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحیح تھیں۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے عمر کو بلا کر خلیفہ بنا دیا۔ ہم نے اس کی بات منظور کر لی میں عمر کو بھی عیب و لغزش سے آگاہ کرتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں نے سوچا کہ اب خلافت مجھ سے الگ نہیں ہوگی۔ عمر نے خلافت کے بارے میں شوریٰ قائم کیا اور مجھے اس میں چھٹا آدمی قرار دیا۔ وہ لوگ میرے لئے خلافت کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ مجھ سے یہ بات سن چکے تھے کہ میں نے خلافت کے بارے میں ابوبکر سے احتجاج کیا تھا۔ اور میں نے کہا تھا کہ اے گروہ عرب میں تم سب سے زیادہ خلافت کا مستحق ہوں۔ مجھ سے زیادہ قرآن اور سنت کو کون جانتا ہے۔ یہ سن کر وہ ڈر گئے کہ میں ان کو خلیفہ بنا جاؤں اور ان کو خلافت میں کوئی حصہ نہ ملے۔ انہوں نے متفق ہو کر ایک شخص کی بیعت کر لی اور مجھے خلافت سے الگ کر دیا اور عثمان کو خلیفہ بنا لیا پھر اس کے بعد مجھے کہا کہ تم عثمان کی بیعت کیوں نہیں کرتے۔ اگر تم نے بیعت نہ کی تو ہم تمہارے خلاف جہاد کریں گے۔ میں نے مجبوراً بیعت کر لی۔ انتہائی مجبوری میں صبر کیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اے ابو طالب کے فرزند آپ خلافت کے بہت حریص ہیں میں نے انہیں کہا کہ تم زیادہ لالچی ہو۔ میں نے تو اپنے بھائی کی میراث اور حق طلب کیا تم نے میرے اور ان کے درمیان خواہ مخواہ مداخلت کی تم مجھے رسول اکرمؐ کی میراث سے محروم رکھنا چاہتے ہو۔

اے معبود! میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں قریش پر غلبہ پانے کی کیونکہ انہوں نے میرے رحم کو قطع کر دیا ہے اور میری بیعت، میری منزلت اور فضیلت کو حقیر سمجھا۔ میرے ساتھ جھگڑا کرنے پر اتحاد کر لیا۔ میرے حق میں اجتماع کر کے جھگڑا کیا۔ حالانکہ میں اولیٰ بالحق ہی تھا۔ جس کو انہوں نے چھین لیا۔ پھر کہنے لگے۔ صبر کے کڑوے گھونٹ پیتے رہو افسوس کرتے ہوئے زندہ رہو۔ میں نے دیکھا کہ میرے اہل بیت کے سوا کوئی میرا مددگار نہیں تھا۔ اور مجھے ان کی ہلاکت کا خطرہ تھا۔ میں نے چشم پوشی کی لیکن میری آنکھوں میں خس و خاشاک تھے میں غم کے کڑوے گھونٹ پیتا رہا۔ اور میرے گلے میں اچھو تھا۔ غصہ پیتے ہوئے میں نے صبر کیا جو حنظل سے زیادہ کڑوا تھا۔ اور دل کے لئے ذبح کی گئی سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔ جب تم نے عثمان کی مخالفت شروع کی اور اسے گھر جا کر قتل کر دیا پھر میرے پاس آ کے میری بیعت کرنا چاہی۔ میں نے انکار کر دیا۔ تم نے اس بات کا برا منایا۔ تم نے میرے ساتھ جھگڑا کیا لیکن میں نے بیعت کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا پھر تم نے مجھ پر دباؤ کر دیا حتیٰ کہ مجھے گمان ہو گیا کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو۔ لہذا مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو۔ تم نے کہا کہ ہم آپ کے سوا کسی کو نہیں چاہتے آپ کے سوا کسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر راضی نہیں ہیں اور ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں نہ ہم آپ سے جدا ہوں گے اور نہ ہی آپ سے اختلاف کریں گے۔ میں نے تم سے بیعت لے لی تم نے لوگوں کو میری بیعت کی دعوت دی۔ جس نے خوشی سے بیعت کی میں نے اس سے بیعت لے لی اور جس نے انکار کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔

سب سے پہلے میری بیعت طلحہ اور زبیر نے کی۔ اگر وہ انکار کرتے تو میں انہیں مجبور نہ کرتا جیسا کہ دوسروں کو مجبور نہیں کیا تھا۔ بہت تھوڑا عرصہ بیعت پر قائم رہے پھر بیعت توڑ کر ایک لشکر لیکر بصرہ چلے گئے۔ اور ان میں سے ہر شخص نے میری بیعت و اطاعت کی تھی وہ بصرہ میں میرے عامل کے خلاف ہو گئے اور میرے بیت المال کے خزانوں کو لوٹ لیا اہل مصر کے مخالف ہو گئے حالانکہ ان تمام نے میری بیعت کی تھی۔ میرے شیعوں کے خلاف ہو گئے اور انہیں منتشر کر دیا۔ انہوں نے اکٹھے ہو کر میرے خلاف فساد برپا کر دیا۔ پھر میرے شیعوں پر حملہ شروع کر دیا اور غداری کرتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ کو قتل کر دیا ایک گروہ نے صبر کیا اور ایک گروہ نے اپنی حفاظت کے لئے تلواریں نکال لیں اور جہاد کیا حق کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے جا ملے۔

خدا کی قسم اگر وہ میرے صرف ایک آدمی کو بھی قتل کر دیتے تو تب بھی اس کے بدلے میں میرے لئے تمام لشکر کا قتل کر دینا جائز تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے مسلمانوں کی کثیر تعداد کو قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے بدلہ لے ظالم قوم کے لئے دوری ہے۔ اس کے بعد میں نے اہل شام کی طرف دیکھا۔ ان میں دیہاتی، گنوار، احزاب والے، لالچی، ظالم اور باغی موجود تھے اور ہر طرف سے جمع ہو گئے تھے۔ جو ان کا خلیفہ بنا چاہتا تھا اسی کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے تھے۔ لوگ انصار، مہاجرین اور تابعین میں سے نہیں تھے۔ میں ان کے پاس گیا۔ ان کو جماعت اور اطاعت کی دعوت دی۔ انہوں نے نافرمانی کرتے ہوئے نفاق کی وجہ سے میری دعوت قبول نہ کی۔ انہوں نے انصار، مہاجرین اور تابعین کو تیروں اور نیزوں سے زخمی اور گھائل کیا۔ جب یہ بجا تو میں نے ان کے خلاف اعلانِ جہاد کر کے جہاد کیا۔ جب ہتھیاروں نے ان کا کچومر نکال اور زخموں کی تکلیف محسوس ہوئی تو انہوں نے قرآن مجید کو نیزوں پر چڑھا کے اس کے مطابق فیصلے کی دعوت دی۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا کہ انہوں نے قرآن کو محض دھوکا بازی اور فریب کی خاطر بلند کیا ہے ان کا کوئی دین ایمان نہیں اور نہ ہی یہ قرآن کو مانتے ہیں تم ان سے جہاد جاری رکھو مگر تم نے میری ایک نہ سنی اٹھا مجھ پر دباؤ ڈالتے رہے کہ میں ان کی بات مان لوں۔ اگر وہ لوگ کتاب خدا اور سنت کو مان لیتے تو ان کا اور ہمارا کوئی اختلاف نہ رہتا۔ ہم دونوں حق پر متفق ہو جاتے۔ مگر وہ کتاب خدا اور سنت کو نہ مانیں گے تو ان پر حجت تمام ہو جائے گی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجبوری کے عالم میں ان کی تجویز منظور کر لی۔

میں ان سے الگ ہو گیا۔ صحیح تو یہ تھا کہ ان دونوں کے درمیان جو حکم بنائے گئے تھے ہوتی۔ جو اس بات کے پابند تھے کہ وہ صرف اسی چیز کو زندہ کریں گے جس کو قرآن نے زندہ کیا۔ اسی چیز کو مردہ قرار دیں گے۔ جس کو قرآن نے مردہ قرار دیا۔ دونوں نے رائے میں اختلاف کیا انہوں نے قرآن کو پس پشت ڈال کر کتاب خدا کی مخالفت کی بغیر ہدایت کے خواہش کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو سیدھے راستے سے الگ اور گمراہی کے گڑھے میں ڈال دیا۔ وہ اسی بات کے سزاوار تھے۔ ان کا ایک گروہ جس طرح ہم سے الگ ہوا۔ اسی طرح ان سے بھی الگ ہو گیا۔ انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور مومنین کو قتل کیا۔

میں نے ان سے مطالبہ کیا کہ ہمارے بھائیوں کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم سب نے ان کو قتل کیا ہے اور ہم سب ان کا اور آپ کا خون بہانا حلال تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے پیدل اور سوار فوج کے ذریعے ہم پر سخت حملہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ظالم قوموں کی طرح سزا دی۔ سب کے سب تباہ ہو گئے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اس دشمن (معاویہ) کی طرف جلدی جہاد کرنے کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ تو تم نے جواب دیا کہ ہم تھک گئے ہیں اور ہماری تلواریں کند ہو گئی ہیں۔ تلواروں نے ہمیں زخمی کر دیا ہے۔ ہمارے تیر ختم ہو چکے ہیں اور ہمارے نیزوں سے پھل نکل چکے ہیں ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم گھر جا کر اچھی طرح تیاری کریں دوبارہ زیادہ تعداد میں دشمن کے مقابلے میں آئیں گے۔ میں نے تمہاری بات مان لی۔ تم کو نخیلہ میں قیام پذیر رہنے کا حکم دیا اور کہا کہ اپنی چھاؤنیوں ہی میں رہو اور جہاد کے لئے تیار رہو عورتوں اور بچوں سے زیادہ میل ملاپ نہ رکھو ان سے تمہارے دل نرم ہو جائیں گے اور تمہیں جہاد پر جانے سے باز رکھیں گے۔ کیونکہ رات کی بیداری اور دن کی بھوک پیاس تکلیف نہیں دیتی۔ کمی کر دینے سے بچتے ہیں اور اپنا مطلب پیدا کرتے ہیں۔

تم میں سے ایک گروہ اپنی تقصیر کی معذرت کرتا ہوا میرے ساتھ شامل ہوا۔ تمہارا دوسرا گروہ میری نافرمانی کرتا ہوا مصر میں داخل ہوا۔ جو گروہ میرے ساتھ شامل ہوا اس نے صبر و ثبات قدمی کا ثبوت نہ دیا اور جو مصر میں داخل ہوا وہ میرے پاس لوٹ کر نہ آیا۔ ان حالات میں اب نخیلہ میں لشکر کا جائزہ لیا تو ان میں کام کے صرف پچاس آدمی نکلے تمہیں آج تک قدرت حاصل نہیں ہوئی کہ دشمن کے خلاف جہاد کرنے میرے ساتھ چلتے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے باپ دادا کا بھلا کرے۔ کس بات کا انتظار ہے تمہارے ملک کی سرحدیں کم ہو رہی ہیں مصر فتح ہو چکا ہے تم کو صبر چاہیئے ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارے دشمن متحد ہو چکے ہیں تم اختلاف اور پراگندگی کی لعنت میں گرفتار ہو۔ اگر تم متحد ہوتے تو مقصد حاصل کرتے اور نیک بخت بنتے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ غفلت کی نیند سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاؤ دشمن سے جنگ کرنے کے لئے متحد ہو جاؤ۔ تم تیار کردہ جانوروں اور ان کی امداد سے رکے ہو۔ وہ لوگ مجبوراً مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی تھی۔ یہ سنت اور قرآن کے دشمن اور اہل احزاب ہیں۔ بدعتی ہیں، دین میں نئی باتیں داخل کرنے والے ہیں جو ان کے جھانسے میں آگیا وہ دین سے منحرف ہو گیا۔ حرام خور ہیں دنیا کے بندے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ زن بازیہ کا فرزند معاویہ کی بیعت اس وقت تک نہیں کرے گا۔ جب تک کہ وہ اسے پہلے کی نسبت بڑی سلطنت نہ دے دے۔ کیونکہ دین بیچنے والے کا ہاتھ خالی ہو، خرید کرنے والے کا ہاتھ خاک آلودہ ہو۔ جو غدار اور فاسق کی حمایت لوگوں کے مال خرید لے ان لوگوں میں وہ شخص ہے۔ اس نے شراب اس وقت تک پی تھی۔ جب شراب حرام تھی۔ اسلام کی رو سے اسے کوڑے لگائے گئے تھے یہ لوگ تو جیسے راہنما بنے ہوئے ہیں۔ اگر یہ لوگ تم پر غالب آگئے تو تم سے خوب بدلہ لیں گے جبراً تم پر مسلط رہیں گے۔ خوفناک انتقام لیں گے۔ زمین پر فساد پھیلائیں گے۔ خواہش کی پیروی کریں گے انصاف سے کام لو۔ تم میں ہمارے تجربہ کار اشخاص، حاملان قرآن، نماز شب پڑھنے والے اور بہت عبادت گزار زاہد، مساجد بنانے والے اور قرآن کے قاری موجود ہیں۔ تم کیوں راضی نہیں ہوتے اور تم ان لوگوں سے بدلہ کیوں نہیں لیتے۔ جب کہ وہ رذیل اور شریر ہیں۔ اور تمہاری حکومت میں تم سے جھگڑا کرتے ہیں میں جو بات کروں اس پر عمل کریں جو حکم دوں اس کو بجا لاؤ۔ جب نصیحت کروں اس پر عمل کرو۔ میرے عزم اور حزم پر اعتماد اور التزام رکھو۔ جب میں جنگ کے لئے کھڑا ہو جاؤں تم بھی کھڑے ہو جاؤ جس کی زرہ پر میں تلوار چلاؤں تو تم بھی تلوار چلاؤ اگر تم نے میری نافرمانی کی۔ متحد نہ ہوئے جنگ کے ساز و سامان اور اسباب چھپائے۔ جب کہ ایسی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ اور اس کے شعلے بلند ہو چکے ہیں تو دشمن تم کو اس میں گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ تم پر ظلم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ تم پر ظلم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ گھٹیا لوگ کے دوست ہیں۔ لالچی ہیں۔ ظالم ہیں یہ لوگ گمراہی اور باطل کی ترویج میں پوری کوشش کر رہے ہیں بہ نسبت اہل حق اور قرابت کے کیونکہ یہ لوگ حق کی ترویج میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ رب کی اطاعت میں کاہل اور اپنے امام کی نصیحت پر کان نہیں دھرتے۔

ان لوگوں کی موجودگی میں بھی میں اکیلا ہوں، مجھے اگر کسی چیز کا خوف ہے تو ان کی گمراہی کا ہے میں بذات خود ہدایت اور اپنے رب کی دلیل پر قائم ہوں۔ میں اپنے رب سے مشتاق ملاقات ہوں۔ اس کے حسین ثواب کا منتظر اور امیدوار ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھے جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ امت کے حاکم وہ لوگ ہیں جو بے وقوف اور فاجر ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنا مال، اللہ کے بندوں کو غلام اور نیک بندوں کو جنگ کا نشانہ اور ظالمین کو اپنا گروہ بنا لیں گے۔ خدا کی قسم اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا تو میں بار بار تمہیں انکار سا تمہاری ملامت اور جنگ پر آمادہ نہ کرتا اور تمہیں چھوڑ دیتا۔ خدا کی قسم میں حق پر ہوں اور شہادت کی ملاقات کو دوست رکھتا ہوں۔ میں تمہیں جنگ کے لیے جنوں کو چاہتا ہوں تم خوشی سے چلے جانا خوشی ہے۔ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت

مدائنی کا بیان ہے کہ چند خارجیوں نے سنہ ۴۰ھ میں حج کیا۔ حج کے بعد یہ لوگ مکہ میں ٹھہر گئے اور کہنے لگے کہ:—

یہ گھر جاہلیت میں کتنی عزت والا اور اسلام میں کتنا جلیل الشان تھا۔ ان لوگوں نے اس کی حرمت ضائع کر دی ہے۔ اگر لوگ اپنے نفسوں کو فروخت کر دیں۔ ان اماموں کو قتل کر دیں۔ جنہوں نے زمین پر فساد پھیلایا ہے اور اس گھر کی حرمت کو برباد کیا ہے تو امت آرام کی زندگی بسر کرے گی۔ تمام مسلمان آرام پائیں گے۔

عبدالرحمن بن ملجم مرادی لعنت اللہ نے کہا:— حضرت علی علیہ السلام کو قتل کرنا میرے ذمہ رہا۔

حجاج بن عبداللہ صریمی جس کو برک کہتے ہیں اس نے کہا کہ:— معاویہ کو میں قتل کروں گا۔ زادویہ غلام بنی عنبر جس کا نام عمرو بن بکر تھا اس نے عمرو بن عاص کو قتل کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ انہوں نے معاہدہ کیا کہ وہ ایک ہی دن اور وقت پر حضرت علی علیہ السلام، معاویہ اور عمرو کو قتل کریں گے۔ پھر انہوں نے تلوار زہر میں بجھا کر ہر ایک اپنے ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گیا۔ ابن ملجم کوفہ آیا اور اپنے کام کو پوشیدہ رکھا۔ ایک عورت قطامہ بنت شجنہ سے عشق کیا۔ جو خارجیہ تھی اور جس کے بھائی کو حضرت علی علیہ السلام نے جنگ نہروان میں قتل کیا تھا۔ اس نے ابن ملجم سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ علی علیہ السلام کو قتل کرے گا۔

حاشیہ یہ ہے کہ جب ابن ملجم نے اسے نکاح کا پیغام دیا۔ تو وہ کہنے لگی کہ اس وقت تک میں تیرے ساتھ شادی نہیں کروں گی۔ جب تک کہ تو میرے دل کو ٹھنڈا نہیں کرے گا۔ ابن ملجم نے پوچھا کیا چاہتی ہو؟ اس نے کہا تین ہزار درہم، غلام، کنیز اور حضرت علی علیہ السلام کا قتل کرنا۔ ابن ملجم نے کہا حضرت علی کے قتل کے سوا تمام باتیں منظور ہیں۔ کہنے لگی میں اس وقت تک تمہاری تصدیق نہیں کروں گی جب تک تم بات پوری نہ کرو۔ ابن ملجم قطامہ کے پاس ایک مدت تک رہا۔ وہ چھپا رہا تھا۔ قطامہ نے اس کو ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدد نہ کیا کہ نواحی یہودی کے پاس کوئی مرد رہتا ہے اور جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ پورا نہیں کرتا۔

اس نے کہا کہ ——— میں نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس کا میں نے اپنے ساتھیوں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ میں اس سے تجاوز نہیں کروں گا۔

مقررہ دن اللہ کا دشمن نکلا اور صبح سویرے جا کر اس راستہ پر بیٹھ گیا۔ جس راستے سے آپ صبح کی نماز پڑھنے کے لئے جاتے تھے۔ یہ انیس ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کا واقعہ ہے (صحیح انیس رمضان کی شب ہے) جب آپ نماز کے لئے نکلے تو اس نے حملہ کر دیا۔ آپ کے سر کے اگلے حصہ پر اپنی تلوار سے ضرب لگائی۔ آپ نے فرمایا ———

"رب کعبہ کی قسم میں اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔"

پھر فرمایا کہ یہ شخص جانے نہ پائے لوگوں نے دوڑ کر اسے پکڑ لیا۔ حضرت علی علیہ السلام گندم رنگ درمیانے قد کے پیٹ بھاری آنکھوں والے سر کے آگے کے حصہ پر بال کم تھے۔ آپ کے دونوں میں بال آگے تھے اور درمیانہ قد تھا۔ ابن ملجم ہر روز اپنی تلوار کو تیز کرتا تھا اور اس میں جو کمی تھی اس کو دور کرتا تھا۔ جب حضرت کو قتل کر چکا تو کہنے لگا ———

"میں اپنی تلوار کو فلاں فلاں طریقوں سے تیز کرتا تھا۔ اور اس کو فلاں طریقے سے زہر آلود کیا۔ میں نے حضرت علی کو ایسی ضرب لگائی کہ اگر وہ ضرب اہل مصر پر پڑتی تو انہیں ختم کر دیتی۔"

امام حسن علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب میں اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ———

مجھے نیند آئی تو میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا کہ آپ کی امت نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بڑی زیادتی کرتی ہے آپ نے فرمایا انہیں بددعا کیجئے۔ میں نے دعا کی کہ اے پالنے والے مجھے ان سے اچھے ساتھی عطا فرما اور انہیں برا امام عطا کر۔

۱؎ روایت ہے کہ جس وقت ابن ملجم آپ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے یہ کام کیوں کیا؟ کہنے لگا کہ میں اپنی تلوار کو چالیس روز تک تیز کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میں اس سے بدترین آدمی کو قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا ———

"میں تمہیں اسی تلوار سے قتل کیا ہوا دیکھتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہو۔ پھر فرمایا نفس کا بدلہ نفس اگر میں فوت ہو جاؤں تو اسے اسی طرح قتل کرنا جس طرح اس نے مجھے قتل کیا ہے مثلہ نہ کرنا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کا مثلہ نہیں کرنا چاہیئے۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب نماز کے لئے تشریف لے گئے تو ابن ملجم نے آپ پر حملہ کر دیا۔ جب ابن ملجم گرفتار ہوا اور آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ——

"اس کو کھانا اچھا دینا بستر نرم دینا۔ میں زندہ رہا تو خود اپنے خون کا فیصلہ کروں گا۔ خواہ معاف کر دوں یا قصاص لوں۔ اگر میں مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا اور زیادتی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا:

ام کلثوم نے تکبیر کہی اور ابن ملجم سے فرمایا —— اے اللہ کے دشمن تم نے امیر المومنین کو قتل کیا؟

اس نے کہا —— میں نے امیر المومنین کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ تمہارے باپ کو قتل کیا ہے

ام کلثوم نے فرمایا —— مجھے امید ہے کہ حضرت پر کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

اس نے کہا —— پھر روتی کیوں ہو؟ خدا کی قسم میں نے تلوار کو تیز کیا اور خوف کی رعایت کی، موت کو موت دی۔ امیدیں کاٹ دیں اور ایسا وار کیا کہ تمام اہل مشرق پر پڑتا تو وہ ختم ہو جاتے۔

حضرت علی علیہ السلام جمعہ اور ہفتہ کے رات تک زندہ رہے اور انتقال فرمایا۔ حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام محمد بن حنفیہ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور تین کپڑوں کا آپ کو کفن دیا جس میں قمیص نہیں تھی۔ آپ کے فرزند امام حسن علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھی اور قصر الامارۃ کوفہ میں دفن کیا۔ اور آپ کی قبر کو پوشیدہ رکھا گیا۔ یہ اس بات کا خوف تھا کہیں خارجی قبر اکھاڑ کر آپ کی لاش نہ نکال لیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ معاویہ اور امام حسن علیہ السلام کی صلح کے بعد آپ کی لاش کو دفن کرنے لایا گیا۔ ابن ملجم سے مواخذہ کیا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں ناک اور کان کاٹے گئے اور جب لوگ اس کی زبان کاٹنا چاہتے تھے تو وہ چلانے لگا۔ انہوں نے کہا کہ جب تیرے اعضاء کاٹے گئے تو بولا نہیں اور جب زبان کاٹنے لگے تو چلانے لگا۔

کہنے لگا کہ —— اس سے میں اللہ کو یاد کرتا تھا۔ میرے نزدیک اسے قطع کرنا آسان نہیں ہے:

لہ صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو مقام غری میں دفن کیا گیا جس کو اب نجف اشرف کہتے ہیں۔ اور جہاں اس وقت آپ کا روضہ مقدس ہے۔ یہ قصر الامارۃ والی روایت غلط ہے یہ [illegible] کا ایجاد کردہ ہے۔ اگر آپ کے دفن کے بارے میں تفصیلات ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں تو علامہ غیاث الدین کی کتاب فرحۃ الغری فی تعیین قبر علی علیہ السلام مطبوعہ نجف اشرف ملاحظہ فرمائیں۔ جس کا اس گنہگار نے ترجمہ اردو میں کر دیا ہے۔

یہ کتاب شائع ہو چکی ہے ۱۲۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شور کرنے کے بعد اُسے قتل کر دیا گیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے چار سال نو ماہ خلافت کی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔

برک مقررہ رات معاویہ کے قتل کے لئے نکلا۔ جب معاویہ صبح کی نماز کے لئے نکلا تو اس نے معاویہ پر حملہ کر دیا۔ معاویہ نے دم دبائی اس نے خصیہ پر حملہ کر دیا جس سے وہ ٹکڑے ہو گیا۔ تلوار کانی گوشت میں چلی گئی۔ برک گرفتار ہوا اور معاویہ سے کہنے لگا کہ ـــــــ

"میرے پاس تمہارے لئے ایک خوش خبری ہے۔ آج رات علی علیہ السلام شہید کر دیئے گئے ہیں"

اور پورا واقعہ سنایا۔ معاویہ علاج کے بعد ٹھیک ہو گیا۔ برک کے قتل کا حکم دیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نے معاویہ پر اس وقت ضرب لگائی۔ جب وہ سجدہ میں تھا عمرو عاص مقررہ رات گھر سے نہ نکلا کیونکہ اس کے پیٹ میں درد تھا۔ خارجہ بن جزافہ عدوی نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ خارجی نے اسے عمرو عاص سمجھ کر قتل کر دیا۔ گرفتار ہو کر عمرو عاص کے سامنے پیش ہوا۔ جب اس کو دیکھا تو کہنے لگا ـــــــ کون قتل ہوا؟

لوگوں نے کہا ـــــــ خارجہ!

اس نے کہا کہ ـــــــ میں نے عمرو کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کو خارجہ کا قتل کرانا مقصود تھا۔ اس نے عمرو کو پورا واقعہ سنایا۔ عمرو نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد اہل شام نے لوگوں کو معاویہ کی بیعت کی دعوت دی۔ عبد الرحمن بن خالد بن ولید نے کہا کہ ہم تو عرض میں اور آپ ہمارے امیر ہیں۔ اس نے اور لوگوں نے ۴۰ھ شوال کو معاویہ کی بیعت کی۔

فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اولین و آخرین میں سب سے بدبخت کون شخص ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا ـــــــ

"اولین میں زیادہ بدبخت اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا تھا اور آخرین میں زیادہ بدبخت وہ شخص ہے جو تمہیں علی تمہیں وار لگائے گا"

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کی اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں وار لگنے والا تھا۔ روایت ہے کہ علی علیہ السلام شہادت کی رات یہ اشعار پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے ؎

اشدد حیازیمک للموت فان الموت لاقیکا
ولا تجزع من الموت اذا حل بوادیکا

"موت کے لئے خود کو مستعد رہو۔ موت تمہیں آنے والی ہے موت کے اس وقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مت گھبراجیے وہ تمہاری وادی میں نازل ہو چکی ہے۔

عمیرو بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن علیہ السلام کو خطبہ میں اپنے باپ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا جس میں وہ اپنے باپ کی فضیلت اور منقبت فی الاسلام بیان فرما رہے تھے

"میرے والد نے چاندی سونے کی کوئی چیز میراث میں نہیں چھوڑی صرف سات سو درہم صدقہ کرنے سے بچ گئے تھے۔ جن سے ایک غلام خریدنا چاہتے تھے"

بنو مراد کا ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا۔ ——

"یا امیر المومنین! اپنی حفاظت کے لئے نگران مقرر فرما لیجئے۔ یہاں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں"

آپ نے فرمایا —— اللہ نے ہر انسان کے لئے دو فرشتے مقرر کئے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب موت کا وقت آتا ہے تو وہ اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں

حضرت علی علیہ السلام نے ابن ملجم کے حملے کے بعد اپنی اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ

"میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اور امانت کی وصیت کرتا ہوں تم کسی بات میں گزشتہ کوتاہیوں پر افسوس کیا نہیں کرتے اپنے رب کی عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ کوشش کے تمام طریقے بروئے کار لاؤ۔ زمین پر بوجھ بن کر نہ [illegible] جس سے تم پر ذلت اور رسوائی مسلط ہو جائے۔

اے مسعود! ان کو یعنی میری اولاد کو ہدایت پر [illegible] میں اور ان کو [illegible] بنا دینا آخرت کو دنیا کے مقابلہ میں جا سمجھو اور ان کے لئے بہترین [illegible] والسلام!

اَللّٰھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم بجاہ محمد و آلہ الطاھرین المعصومین علیھم السلام ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

محمد شریف عفا اللہ عنہ ومن الدیہ

ہماری مطبوعات

• تفسیر فرات کوفی (اردو)
• منتخب التواریخ (اردو) محدث ہاشم خراسانی
• ریاض النضرۃ (اردو)

سلیم بن قیس ہلالی • علی ولی • علی رسول کی نگاہ میں • خصائص امیر المومنین
عمدۃ المطالب • کنوز المعجزات • ثبات الوصیۃ • عیون المعجزات • الامامت والسیاست
• مخزن کرامات • بصائر الدرجات • ینابیع المودۃ (اردو)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas